اکال سہائے

تواریخ ریاستِ ہز ہائینس فرزندِ دلبند راسخ الاعتقاد دولتِ
انگلشیہ راجۂ راجگان مہاراجہ سر رنبیر سنگھ صاحب بہادر
کے سی۔ ایس۔ آئی فرمانروائے ریاستِ جیند دام اقبالہٗ

موسوم بہ

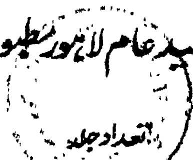
پھول نامہ

مؤلفہ رائے برج نرائن صاحب ورما وزیر دویم

بفرمایش بابو گوکل نرائن صاحب

سنہ ۱۹۱۴ء

باہتمام رائے بہادر لالہ موہن لعل
در مطبع مفید عام لاہور مطبوع گردید



بار دوم — تعداد جلد — ۱۰۰۰

فہرست مضامین پھول نامہ

نمبر صفحہ	مضمون

مضمون	نمبر صفحہ

مضمون	نمبر صفحہ

مضمون	نمبر صفحہ

مضمون	نمبر صفحہ

نمبر صفحہ	مضمون

مضمون	نمبر صفحہ

نمبر صفحہ	مضمون
	ریاست جیند پر مہاراجہ سروپ سنگھ صاحب بہادر
۱۳۱	کا مسند نشین ہونا . . . . .
	کرنل جیمس اسکنر صاحب بہادر رئیس ہانسی
۱۳۲	سے اتحاد . . . .
۱۳۴	فساد بالا نوالی رفع ہوا . . . . . .
	برٹش کی فوج کشی کابل پر اور مہاراجہ کا
۱۳۵	اظہارِ خلوص . . . .
۱۳۷	کینتھل گردی . . . .
۱۳۸	علاقۂ کینتھل معاوضہ میں لینا . . .
۱۳۹	لاہور سے برٹش کا بگاڑ . . . . . .
۱۴۰	رؤسائے ایں روئے ستلج کا خیال . .
۱۴۰	برٹش کی فوج کشی لاہور پر اور فتحیابی . .

نمبر صفحہ	مضمون
۱۴۱	برٹش دولت کی امداد میں مہاراجہ کی خدمات
۱۴۱	فتح کشمیر بحکم برٹش . . . . . .
۱۴۱	برٹش دولت کی قدر دانی . . . . .
۱۴۲	معافی محصول راہداری . . . . .
۱۴۲	۱۸۴۷ء کی شاہی سند . . . . .
۱۴۴	جزا و سزا سرداران ایں روئے ستلج .
۱۴۵	الحاق پنجاب . . . .
۱۴۶	جنگ لجواشہ . . . .
۱۴۸	مفسدہ ۱۸۵۷ء . . . . . .
۱۴۹	برٹش دولت کی امداد . . . . . .
۱۵۰	عزم دہلی و انتظام کرنال . . . .
۱۵۰	بغاوت پانی پت ۔ رسد رسانی . .

مضمون	نمبر صفحہ

نمبر صفحہ	مضمون

نمبر صفحہ	مضمون

مضمون	نمبر صفحہ

مضمون	نمبر صفحہ

نمبر صفحہ	مضمون

ا

اکال سہائے

تواریخ ریاستِ ہز ہائینس فرزندِ دلبند راسخ الاعتقادِ دولت انگلشیہ راجۂ راجگان مہاراجہ سر رنبیر سنگھ صاحب بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی فرمانروائے ریاستِ جیند دام اقبالہ

موسوم بہ

پھول نامہ

مؤلفہ رائے برج نرائن صاحب ورما وزیر دویم۔

بفرمائش بابو گوکل نرائن صاحب

۱۹۱۴ء

در مفید عام پریس لاہور طبع گردید

پھول نامہ

حمد باری تعالےٰ

ہر پھول کے رنگ و بو میں پایا　　جلوہ ترے نور کا خدایا
الحق تو ہی گل میں رنگ و بو ہے　　سوسن کی زباں پہ تو ہی تو ہے
نرگس تری دید کا ہے شیدا　　پنہاں تو ہی اور تو ہی ہے پیدا
سنبل ترے عشق میں ہے پیچاں　　مترشح شوق ابر نیساں
پائی ہے چمن نے تجھ سے نزہت　　گلشن کو ملی ہے تجھ سے نکہت
جو گل ہیں وہ تیرے رنگ و بو سے　　ہیں ہار سنگار گلرخوں کے
گلبن کے سر پر تو ہی ہے　　ہر شاخ پہ برگ و بر تو ہی ہے
گلرنگ قبا ترے بدن پر　　شبنم سے تو ہی ہے تاج برسر
گلشن میں تو ہی سر برآسا　　اور تو ہی نسیم کارفرما
ہے تو ہی چمن میں سرو آزاد　　لالہ تو ہی اور تو ہی ہے شمشاد

گُل تُو ہی تُو ہی نظارۂ گُل　　بلبل تُو ہی تُو ہی شورِ بلبل
تو بادِ خزاں خزاں تُو ہی ہے　　اور تُو ہی بہارِ موسمی ہے
حقا کہ تُو محمدت سے خوش ہے　　گلدستۂ حمد پیشکش ہے

تمہید

سن عیسوی بیسویں صدی کا　　دوراں میں سال دوئمی تھا
سُوجھا مجھے پُر بہار مضمون　　لکھی تاریخ چند موزوں
مضموں میں خوشگوار عامہ　　موسُوم باسمِ "پھول نامہ"
مَیں "برج نرائن" اس کا ناظم　　رکھتا ہوں تخلّص اپنا ناظم
منشی "رگھبر چرن" کا فرزند　　ہوں راسخ الاعتقاد و دلبند
ہوں ساکن قصبۂ علی گنج　　ہر شخص ہے اس جگہ سخن سنج
ہے مسکنِ چال میرا سنگرور　　کایستھ کی قوم ہے جو مشہور
سکسینہ ہے ایک ذات اُس میں　　موصوف بہر صفات اُس میں
معروف بہ چترگپت بنسی　　نیز اُس کی معاش ہے قلم کی

ہے ذیل جو اُس میں دوسری ایک　　ہے ذات میں اپنی وہ بہت نیک

کاشپ گوت اَلّ ہے بسریا　　آباد ہے قربِ گنگ دریا

اُس قوم و ذات و ذیل کا ہوں　　مذہب کا میں آرج بیریا ہوں

دو میرے برادرانِ اصغر　　با علم ہیں اور ہیں ہنرور

منجھلا ہے عزیز اودھ نرائن　　ہیں نیک چلن و خوش قرائن

قانون سے اُس کو ربط اور ضبط　　نیز اُس کو ہے سنسکرت سے ربط

پنجاب کی یونیورسٹی سے　　ڈگری پائی ہے اُس نے بی۔ اے

چھوٹا گوکل نرائن اُس سے　　اسعد ارشد قرائن اُس کے

جس کو ناظم نے بعدِ تصنیف　　نسخہ ہذا کا حق تالیف

بخشا ہے براہِ مہربانی　　ہر صاحبِ شوق و قدردانی

بے اس کے کہے اسے نہ چھپوائیں　　بیجا تکلیف وہ نہ فرمائیں

گر میرے سخن میں کچھ خطا ہے　　یوں اہلِ نظر سے التجا ہے

از راہِ کرم معاف کیجے　　اصلاح عفو سے صاف کیجے

کشورِ ہند

اقطاعِ زمیں ہیں جتنے معمور
ہے کشورِ ہند اُن میں مشہور

زرخیزی میں ہے وہ سب سے بڑھکر
اور آب و ہوا کمال خوشتر

پھل پھول جو ہیں وہ خوشنما ہیں
اور پاک ہیں جتنی وِدّیا ہیں

آباد ہیں یاں زیادہ ہندو
ہر ملک میں سمت میں بہر سو

ست جگ دواپر کے کل کوائف
اور نیز ترتیا کے لطائف

بید اور پوران میں وہ لکھکر
ظاہر فرمادئے ہیں یکسر

کل جگ کے محاربوں کا اظہار
بھارت میں ہؤا بغیر تکرار

مابعد کی سلطنت کے مذکور
تاریخ میں ہوچکے ہیں مشہور

برٹش کی ہے اب جو بادشاہی
حقا کہ ہے سایۂ الٰہی

ہے ملک میں اُس کے وہ کرامات
روشن رہتا ہے مہر دن رات

قیصر جو ہیں ایڈورڈ ہفتم
ہیں اپنے زمانہ کے وہ حاتم

ہیں چشمۂ فیض خاص اور عام
خلقت کو دیا ہے چین و آرام

تعلیم کو عام کر دیا ہے	تہذیب کو اس میں بھر دیا ہے
نہروں کا وہ کام کر دیا ہے	قحطوں کو تمام کر دیا ہے
سڑکیں اور ریلوے بنا کے	رہ رو کئے بے خطر سفر سے
ہر شہر میں ہسپتل بنایا	امراض کو خاک میں ملایا
از بہر رفاہِ خاص اور عام	جاری کیا تار و ڈاک کا کام
سائر کی جو چوکیاں اُٹھا دیں	بنیوں کی تجارتیں بنا دیں
تجّار ہوئے جہاں کے دل شاد	ہر ملک میں منڈیاں ہیں آباد
ہیں جتنے مزارعین آباد	سختئ لگان سے ہیں آزاد
مذہب ملّت جو ہیں وہ آزاد	آزار ہؤا جہاں سے برباد
مے کی ساقی کی نابکاری	کی نیست بنظم آبکاری
بردہ کی ستی کی رسم کی بند	اور صبیہ کُشی کی رسم کی بند
فرمائی پولیس فوج قائم	ہے امن و اماں کی شکل دائم
کرزن جو ہیں لارڈ صاحبِ جاہ	ہیں ہند میں نائبِ شہنشاہ

انصاف میں عدل میں ہیں مشہور — مخلوق ہے اُن کی عام مشکور
معقول ہیں انتظام اُن کے — ہمدرد ہیں ہند کے وہ دل سے
ناظم کی دُعا ہے یا الٰہی — قائم رکھیو یہ بادشاہی

صوبۂ پنجاب

پنجاب ہے ایک صوبۂ ہند — اوصاف میں ہے عجوبۂ ہند
اس وقت کے ہیں جو لاٹِ پنجاب — کے سی ایس - آئی اور نواب
سی - ایم رواز صاحبِ فر — منصف عادل و عدل پرور
پنجاب کے جتنے ہیں رؤسا — ہیں اُن پہ جناب سایہ فرما
اور اُن کے ایجنٹ صاحبِ فر — میجر ڈنلپ سمتھ بہادر
راجاؤں پہ پھول کے ہیں ماموُر — کُل اُن کے سلوک سے ہیں مشکور

ریاستِ جیند

پنجاب میں جیند کی ریاست — خوش نظم ہے نیز با سیاست
سنگرور ہے صدرگہِ ریاست — مشہور ہے شہرِ پُرلطافت

یہ ہے وہ ریاست یگانہ — مشکور ہے جس کا کل زمانہ

شاہی حاصل ہیں اختیارات — قیصر کا نہ باج نے جبوبات

ہے سکّہ جیند سیم و زر میں — خوش قدر ہے لعل اور گہر میں

کُل رقبۂ جیند نو حصص ہیں — واقع ہے حدود مختلف ہیں

میلوں میں مربّع جس کی تعداد — چالیس ہے تیرہ سو سے ایزاد

زرخیز ہے آب ریز بھی ہے — ہر شہر میں ریلوے بنی ہے

سڑکیں نہریں یہاں رواں ہیں — باشندۂ ملک شادماں ہیں

آبادی ہیں جملہ آدمی زاد — گنتی میں ہیں تین لاکھ آباد

ہے سب سے زیادہ جاٹ کی نسل — پیشہ ہے زراعت اُس کا فی الاصل

مذہب میں زیادہ سب سے ہندو — ہیں بعد میں اُن سے سنگھ خوشخو

گھوڑا اور بیل اور مویشی — مشہور ہے نسل خوش یہاں کی

چھ لاکھ تو مال خالصہ ہے — ابواب کا جتنا داخلہ ہے

ہے اُس سے بدرجہ مساوی — کُل آمدنی ہے بارہ لکھ کی

قائم ہیں سکول ہسپتل ہیں — تعلیم و علاج بے بدل ہیں
سائر ہے معاف راستہ صاف — تجّار کے حق میں عین الطاف
جاری فرمائی ڈاک اور تار — آسائشِ خلق و نفعِ سرکار
ہے پانزدہ صد سپہ کی تعداد — دیتی جو بہادری کی ہے داد
شاہی خدمت کا ہے جو لشکر — شامل ہے اسی میں اے نظر ور
کوہی میدانی توپ خانہ — ہے خدمتِ جنگ میں یگانہ
پلٹن جو پیادگان کی ہیں — رکھتی ہیں سر اپنا اپنی کف میں
ہے فوج رسالہ بسکہ جرّار — آتشباری میں ابر مدرار
ہے فوج پولیس دلاورانہ — رکھتی ہے چلن مہذّبانہ
ہے معتمد ایک بہرِ خدمات — صوبہ پنجاب میں تعینات
اس معتمدی پہ میں ہوں ممتاز — ماقبل جو پائے میں نے اعزاز
یوں وہ بھی حوالہ قلم ہیں — ناظرِ اجلاس پہلے تھا میں
بعدش تحصیلدار ہو کے — حاصل کئے حسب ذیل عہدے

ناظمِ انہار و میرِ منشی — دیوانِ ریاست اور بخشی
ناظمِ ملکی و بندوبستی — اور صدر میں ممبرِ کمیٹی
ہے مُلک کا انتظام کامل — انصاف و عدل جس میں شامل
قانون کیا گیا وہ رائج — ثابت ہوئے جس کے خوش نتائج
وزرا لائق امیر فائق — حل کرتے ہیں نظم کے دقائق
راجاؤں پہ پھول کھے جو فی الحال — برٹش کی طرف سے بعد سی سال
مامور ہوئے بحسبِ اسباب — ایجنٹ گورنمنٹ پنجاب
پھر ایک وکیل بہرِ خدمات — فرمایا ایجنسی میں تعیّنات
شملہ لاہور لودھیانہ — بنوایا وہاں وکیل خانہ
انبالہ میں جو مکاں بنا ہے — وہ ایک نمونہ قلعہ کا ہے
ہے نام سے روپ گڑھ وہ مشہور — ہیں چند جوان واں پہ مامور
امرت سر جی سری رکھی کیش — کاشی پوری دھام ہے بہت بیش
جاری جو کئے وہاں سدا برت — پانے لگا فیض آریہ ورت

یک رُبع مال خالصہ کی   فرمائی گئی ہے جو معافی
اوقاف و برہمنان کے نام   از بہر دوام فیض ہے عام
دہلی میں بنا کے گوردوارہ   بخشا ہے مہنت کو گزارہ
تالاب بنائے اور منادر   پُل اور کنوئیں بنائے نادر
امرت سر جی ہے ایک تالاب   ہے آبحیات سے پُر از آب
تعمیر ہے اُس کی خوش نظارہ   سکھّوں کا قدیم گوردوارہ
ہے وسط میں اُس کے ہر کا مندر   قربان ہیں جس پہ لعل و گوہر
گرد اُس کے طواف سنگ مرمر   فرمایا بنا کمال خوش تر
ہے خالصہ کالج اُس جگہ پر   چندہ میں دیا اُسے بہت زر
پنجاب کی یونیورسٹی میں   چندے زرِ نقد کے دئے ہیں
لاہور میں راجگان نامی   کالج شہزادگان نامی
بنوانے لگے تو اُس کی امداد   کی جس سے گورنمنٹ ہے شاد
بخشائشیں کیں جو مال و زر میں   مشہور ہیں بخشش گہر میں

مہاراجۂ جیند مثل نیساں ہم چشم ہیں زیر بارِ احساں
سکھوں کی ہمیشہ کی ہے امداد بس قابل قدر و قابلِ داد
کیتھل پٹیالہ کو مدد دی جو شرطِ مدد تھی وہ ادا کی
پنجاب میں جیند کا نواسہ یعنی رنجیت سنگھ راجہ
فرماں فرما رہا خوش اقبال کرتا رہا دشمنوں کو پامال
پٹیالہ و نابھہ جیند کے خاص ہم جدّی ہیں باخلوص و اخلاص
جو ذیل میں ہیں یہاں کے جاگیر کی جاتی ہیں ذیل میں وہ تحریر
بڈرو کھاں دیال پور مرزا دونوں پہ ہے جیند سایہ فرما
رکھتی ہے یہ فخر بھی ریاست با ایں ہمہ جاہ و ہم سیاست
پہلے ہی جھکا کے سر بہ تسلیم برٹش خدمت میں دیکے تعظیم
برٹش دولت سے راستی سے کھولے ابواب آشتی کے
اور جیند کے والیانِ عظام ہوتے وہ رہے ہیں شاملِ کام
برٹش خدمت میں مغسد میں خود راجہ سروپ سنگھ رہے ہیں

میدان میں کام بھی دیا ہے　　تعریف جو کیجئے بجا ہے
امداد میں سلطنت کے ہر باب　　دہلی کابل و نیز پنجاب
موقع پہ محل پہ اور مہم پر　　حاضر ہوئی فوج جیند اکثر
میدان میں بھی ہوئی مظفر　　اسنادِ شہی ہیں جس کی مظہر
فرماں فرمار ریاستِ جیند　　مسند آرا ریاستِ جیند
ہیں راجہ راجگاں دلاور　　راجہ رنبیر سنگھ بہادر
انگلش سے خطاب اُن کا فرزند　　اور راسخ الاعتقاد و دلبند
ہے یازدہ توپ کی سلامی　　نابھہ سے ہیں رتبہ میں گرامی
ہیں قوم کے اپنی جاٹ سدھو　　مذہب کے وہ اپنے سکھ ہیں خوشخو
ہیں ملک میں ابتدا سے مشہور　　موتی والے حضور پُر نور
چہرہ سے عیاں شکوہ شاہی　　اور ذات ہے سایۂ الٰہی
ہیں مرد سخی غریب پرور　　عادل وہ ہیں اور عدل گستر
دولت میں جوان اور توانا　　تدبیر میں مثل پیر دانا

اور مستقل المزاج ہیں وہ — پیرو رسم و رواج ہیں وہ
ہیں شاہ سوار شہرۂ آفاق — نیزہ بازی میں نیز مشّاق
یکتا ہیں نشانہ بازیوں میں — مشتاق وہ صید افگنی ہیں
تھے آپ کے گارڈین و ٹیوٹر — کپتان بریڈ شا بہادر
برٹش سے ہوئے تھے وہ تعینات — ہیں قابل قدر اُن کی خدمات
بحری برّی سفر کرائے — آداب شہی اُنہیں سکھائے
برہما کلکتہ اور پونا — ہر ملک کی اُن کو سیر دکھلا
سکھلا کے طریق سلطنت کے — بتلا کے نکات معدلت کے
علم اور کمال میں کیا طاق — ہر فن میں ہوئے وہ شہرۂ آفاق
تقویم سے لو سنین اسعد — تولید کا سن و سال مسند
اٹھارہ سو عیسوی اُناسی — عیسائی اٹھارہ سو اٹھاسی
ہم ہیجدہ صد نود نہم سن — عیسلے میں بلوغ کا تھا جوبن
واپس کو نسل کی کر کے خدمات — قبضہ میں لئے خود اختیارات

ناظم کی دعا ہے کبریا سے ہے پاک وہ ریب سے ریا سے
مہاراج کو عمر اور اقبال بخشے ست گور دیال متعال
اور دل کی مرادیں سب آئیں وارث تاج و نگیں کا پائیں

دربار

دربار کی کھینچیے جو تصویر دکھلائے وہ نور زن کی تنویر
تقریب دسہرۂ سعیدہ پیش آئے تو پرچم چمیدہ
لہرائے نشان سلطنت پر مبنی ہے بنائے تہنیت پر
ایوان شہی بزیب شاہی دکھلائے ہے صنعت الٰہی
ہے صدر میں اس کے تخت زریں زیبندہ ہے اس پہ چتر زرنگیں
اور تخت کا ہے طلائی زینہ کرسی چپ و راست باقرینہ
استادہ ہوں کرسیوں کے پیچھے پہرہ پہ تفنگچی ادب سے
حاضر ہوں ادب سے اہل دربار ہوں کرسی نشین تمام سردار
سردار و اہل سیف دائیں اور اہل قلم تمام بائیں

دائیں بازو پہ ذیلداراں بائیں بازو پہ بیدخواناں
ڈیوڑھی پہ ہوں چوبدار حاضر اور لائیں سواریاں سجاکر
پیدل و سوار کل سجیلے ہم سج و دھج میں سب نکیلے
اتواپ و اردلی تمامی حاضر خدمت پئے سلامی
دربار میں پھر حضورِ انور شاہانہ لباس زیب تن کر
خنجر بہ کمر و تاج برسر اقبال کو اردلی میں لے کر
تشریف جو لائیں بہرِ دربار دربار ہو فخر میں گُہر بار
استادہ ادب سے بہرِ تعظیم حُضّار ہوں نیز سر بہ تسلیم
ہو شلک توپ کی سلامی موجودہ سپاہ بھی تمامی
تسلیم میں اپنا سر جُھکاوے باجہ میں سلامیاں بجاوے
جب تخت پہ وہ جلوس فرمائیں حُضّار تمام نذریں دکھلائیں
اربابِ نشاط ہو کے رقصاں سُر سے اور تال سے سرودِ ال
گاتے ہیں وہ راگ تہنیت میں مضموں ہو جس کا میمنت میں

خلعتِ انعام پھر ہو تقسیم　　حق دار وہ پائیں دیکے تعظیم
رخصت پہ ہر ایک کو عطر او پان　　ہوتا ہے عطا بحسب فرمان

بلدۂ جیند

ہے بلدۂ جیند پُر لطافت　　دیرینہ ہے صدر گہِ ریاست
مندر ہے یہاں بلند و برتر　　ہے جینتی دیوی کا وہ مندر
تھا شہر کا نام جینتا پور　　غلط العامہ ہے جیند مشہور
تالاب ہے بھوت ایشور نام　　پانی کا ہے نہر سے سرانجام
ہے وسط میں اُس کے شیو کا مندر　　جیسے ہو صدف کے بیچ گوہر
اور قلعہ مبارک اُس کے لب پر　　رہتا ہے خزانہ جس کے اندر
دویم جو ہے قلعہ فتح گڑھ نام　　ہے جائے پناہِ خاص اور عام
مُلّا کی ہے قبر اُس کے آگے　　حالات لکھینگے جس کے آگے
ایوانِ شہی مکانِ فوجی　　تعمیر ہے خوشنما یہاں کی
نیز ایک سمادھیاں بنا کی　　راجن پت راجہ بھاگ سنگھ کی

طرفہ اُس شہر کے حوالی — باغوں کی بنا ہے خوب ڈالی

ہے کوئی بسنت اور کوئی روپ — دکھلائی نہ دے جہاں کہیں دھوپ

تعمیر ہے نیز گوردوارہ — محتاجوں کا ہے وہاں گزارہ

بستی کے شمال میں جمن نہر — لہرا لہرا کے دیتی ہے لہر

لائن بھی یہاں سے خوب گزری — سدرن پنجاب ریلوے کی

رقبہ ہے یہاں کا اپنا کعبہ — مشہور ہے ہندؤں کا کعبہ

کورچھیتر ہے نام سرزمیں کا — بھارت مشہور ہے یہیں کا

کوروچھیتر مہاتم ہے جو پشتک — برکت ظاہر ہے اُس سے بیشک

تیرتھ جو ہیں رامرا پنڈارہ — میلے ہیں وہاں کے خوش نظارہ

بانگر ہریانہ ملک کا نام — ہریانہ زبان مادری عام

نہری بارانی ہے علاقہ — زرخیز ہے عام یاں کا رقبہ

ہے نہر جمن سے شاخ ہانسی — کرتی ہے یہاں کی آبپاشی

رجبا ہے ہیں ملکیتِ ریاست — نالی دہقانوں کی وراثت

حقّابہ تمام راج کا ہے ٹھیکہ برٹش خراج کا ہے
کرتی ہے دا ریاست اُس کو نقصان ہو یا کہ فائدہ ہو
پچّیس ہزار کا منافعہ سالانہ ہُوا ہے اُس میں واقعہ
ناظم نہروں کا مہتمم تھا سرہند و علاقۂ جمن کا
اور جیند کا بندوبست مالی انجام کیا بحکمِ عالی

قصبۂ سفیدوں

جو سر پہ دمن ہے ایک بستی ہے نہر جمن کے قُرب بستی
کہتے ہیں جسے سفیدوں فی الحال پکّا ہے بنا ہُوا یہاں تال
نام اُس کا ہے ناگ چھیتر رکھّا اور قلعہ یہاں ہے ایک پکّا
گجپت سنگھ کی سمادھ ہے یاں جو ماہ منیر و مہر تاباں
اور باغ لگا ہُوا ہے خوشتر موسوم ہے وہ باسم قیصر

قصبۂ دادری

ہے دادری چرخی ایک بستی جو ایک نشیب میں ہے بستی

کثرت سے تھے غوک دادری ہیں | داور جنہیں کہتے ناگری میں
یوں دادری ہو گئی وہ مشہور | سنگین فصیل سے ہے محصور
ہے قلعہ یہاں بھی ایک برتر | ایوانِ شہی ہے اُس کے اندر
لائن بھی یہاں سے ایک گزری | بی۔بی۔سی۔آئی ریلوے کی
دو ہاں ندی سے رو یہاں پر | آتی برسات میں تھی اکثر
روکی وہ گئی ہے یک بند سے | انجنیری ایک ہتھکنڈے سے
باغ ایک یہاں لگا کے معقول | نام اُس کا رکھا حضور نے پھول
شوران و پنوار و ہیرواٹی | ہے صوبہ کو یاں کے سر جھکانی
تپہ جو ہے سانگوانیوں کا | زمرہ وہ ہے یک سلامیوں کا
پیداواری بدرجہ اوسط | بخشی حق نے بڑے سرخط
چاہی رقبہ مگر ہے کمتر | باران سے فیض یاب اکثر
کہسار جو خشک ہے یہاں پر | برسات میں ہو گئے تازہ و تر
دیتا ہے بہار مثل شملہ | ہے قابل کار سنگ جملہ

لرزاں پتھر بھی ہے نکلتا　　تحفہ کی سبیل ہیں ہے چلتا

بلور کی کان بھی یہاں ہے　　بے قدر و کار بے گماں ہے

ہر ملک میں مبیلۂ مویشی　　مشہور ہے دادری چرخی

اٹھارہ سو ستّر عیسوی میں　　جو قحط سے سختیاں ہوئی ہیں

کر ڈالا اُنھوں نے خلق کو تنگ　　اور ملک کا کُل بگڑ گیا ڈھنگ

عمال سے ہو کے سخت ناشاد　　اُجڑا یہ علاقہ ہو گے برباد

سرکار نے مصلحت یہ سوچا　　عملہ تحصیل یاں سے بدلا

بخشی پئے انتظام تحصیل　　منشی رگھبر چرن کو تحصیل

مخلوق کو جو ہوئی تھی برباد　　تسکین سے کیا اُنھوں نے آباد

اجناس و نقد دی تقاوی　　ہر ایک کو بدرجۂ مساوی

خالق نے جو کی مدد بہر گوں　　پیدا ہوئی فصل روز افزوں

باقی اور حال کا محاصل　　بے باق ہوا خزانہ داخل

آباد ہوا علاقہ یاں کا　　سرکار نے پھر صلہ یہ بخشا

منصب کو بڑھا کے دیکے انعام — اعزاز کے ساتھ اور باکرام
پیشی میں رکھا اُنہیں بُلا کے — اجلاس کا منصرم بنا کے
ناظم اُن کے پسر کو بخشا — عہدہ تحصیل داری کا
افسوس وہ ہو گئے سر گباش — ناظم کا ہے رنج سے جگر پاش
چل سالہ تھیں چونکہ اُن کی خدمات — آقا کی تھے مورد عنایات
افسر تھے امیر تھے مخیّر — مشہور تھے وہ قبیلہ پرور
ناظم کو بھی کی یہ ہی وصیّت — کرتا رہے اقربا کی خدمت
سن نوزدہ صد و دوئی میں — عیسے[ع] کے وہ ماہِ پنجمی میں
دوئیم تاریخ کو سدھارے — دنیا فانی ہے آرے آرے

دارالخلافہ سنگرور

سنگرور کیا گیا جب آباد — سنگر نے رکھی تھی اس کی بنیاد
یوں نام سے اپنے شہر سنگرور — اس کشور ہند میں ہے مشہور
تعمیر جو سنگرور کی ہے — جے پور کی طرز پر بنی ہے

اور قلعہ ہے اُس کے بیچ واقع ۔۔۔ ایوانِ شہی ہے جس میں ساطع
احداث یہاں جو لعل ہے باغ ۔۔۔ لالہ کے جگر پہ اُس سے ہے داغ
ہوتا کہیں گلشن نگاریں ۔۔۔ کرتا اپنے کو آپ نفریں
حوض اُس میں بنے ہوئے مجلّے ۔۔۔ پر آب و تاب بس مصفّے
فوّاروں کی کیا بہار کہیے ۔۔۔ بس ابر ہی نو بہار کہیے
پھلوار بہار دے رہی ہے ۔۔۔ بلبل کو وہ خار دے رہی ہے
میوہ کا ہے پھول اسم مولا ۔۔۔ اور یار ہے اسم انبیا کا
ہے بیچ میں اُس کے ایک ایواں ۔۔۔ معروف بنام خاص دیواں
دیوان ہے عجیب وضع اُسکی ۔۔۔ بارہ ماسہ ہے قطع اُس کی
بنگلے جو ہیں چار دائیں بائیں ۔۔۔ لیتا ہے فلک بریں بلائیں
مشہور جو باغ ہے بناسر ۔۔۔ تالاب بنا ہے اُس میں خوش تر
تالاب کے وسط میں مکاں ہے ۔۔۔ ششدر میں فلک پہ کہکشاں ہے
تعمیر میں اُس کی سنگ مرمر ۔۔۔ چسپاں ہے مگر برنگِ گوہر

ہے اُس کی چمک دمک کا شہرہ   کھائے جسے دیکھ رشک زہرہ
بارہ دری سنگ مرمری ہے   حقّا کہ وہ قصرِ قیصری ہے
ہے وسط میں سبزہ کے وہ تالاب   تالاب میں ہے وہ دُرِّ نایاب
جیسی خاتم پہ سبز مینا   الماس کا اُس پہ ہو نگینا
پھر آب ہو اُس نگیں سے پیدا   کیوں چرخ بریں نہ ہوئے شیدا
پختہ تعمیر چھاؤنی کی   بُنیاد ابھی گئی ہے رکھّی
کچھ کچھ حصّہ تو بن چکا ہے   باقی جو کچھ ہے بن رہا ہے
پُرلطف یہاں ہے ایک میداں   فرمایا ہے وقف بہرِ چوگاں
تعمیر سمادھ راجگاں ہیں   تفصیل سے ذیل میں عیاں ہیں
اوّل ہے سمادھ فتح سنگھ کی   حقّا کہ مقام ہے خموشی
ستگت سنگھ کی سمادھ دوئم   راجہ رگھبیر سنگھ کی سوئم
ٹیکا بلبیر سنگھ کی چوتھی   دیگر ہیں سمادھ مائیوں کی
باغات نواح میں لگائے   لاہور کی طرز پر بنائے

دروازہ بنائے شہر کے چار | ہے قلعہ کی شکل چار دیوار
ہر در کے محاذ ایک تالاب | پختہ تعمیر ہے پُر از آب
جملہ تالابوں کے لبوں پر | متھرا کے طریق پر ہیں مندر
باوا نانک کا گوردوارہ | ہے یاں سے قریب خوش نظارہ
ہے اُس کے محاذ باغ او زنال | میلہ ہوتا ہے اُن پہ ہر سال
لدھیانہ و سنگرور و جاکھل | اب ہو گئی ریلوے مکمّل
چالیس لکھ اُس پہ آگے لاگت | مالک اعلیٰ ہے خود ریاست
لائن گزری جو کوٹلہ سے | نزدیک وہ ہے اسی جگہ سے
نواب کا واں کے حصّہ پنجم | اُس میں ہوا اس لئے مسلّم
منڈی بھی یہاں عروج پر ہے | زر چونگی معاف سر بسر ہے
اوصاف زمین کیا لکھے جائیں | زرخیزی کے وصف کیا کہے جائیں
دیسی جو ہیں اور اہل پردیس | کہنے لگے اُس کو مالوہ دیس
ستلج سے جو نہر ہے نکالی | ہر دیہ میں اُس کی شاخ ڈالی

لاگت لگی گیارہ لاکھ اُس پر — جس سے ہؤا ملک تازہ وتر
شش فی صدی سُو سالیانہ — ہونے لگا داخل خزانہ
چویہ نالہ کے راستوں پر — تعمیر ہیں پُل بلند و برتر

کلاراں

نیلی میں علاقۂ کلاراں — دریائے گھگر سے سبزوریاں
ہے قلعہ کلار خاص کے بیچ — دلچسپ ہے عام و خاص کے بیچ

بازید پُور

بازید پور ایک چھوٹی بستی — پٹیالہ کے قُرب میں ہے بستی
یاں حسن حصین ہؤا ہے تعمیر — ایوان ہے اُس میں مہر تنویر
احداث ہے اُس کے متصل باغ — لالہ جسے کھائے دیکھ کر داغ
نیز ایک سمادھ واں بنی ہے — جو راجہ سروپ سنگھ کی ہے
ہے اُس کے مقابل ایک تالاب — چوں دیدۂ عاشقاں پُر از آب
ہیں ملک پوادہ اُس کو کہتے — چویہ کے نلے یہاں ہیں بہتے

بالاں والی

بالاں والی ہے مُلک جنگل　　گا نتے سُکھ چین کیے ہیں منگل
سُکھ چین نے تھا جسے بسایا　　اور حصن حصیں واں بنایا

راجہ جیسل

جیسل رجپوت گوت بھٹّی　　تھی میر میں جس کیے ایک پٹّی
جیسلمیر اُس کا نام رکھّا　　اور ملک کا انتظام رکھّا

راؤ ہیم ہیل

ہیم ہیل ہوئے جواں کیے بیٹے　　مسند پہ پدر کی جب وہ بیٹھے
چالیس و دو و بارہ سو تھا　　سنہ سال جلوس بکرما کا
سرسا بھٹنیر بھٹیانہ　　قبضہ کیا اُن پہ حاکمانہ
اُس وقت جو راے تھا پتھورا　　خاموش رہا وہ سُن کے شہرا
پھر چودھویں سال شاہِ دہلی　　سلطان شہاب دین غوری
بولے ہیم ہیل راؤ سے یوں　　قابض ہوئے میرے ملک پر کیوں

دکھلایا اُسے وہ زور اپنا ظاہر کیا زور و شور اپنا
صادر کئے شاہ نے یہ احکام دیتا ہوں یہ ملک تم کو انعام
جمنا ستلج حدُود رکھو اس سے بڑھ کر دخیل مت ہو
گزرا جو ہنسی خوشی سے یک سال امداد پہ آپ کے تھا اقبال
کر کے قلعۂ حصار تعمیر اعدا کو کیا ملول و دلگیر
اور چودہ برس وہ اُس میں رہ کر پھر ملک کو خیر باد کہہ کر
حق کو سونپی ودیعت اُس کی حقّا کہ وہ تھی ودیعت اُس کی

راؤ جوندھر

سن بارہ سو بکرمی اکہتّر تھا قوم کے حق میں عین خوشتر
ہیم ہیل کے بیٹے جوندھر راؤ دے کر موچھوں کو تاؤ پر تاؤ
شمشیر کو باندھ کر کمر سے بیٹھے مسند پہ کرّ و فرّ سے
چھ سال امن سے جبکہ گزرے رجپوت پنواروں سے تھے جھگڑے
از راہِ حسد اُنھوں نے گھڑ لی فریادی ہوئے گئے وہ دہلی

شہ کی خدمت میں کی شکایت — شہ نے سُن کر پئے حمایت
فرمائی روانہ فوج دہلی — جاسوس نے آپ کو خبر دی
پاتے ہی خبر منگا کے لشکر — پہنچا خود راؤ مورچہ پر
خونریز مقابلہ کیا خوب — فرمایا مخالفوں کو مغلوب
نصرت ہوئی راؤ کو جو حاصل — راجاؤں پہ بن گیا وہ فاضل
پاٹن میں تھا فتح پال راجا — خوش خلق و خوش خصال راجا
لائے شادی میں اُس کی دختر — پائے پھل پھول جس سے خوشتر
بیٹے ہوئے آپ کے بہت سے — روشن ہوں ستارے مہ سے جیسے
چودہ تھے وہ یا کہ تھے وہ اکیّس — ہیں ناموں پہ اُن کے گوت تجنیس

بیٹے راؤ

ثالث فرزند جو ندھر کا — مشہور جو بیٹے راؤ جی تھا
سدّھو و براڑ دونو شاخیں
اُس کا ہی جگر ہیں اور جاں ہیں

منگل راؤ

منگل بیٹا جو آپ کا تھا　　مسند آرا وہ باپ کا تھا

انند راؤ

فرزند تھے اُس کے راؤ انند　　ماں باپ تھے جس کو دیکھ انند

سدھو کی پیدائش

قسمت کے دھنی تھے راؤ انند　　کھیوا فرزند سے تھے انند

کھیوا کی ہوئی تھیں دو جو شادی　　اوّل رجپوت کی تھی بیٹی

دوئم دختر بسیر جٹ کی　　جس سے تھی طبیعت اُن کی اٹکی

شادی دوئم سے اُن کو بیٹا　　سدھو نامی خدا نے بخشا

سدھو کی عجیب زندگی

سدھو کی جو حاسدہ تھی مادر　　یعنی رجپوت کی وہ دختر

پیدائش طفل کو چھپا کر　　لڑکی ہوئی اور موئی بتا کر

اور دایہ پہ اُس نے ڈال کر جال　　زندہ جنگل میں پھر دیا ڈال

حافظ سدّھو کا تھا کوئی اَور　　حکمت ہے خدا کی قابلِ غور
گزرا کوئی راہرو تو معصوم　　روتا پایا سمجھ کے مقسوم
لے گود میں اُس کو گھر میں لائے　　صدقہ ہؤا قدرت خدا کے
دایہ کو رکھا جو ازپئے شیر　　تقدیر سے راست آئی تدبیر
پالنے لگا پرورش وہ لڑکا　　قدرت سے ہؤا یہ راز افشا
دایہ نے کہا خدا کے ڈر سے　　اُس کی مادر سے اور پدر سے
حالت یہ ہے راز اس طرح پر　　اب کیجیئو چاہو جس طرح پر
ماں باپ نے سُن پسر کو پا کے　　مُحسن کی حضور سر جُھکا کے
شُکرانہ دیا لیا پسر کو　　لے گود میں پارۂ جگر کو
کھوئی ہوئی زندگی جو پائی　　گھر لا کے بہت خوشی منائی
سدّھو خدمت گرُو کی کرتے　　اُن کے قدموں کا دھیان دھرتے
سدّھی کا لقب اُنھوں نے بخشا　　سدّھو خلقت نے نام رکھّا
حق نے کچھ سوچ کے سمجھ کے　　حکمت کی نظر سے حکمتوں سے

موروثیت اُن کو مرحمت کی — سدّھو گوت اور ذات جٹ کی

ڈاہر

بیٹے ہوئے آپ کے کئی ایک — ڈاہر تھا وہ مزاج کا نیک

کیتھل ارنولی کی ریاست — ہیں وہ اسی شاخ کی وراثت

بھورا

بھورا کہ جو آپ کا پسر تھا — ست پوت تھا اور نامور تھا

بیر

بھورا کے ہوا جو بیر پیدا — خلقت ہوئی دیکھ اُس کو شیدا

ست راج

ست راج پسر تھا بیر کا خوب — خلقت طالب تھی وہ تھا مطلوب

چڑھتا

فرزند تھا آپ کا جو چڑھتا

تھا بخت کا ور نصیب چڑھتا

ماہی

بیٹا ہؤا آپ کا جو ماہی　　ذات اُس کی تھی سایۂ آلہی

گھُلا

گھُلا جو پسر تھا اُس کا مشہور　　تھے خُلق سے اُس کے عام مشکور

مہرا

مہرا گھُلا کے تھے جو فرزند　　اخلاق سے عام کے تھے دلبند

ہمیر

مہرا کے ہؤا ہمیر پیدا　　فے الجملہ ہؤا امیر پیدا

براڑ

بیٹا تھا براڑ اُس کا مشہور　　تھی خُلق سے اُس کے خلق مشکور

ہے کوٹ فرید کا جو والی　　وہ بھی اسی شاخ کی ہے ڈالی

پوڑ

پوری تھی براڑ کی تمنّا　　بخشا تھا خدا نے پوڑ بیٹا

براٹھہ

بیٹا جو براٹھہ پوڑ کا تھا | فے الجملہ وہ سایۂ خدا تھا

کائی

کائی نامی تھا اُس کا فرزند | لائق فائق ذکی خردمند

باؤ

باؤ فرزند خاص اُس کا | علم اور کمال میں تھا یکتا

سنگر

سنگر نامی پسر تھا اُس کا | اقبال بلند تر تھا اُس کا
اسعد ساعت میں رکھکے بُنیاد | سنگرور کیا تھا اُس نے آباد
ازبسکہ جوان تھا دلاور | مشہور ہوا وہ تا پشاور
سن سال مسیح بے تگ و دو | چوبیس تھا اور پندرہ سو
بابر آیا ببر کی صورت | لاہور میں شیر نر کی صورت
سنگر فوج اپنی ساتھ لیکر | حاضر ہوا جا حضور بابر

بابر کی رفاقتوں میں دو سال　　مصروف رہا وہ شیر تمثال
پانی پت میں ہؤا جو میداں　　فرمایا نثار گوہرِ جاں

بیرم

سنگر کا پسر جو تھا دلاور　　بیرم مشہور تھا بہادر
بابر نے کری جو فتح دہلی　　اور واقع ہوئی شکست لودھی
بیرم کو بُلا کے دے کے عزّت　　کر یاد پدر کی اُس کے خدمت
چودھر کا خطاب اُس کو بخشا　　ٹپہ دیا تیز مالوہ کا
رقبہ نیلی فراخ پا کے　　بیدو والی وہاں بسا کے
بیرم نے وہاں قیام فرما　　اور ملک کا انتظام فرما
چونتیس برس تو خوش گزارے　　آخر قسمت نے پر جو مارے
لشکر کو لڑایا بھٹیوں سے　　اور خود بھی طریق سے کمک کے
پہنچا سنتو کو لیکے ہمراہ　　سنتو تھا نبیرہ صاحب جاہ
لیکن تھا مقابلہ قضا کا　　ہر چند مخالفوں کو ہانکا

پر حکم قضا سے رہ کے ناکام	اُس جنگ میں دو نو آ گئے کام

مہاراج

بیٹا بیرم کا تھا مہاراج	پائی بیرم نے جس سے معراج
ہے نام پہ اُس کے ایک بستی	واں اُس کی برادری ہے بستی
مہراج ہے اُس کا نام رکھا	آئندہ لکھینگے حال جس کا

سنتو

سنتو نامی پسر تھا اُس کا	جس کا سابق ہے ذکر لکھا

پھگّو

سنتو کے پسر ہوئے تھے پھگّو	خوش رو خوش خلق نیز خوشخو

موہن

پھگو کے پسر ہوئے جو موہن	من ہر لئے سب کے بن کے موہن
تھے بسکہ جواں قوی دلاور	رکھتے نہ تھے کوئی اپنا ہمسر
درویش تھے مرد بے دغل تھے	فقرا کے وہ دوست بے بدل تھے

اُس وقت میں جو ششم گرو تھے ۔۔۔ فی الجملہ وہ نورِ ستگورو تھے
موہن خدمت میں اُن کی دن رات ۔۔۔ حاضر رہتے تھے بہرِ خدمات
فرمایا گرو نے اُن کو ارشاد ۔۔۔ کیجیے جنگل میں گاؤں آباد
پس آپ نے وقت نیک دیکھا ۔۔۔ رقبہ زرخیز ایک دیکھا
بھولر جاٹوں کا تھا جو قبضہ ۔۔۔ توڑا اُسے اُن پہ کر کے حملہ
آباد اُسے کر کے نام مہراج ۔۔۔ رکھکر کیا اُس کو شامل راج
کرہا نسی حصار سے مہیّا ۔۔۔ لشکر جرّار اور لڑاکا
بیدو والی میں بھٹیوں سے ۔۔۔ کی جنگ تو حق کی قدرتوں سے
نصرت پا کے ہوئے مظفر ۔۔۔ اقبال ہوا کچھ اَور یاور
تھا اُن کا پرانا نام دشمن ۔۔۔ سکھوں سے کمال تھا وہ بدظن
مہراج کی جب رکھی تھی بنیاد ۔۔۔ ڈالا خلل اُس نے ہو کے ناشاد
فی الجملہ چڑھا کے اُس پہ لشکر ۔۔۔ ہمّت کا کمر سے باندھ خنجر
برباد اُسے کر کے چین پایا ۔۔۔ نوروز پھر آپ نے منایا

مہراج میں جب گرُو جی آئے　　درشن موہن نے اُن کے پائے
کی عرض کرو قیام چندے　　کاٹو پاپوں کے میرے پھندے
فرمایا قبول کر کے آرام　　درشن لگے دینے صبح اور شام
در پے تھے گرُو کے شاہِ دہلی　　مامور ہوئی سپاہِ دہلی
تا اُن کو تلاش کر کے لاوے　　چیلہ اُنھیں تخت کا بناوے
اکبر اللہ دادا افسرِ فوج　　لوٹا کیے گشت کی بہت موج
مہراج میں پھر وہ لائے لشکر　　موہن نے پہنچ مقابلہ پر
پہلے تو کہا کہ بس چلے جاؤ　　سالم لشکر کو اپنے لے جاؤ
گر رکھتے ہو شوق جنگ تم بھی　　تیار ہیں جان و دل سے ہم بھی
مانا نہ اُنھوں نے پھر یہ یکبار　　حملہ کیا اِس نے سخت خونخوار
اور پہلے ہی حملہ افسروں کے　　سر کاٹ دئیے تو دوسروں کے
جاتے رہے ہوش ہو گئے مضطر　　لے راہ فرار جملہ لشکر
افتاں خیزاں گیا وہ دہلی　　گور دیو نے آپ کو دُعا دی

اولاد تمہاری پائے گی راج　　فی الجملہ وہ ہو گی صاحبِ تاج

پیہم جو تھا فتح یاب موہن　　قومی طاقت بھی لائی جوبن

سولہ سو اکتیس عیسوی سال　　باعث تھا مگر زوالِ اقبال

سکنائے کپور کوٹ کے دوست　　موہن تھے تمام مغز بے پوست

وہ بھی تھے خلاف بھٹیوں کے　　بھٹنیر کے نیز حاکموں سے

کی جنگ اُنہوں نے بھٹیوں سے　　موہن بھی کمک کو اُن کی پہنچے

نیز اُن کی مدد پہ اُن کے فرزند　　ہمراہ تھے رُوپ چند و گُل چند

بھٹی تھے نشاءِ جنگ میں مست　　پھر بھی موہن نے کر دئے پست

بازو دشمن کا جبکہ ٹوٹا　　موہن نے بہت سامال لُوٹا

آخر ہوئی جنگ آخری تُند　　جس میں موہن اور اُس کے فرزند

میدان میں سخت زخمی ہو کر　　قربان ہوئے جاں سے دوستوں پر

رُوپ چند

موہن کے پسر تھے رُوپ چند جی　　آباد اُنہوں نے کی تھی بستی

موسوم بنام بھائی رُوپا — ورثہ پٹیالہ جیند نابھا

جب جنگ ہوئی تھی بھٹیوں سے — میدان کے بیچ آپ بھی تھے

مقتول ہوئے تھے باپ کے ساتھ — نیز آپ کے بھائی آپ کے ساتھا

تھے آپ کے بیٹے پھول و سندل — در اصل ہوئے جو پھول و صندل

دونو کو چچا نے اُن کے پالا — مشہور تھا جس کا نام کالا

مہراج میں جب گرو نے رونق — فرمائی تو اُن کا تھا جو مُشفق

کالا نے گُرو سے کی یہ درخواست — بخشو انہیں رزق بے کم و کاست

یہ سُن کے گرُو نے نام پوچھا — نیز اُن کے سروں پہ ہاتھ رکھا

فرمایا زباں سے ہو کے دل شاد — ستلج کے قریب رہ کے آباد

صاحب اقبال چودھری پھول — سنگور کے جو ہیں وہ خاص مقبول

خود پھول و نیز اُن کی اولاد — کہلائیں گے وہ رئیس آزاد

رازق مخلوق کے رہیں گے

پھولیں گے وہ خوب اور پھلیں گے

چودھری پھول کا پھولنا پھلنا

ننھے پھول اگرچہ شاخ سدھو	شاہانہ مگر تھا رنگ اور بو
تھا باپ کا نام روپ چند جی	مادر کا تھا نام مائی امبی
سردار جٹانہ کی تھی دختر	مشہور تھا وہ بھی نام آور
سن شانزدہ صد و شش و ہفتاد	بکرم میں عروج تھا خداداد
پیدا ہوئے جبکہ چودھری پھول	ستگور کی جناب میں تھے مقبول
مہراج ہے موضع ولادت	ہے جس کا نصیب پر سعادت
جب بارہ برس کی عمر میں تھے	پدری مسند پہ آپ بیٹھے

بھٹیوں کو فتح کرنا

آیا جو شباب دل چلایا	خاطر اشرف میں یہ سمایا
بھٹنیر پہ چل کے قبضہ کیجیے	بدلہ دشمن سے جلد لیجیے
تھا کوٹ کپورہ بھی ہمہ تن	بھٹنیر کا بھٹیوں کا دشمن
وہ بھی ہوا آکے شامل پھول	کالا نے مدد کی نیز معقول

بھگر سر جا کے بھٹیوں پر — آخر ہؤا پھول حملہ آور
جی توڑ کے بھٹیوں سے کی جنگ — میدان میں جنگ کا جمار نگ
بھٹی ہوئے قتل اور گریزاں — بھٹنیر تلک وہ مرد میداں
پیچھے بھی گیا ظفر بھی پائی — پھر پھول کی خوب ہی بن آئی

پھول کی آبادی

تھے پھول فقیر دل خدا دوست — اور وردِ زبان تھا ہمہ اوست
گردیو کی صدق دل سے خدمت — کرتے پاتے تھے اُن سے برکت
تھے ایک پوری سمیر سادھو — زاہد عابد کمال خوش خُو
ست سنگ میں اُن کے آپ رہتے — کرتے تھے وہی جو کچھ وُہ کہتے
خدمت کا انہوں نے کر کے کچھ پاس — سکھلایا پھر اُن کو جوگ ابھیاس
سن شانزدہ صد نود و ہفتم — دوران میں تھا جلوس بکرم

پھر حکم سے اُن کے پھول بستی
آباد اپنے ہی نام پر کی

شکست کھانا والئے کوٹ عیسے کا

عیسے کے جو کوٹ کا تھا سردار   عیسے خاں نام سخت جرّار

حملہ کیا اُس نے پھول آ کر   ناکام پھرا وہ مُنہ پہ کھا کر

پھر پھول نے اُس پہ کر کے حملہ   تعزیر میں اُس کا ملک جُملہ

قبضہ میں لیا مگر مُعافی   رحمت کی نگاہ سے عطا کی

شکست دینا حاکم بھٹنیر کو

بھٹنیر علاقہ بھٹیوں کا   حاکم نامی حیات خاں تھا

سکھوں کے عروج کا تھا حاسد   اعمال بھی تھے تمام فاسد

جب پھول نے اُس سے جنگ کی سخت   بھٹنیر کا پھر تو سو گیا بخت

مارے گئے اُس کے دو بھتیجے   چھکّے میدان میں اُس کے چھوٹے

پھر تاب مقابلہ نہ لا سکے   لی راہِ فرار جی چُرا کے

ملکِ مالوہ کی حکومت ملنا

تھا بسکہ زوالِ بادشاہی   اور تھی یونہی حکمتِ الٰہی

لائی پھل پھول شاخ سدّھو — اور چودھری پھول اُس پہ خوش خو
کر کے جنگل کا ملک آباد — حاکم بن بیٹھے اُس میں آزاد
پھر ملک کا مالوہ رکھا نام — تابع ہوئے اُن کے خاص اور عام
قائم ہوئی پھول کی ریاست — مشہور ہوئی وہ باسیاست
تھے شاہ جہاں ذکی خردور — فرماں فرمائے ہند کشور
عظمت دیکھی جو پھول کی یوں — مُہری سندہ اُن کو لکھ کے دی یوں
بازو تمہیں اپنا دایاں جانا — حاکم جنگل کا تم کو مانا
سالانہ ہمیں خراج دینا — جی چاہے سو ہر کسی سے لینا

لشکرِ شاہی کو شکست دینا

تقدیر سے جبکہ چودھری پھول — ادخالِ خراج کو گئے بھول
ناظمِ صوبہ نے پھر یہ جانا — فرمانِ شہی نہ اُس نے مانا
لشکرِ جرّار لے کے ہمراہ — وارد ہوا پھول میں ذی جاہ
اور پھول میں پھول بھی نہیں تھے — گلگشت کو وہ گئے کہیں تھے

اندیشہ پھول تھا وہ ٹوٹا — مال اور مویشی تھا وہ لوٹا
نوکر چاکر جو تھے سو پکڑے — زنجیر سے ہاتھ پاؤں جکڑے
چلتا ہوا لے کے مال و زر کو — پھر پھول بھی آئے اپنے گھر کو
دیکھا تو ہر ایک چشم تر ہے — پوچھا کیا حال کیا خبر ہے
معلوم کیے تمام حالات — افسوس کیا کہا کہ ہیہات
ہمت سے پھر اپنی ہو کے تیّار — اور ساتھ میں لے کے فوج جرّار
ناظم صوبہ کا کر کے پیچھا — تلوار سے جا مزاج پوچھا
قیدی اور مال پھر چھڑا کے — واپس ناظم کو پھول لا کے
برتاؤ کیا ملائمت کا — اقرار لیا مصالحت کا

پھول کی شادیاں اور اولاد

شادی ہوئیں تھیں پھول کی دو — اُن کی بھی حقیقتوں کو سُن لو
ڈھلّوں والی تھی بالی مائی — رجّی تھی سدھانہ والی مائی
اوّل کے بطن سے تین فرزند — بخشے ستگورو نے بس خردمند

اکبر تھے تلوک سنگھ فرزند | دانا و دلیر اور تنومند
فرزند میانہ رام سنگھ تھے | مقبول تھے بارگاہِ حق کے
اصغر فرزند نام رگھو | اخلاق میں خوش و خو میں خوش خو
دوئم کے بطن سے تین بیٹے | چنو جھنڈو و تخت مل تھے
اکبر و میانہ دونو بھائی | اقبال نے اُن کے کی رسائی
کانگڑ میں پہنچ کے صدق دل سے | صدقہ ہوئے سکھی برکتوں کے
دسویں تھے شری گورو مہاراج | سکھوں کے فریق کے تھے سرتاج
اُن کی خدمت میں التجا کی | کر دیجیے عطا ہمیں بھی سکھی
گورو دیو نے سُن کے عرض اُن کی | برکت کی نگاہ سے نظر کی
خوش ہو کے اُنہیں چھکا کے امرت | بخشی سِکھی کی اُن کو برکت
تھے چونکہ تلوک سنگھ اکبر | جامہ سِکھی و نیز خنجر
بخشا اُنہیں الغرض وہ ہر دو | پہچان کے حق سمجھ کے حق کو
اس ذات میں اور خاندان ہیں | پہلے ہی گرو کے سکھ ہوئے ہیں

پھول کی عجیب موت

سن ہفتصد و چہل و شش تھا　　بکرم دوران کشمکش تھا

جب آپ نے کی عدم کو رحلت　　رحلت کی عجیب ہے حقیقت

باقی تھا کہیں خراج سرہند　　نہ بیٹھے وہ گئے تھے باج سرہند

بالذات وہ لے گئے تھے تشریف　　سنتے تھے ہمیشہ جس کی تعریف

سنگرور سے ہے قریب موضع　　نابھہ کے علاقہ میں ہے واقع

آغاز میں نام سے ہے بہادر　　آخر میں ہے پورا نظرور

دوران میں وہ اپسی کے واں پر　　فرمایا قیام پر یہاں پر

کرتے تھے ہمیشہ جوگ ابھیاس　　مائی بالی کہ رہتی تھی پاس

یک روز لگائی تھی سمادھی　　تقدیر سے وہ وہاں نہیں تھی

مائی رہی مگر وہاں تھی　　سمجھی نہ وہ حکمتِ سمادھی

جانا کہ وہ مر گئے تو ماتم　　برپا کیا اور پھر اسی دم

کر دی منزل رسانی ان کی　　نیز ان کی سمادھ واں بنا کی

عہد سردار تلوک سنگھ صاحب و علیحدگی ریاست پٹیالہ

جب آیا تلوک سنگھ کا عہد   باہم ہوا بھائیوں کے یہ عہد
دشمن اور دوست کو برابر   باہم سمجھے گا ہر برادر
گر کوئی غنیم ہو نمودار   کی جائے کسو سے جنگ خونخوار
یا کوئی مُعاملہ اُہم ہو   امدادِ برادراں بہم ہو
فی الجملہ مُعاملاتِ مُلکی   اور جملہ مُعاملاتِ مالی
باہم مل کر وہ طے کرینگے   آپس میں سلوک سے چلینگے
گر مُلک بھی کوئی سر کیا جائے   باہم تقسیم کر لیا جائے
بعدش ہوئی مُلک کی جو تقسیم   فرمایا حصص کو سب نے تسلیم
چھوٹے بھائی تھے رام سنگھ جی   پٹیالہ کی شاخ جن سے نکلی
پٹی آلہ و غیرہ املاک   قابض ہوئے اُن پہ پھر وہ بے باک
رگھو کو عطا ہوئی جیونداں   چنو جھنڈو جو دو تھے یک جاں
شامل اُن کے تھا تخت مل بھی   ان تینوں کو دی گئی تھی گمٹی

لوڈہ گھر یہ وہ ہوگئے ہیں مشہور
اولاد ہے اُن کی شاد و مسرور

پہلے اور دوسرے برادر
قابض ہوئے جب ریاستوں پر

باہم ہوا اُن کے عہدِ واثق
قابض رہو قبضہ کے مطابق

فرزند تلوک سنگھ جی کے
اوّل گوردت سنگھ جی تھے

دویم سُکھ چین سنگھ جی تھے
جس وقت تلوک سنگھ گزرے

باہم ہوئی جس طرح سے تقسیم
کی جائیگی ذیل میں وہ ترقیم

عہدِ سردار سُکھ چین سنگھ صاحب و علیحدگی ریاستِ نابھہ

گزرے جو تلوک سنگھ صاحب
باہم ہوئے متفق مصاحب

گوردت سنگھ جی سے عرض یوں کی
لابد ہوا انتظامِ مُلکی

چھوٹے بھائی کو حصّہ دیجے
املاک کو خود ہی بانٹ لیجے

فرمایا اُنھوں نے اس کو تسلیم
باہم ہوئی اس طرح سے تقسیم

نابھہ گوردت سنگھ لے کر
حصّہ سُکھ چین سنگھ دے کر

نابھہ کے ہوئے رئیس مشہور
اب جیند کے راج کا ہے مذکور

یعنی جو مُلک اور رعایا — حصّہ سُکھ چین سنگھ میں آیا
فرمانے لگے وہ راج اُس کا — لینے وہ لگے خراج اُس کا
چوہڑ سنگھ جاٹ سکنۂ منڈی — بھولر گوت اُس کی تھی جو لڑکی
فرمائی جو اُس سے کتخدائی — دیرینہ مُرادِ دل بر آئی
پیدا ہوئے اُس سے تین فرزند — دانا و شجاع اور تنومند
عالم سنگھ نامِ اوّلیں تھا — گجپت سنگھ نام دوئمی کا
سویم تھے بلاقی سنگھ صاحب — اقبال تھا آپ کا مُصاحب
بالاں والی کو کر کے آباد — اور قلعہ کی رکھ کے اُس میں بُنیاد
نام اُس کا رکھا تھا بسدا ؤلی — غلط العامہ ہے بالاں ؤالی
عالم سنگھ جی کو ہبہ فرما — تسلیم کیا وہاں کا راجا
موضع تھا دیال پور مرزا — سردار بُلاقی سنگھ کو بخشا
گجپت سنگھ جی کو پاس رکھا — اپنا ولی عہد اُن کو فرما
رونق فرما وہ پھُول رہتے — تھے والئ پھُول اُن کو کہتے

پہنچی جو حیات بر لبِ حد　　افسوس کہ سال ہفتدہ صد

پنجاہ و ہشت عیسوی میں　　ہفتاد و پنج سالگی میں

دُنیا سے ہوئے وہ کوچ فرما　　جنّت میں ہوئے وُہ مسند آرا

کارنامہ سردار عالم سنگھ

عالم سنگھ جی تھے جانِ عالم　　تھا اُن کی دلیری کا یہ عالم

مانا عالم نے اُن کو تھا شیر　　فرمایا کئے وہ شیر کو زیر

ستلج و جمن کے بیچ خلقت　　تابع ہوئی اُن کی دیکھ عظمت

سترہ سو تریسٹھ عیسوی میں　　یعنی اٹھارھویں صدی میں

مفتوح ہوا تھا جبکہ سرہند　　تھا بانئ فتح وہ تنومند

زاں بعد بہت سا ملک گھیرا　　نوشاہی کا سر پہ رکھ کے سہرا

کیں آپ نے شادیاں بھی تین　　ثمرہ میں مگر تھا میکھ اور مین

سرہند کی فتح سے برس دُن　　پیچھے افسوس وہ قوی تن

گھوڑے سے گرے معاً قضا کی　　مرضی حق کی رضا خدا کی

ثابت تھے حقوق جیند کامل　　ترکہ ہُوا اُن کا اُس میں شامل

عہد مہاراجہ گجپت سنگھ صاحب بہادر

گجپت سنگھ جی کے عہد کا حال　　روشن ہے جہاں میں مہر تمثال

منگل کو ہوئے تھے آپ پیدا　　سن ذیل کے شعر سے ہویدا

بیساکھ سودی متی تھی ہفتم　　سترہ سو پچانوے تھا بکرم

تھے آپ جوان خوبصورت　　اور اُس پہ دلاوری کی زینت

گھوڑے کے سوار مرد میداں　　تھے قدر شناس تیر و پیکاں

بس ذہن رسا تھا اور ذکی تھے　　علم اور فنون خوب سیکھے

یکتا تھے قبیلہ پروری میں　　سرتاج تھے وہ برادری میں

بعد اپنے پدر کے ملک گیری　　فرمائی بہ چستی و دلیری

تختِ دہلی سے خلعت پانا

تھے سات برس کی عمر میں آپ　　تقدیر سے جبکہ گھر نہ تھے باپ

شاہ عالم تھا شاہِ دہلی　　ایصال خراج کی خبر لی

عامل سے طلب ہوئی جو زر کی   لشکر کشی اُس نے پھُول پر کی
محلوں سے نکل کے آئے پھر آپ   عامل سے کہا کہیں اگر آپ
دہلی چلوں آپ کے مَیں ہمراہ   فرمائیں گے جو طلب شہنشاہ
حاضر لاؤں گا صدق کے ساتھ   پہنچاؤں گا باج ہاتھ کے ہاتھ
عامل نے غنیمت اِس کو جانا   فرمایا جو آپ نے وہ مانا
دہلی کو چلا اُنہیں وُہ لے کر   محلات میں اس خبر کو دے کر
مادر نے سُنا تو ہو کے مضطر   دایہ سے کہا قسم دلا کر
ہمراہ رہے پئے حفاظت   مادر کی طرح رکھے وہ شفقت
دایہ رتھ میں سوار ہو کر   ہمراہ گئی مگر تھی مضطر
اُس کی تسکین جو آپ نے کی   شاباش عامل نے آپ کو دی
پہنچے وہ بخیریت جو دہلی   رہنے کو عطا ہوئی حویلی
آرام کا جزو کُل سرانجام   کرتے تھے مدام شہ کے خُدّام
از بہر سواری اسپ حاضر   اوستاد ادیب بھی مقرّر

شہ سے عامل نے جب کی گزارش — فرمائی تو از رہِ نوازش
فرمایا وزیر کو یہ ارشاد — صاحبزادہ کو رکھ کے دل شاد
حاضر کرنا کہیں تمہیں جب — موقع اور وقت بھی ہو انسب
سال تلک رہا یہی دور — آخر کو وزیر نے کیا غور
بلوا کے حضور کو بہ عزت — شہ کے فرمایا پیش خدمت
رکھ کر پھر شہ نے نذر پر ہاتھ — پوچھا احوال لطف کے ساتھ
صورت دیکھی تو کامرانی — سیرت پوچھی تو مرزبانی
شہ نے خوشنود ہو بیک بار — لے گود میں خوب ہی کیا پیار
کر باج معاف دیکے خلعت — فرمایا بہت خوشی سے رخصت

فتح سرہند و مسند آرائی جیند

تقدیر سے جبکہ ایک مسلم — سرہند کا بن گیا تھا حاکم
باقی نہ رہا کچھ اس کو کھٹکا — پتھر گردش نے پھر یہ پٹکا
سکھوں کے لگا خلاف چلنے — آئینِ شہی لگا بدلنے

جو قول تھا درپئے غضب تھا | جو فعل تھا سخت پُر غضب تھا
واقعۂ دل سوز پھر ہوا اور | مذموم عذاب سخت تھا جور
دسویں جو گرو کے دو تھے فرزند | دونوں کو کیا زمیں سے پیوند
سکھوں کی جو ذیل با ادب تھی | برداشتِ عذاب اُن کو کب تھی
بے چین تھے بس کہ لیں وہ بدلا | سرہند پہ وہ رہے تھے منڈلا
ناظمِ سرہند زین خاں تھا | جس سے کہ زمانہ پُر فغاں تھا
پس آپ کے جی میں یوں سمائی | سرہند پہ کیجئے چڑھائی
سکھوں کے گروہ سے مدد لے | میدان میں جنگ کے وہ پہنچے
سترہ سو تریسٹھ عیسوی سن | سرہند کی جنگ کا تھا جوبن
گر جنگ کی کیفیت لکھی جائے | خامہ بھی مثال بید تھرائے
طرفین سے کشت و خون ہوا سخت | یا قسمت یا نصیب یا بخت
آخر ناظم شکست کھا کے | اور آپ کی تیغ جانستاں سے
مقتول ہوا تو سکھ ظفر مند | لائے قبضہ میں ملکِ سرہند

حصّہ میں جو آیا آپ کے ملک | تفصیل رقم نہ کر سکا کلک
جیند اور سفیدوں پانی پت تک | کرنال وگو ہانہ تا بہ رہتک
قائم ہوئی آپ کی حکومت | مشہور ہوئی جہاں میں عظمت
مابعد بہ عمر بست و پنجم | نیز عین شباب کا تھا عالم
تھانہ تھانہ میں تھانہ بٹھلا | اور جیند میں ہو کے مسند آرا
نقارے بجا دئے خوشی کے | قائم کیئے رکن راجشی کے
اُس وقت میں جمع خالصہ کی | کہتے ہیں کہ پوری بست لکھ تھی
غفلت میں کچھ آگئے جو عمال | قبضہ سے نکل گیا تھا کرنال

قلعوں کی تعمیر

تعمیر سے قلعوں کے تھا بس شوق | اور جنگ کا شوق بھی تھا مافوق
ہیں جیند سفیدوں میں جو قلعات | ہیں آپ کے عہد کی عمارات

کرنال و نیز پانی پت میں
گجپت کی گڑھی بنی ہوئی ہیں

تختِ دہلی سے ریاستِ جیند کو خطابِ مہاراجگی عطا ہونا

سن ہفتدہ صد و شصت و ہفتم
عیسوی میں ہوا خیالِ انکم

پھر شہ نے حضور کو کیا یاد
عامل تھا نجیب مرد آزاد

بھیج اُس کو زبانی اُس کے بھیجا
مہاراجۂ جیند کو بُلاوا

داخل ہوا جیند میں جب عامل
مہانداری کی اُس کی کامل

عازم ہوئے آپ اُس کے ہمراہ
حاضر ہوئے پھر بخدمتِ شاہ

باقی کا خراج شہ نے مانگا
تعداد میں جو کہ ڈیڑھ لکھ تھا

پائی جو طلب تو لے اجازت
جیند آئے پھر آپ ہی بسرعت

لیجا کے جو تین لاکھ نقدی
شہ کی خدمت میں پیش کر دی

شہ نے خوش ہو کے جیند کا راج
اور نیز خطاب میں مہاراج

فرما کے رقم بنامِ نامی
اعزاز عطا کئے تمامی

سترہ سو اور اٹھ عیسوی کا
فرمانِ شہی جو مستند تھا

فحوائے میں اس عطا کے الحق
کیتھل کا رئیس تھا جو مشفق

تحویل میں اُس کے تھا وہ فرماں　　کیتھل گردی میں کھو گیا واں
البتہ بروئے چند سندات　　ظاہر ہے علے العموم یہ بات
تھی مُہر حضور کی جو کو چک　　شاہد تھی خطاب کی بلا شک
مانے گئے جب رئیس آزاد　　سکّہ فرمایا اپنا ایجاد

مہاراجہ کی شادی اور اولاد

تھا گوت کا مان کرشن سنگھ نام　　شاہی کا خطاب تھا جسے عام
اُس کی دُختر سے کی جو شادی　　حق نے فصل مُراد لا دی
پیدا ہوئے تین بیٹے اور ایک　　بی بی تقدیر کی جو تھی نیک
اوّل ہوئے مہر سنگھ بیٹے　　دویم فرزند بھاگ سنگھ تھے
سویم فرزند بھوپ سنگھ جی　　اور راج کنور تھا نامِ بی بی

شادی بی بی راج کنور و پیدائش مہاراجہ رنجیت سنگھ والئے لاہور

قوم و مذہب کے جاٹ اور سنگھ　　سردار تھے نام تھا مہاں سنگھ
سو کر چکیا تھی اُن کی جاگیر　　تقدیر کی کچھ نئی تھی تدبیر

بی بی کی ہوئی تھی اُن سے نسبت — جب بیاہنے آئے خود بدولت
سترہ سو چوہتر عیسوی تھا — شامل جلسہ تھے سکھ رؤسا
بڈروکھاں تھی پہلی راجدھانی — مہمانوں کی واں تھی میزبانی
گھوڑے جوڑے زر و جواہر — تعداد میں تھے بیاں سے باہر
نوشہ کو جہیز میں وہ دے کر — رخصت کیا رب کا نام لے کر
شادی جو ہوئی تو پھر خدا نے — قدرت کے دکھائے کارخانے
بخشا بی بی کو ایک فرزند — طالع بیدار اور تنومند
رنجیت سنگھ اُس کا نام رکھا — رن جیتنا جس نے کام رکھا
فرمایا جو اُس نے زیر پنجاب — مشہور ہؤا وہ شیر پنجاب
لاہور کا بن گیا مہاراج — مانا سکھوں نے اپنا سرتاج

والئے نابھہ سے جنگ اور سنگرور پر تسلط

بڈروکھاں برات جبکہ آئی — نابھہ سے ہوئی تھی نارسائی
گھوڑوالوں نے گھاس جس جگہ کا — چھیلا تھا وہ بیڑ نابھہ کا تھا

یعقوب جو بیڑ باں وہاں تھا — گھوڑ والوں کو اُس نے خوب ہانکا

سرکار نے جب سُنا یہ غوغا — دل ہی دل میں بہت سیابل کھا

فرمایا برات کو تو رخصت — یعقوب طلب کیا بہ عجلت

فرما کے قلم سر اُس کا فی الفور — لکھا نابھہ کو خط بایں طور

اے والئے نابھہ وے برادر — سردار ہمیر سنگھ بہادر

بیماری میں سخت مبتلا ہوں — اور آپ سے ملنا چاہتا ہوں

خط پا کے ہمیر سنگھ مجبور — آیا تو ہوا اسیر و محصور

کر کے اُسے قید لیکے لشکر — دھاوا کیا جا کے بہادسوں پر

تھانہ املوہ میں بٹھایا — قبضہ سنگرور پر جمایا

مائی دیسو تھی اُس کی رانی — اُس نے بھی مقابلہ کی ٹھانی

تا چار مہینے جنگ رکھ کر — محفوظ بھی ناموننگ رکھ کر

جب عہدہ برآ نہ ہو سکی وہ — پٹیالہ سے پھر تو جا ملی وہ

والئے پٹیالہ نے یہ سوچی — فوراً درخواست آشتی کی

پٹیالہ کی تھی سعی کافی فرمائی اسیر کی خلاصی
مفتوحہ علاقہ دے کے باقی سنگرور رکھا پئے تلافی

نزاع باہمی رؤسائے پھول

پٹیالہ و جیند و نابھہ دربار رکھتے ہی تھے پھول پہ تو تکرار
دیرینہ نزاع پھول کے تھا سنگرور نے بھی بٹا لیا ہاتھ
قبضہ رہا پھول پر ولیکن راجہ نابھہ کا تھا جو ممکن
سنگرور سے نابھہ کو رہی یاس سرکار کو اُس کا پڑ گیا پاس
پھر قلعہ و چھاونی کی بُنیاد رکھی سنگرور ہی میں دلشاد
بھائی روپا ہے شاملاتی اب تک ہے نزاع اُس پہ باقی
فی الحال محاصلات اُس کے نابھہ میں اماناتاً ہیں رکھے
جب جیند کریگا اُس پہ قبضہ ازروئے سند بروے حصہ
ست گُرکو اگر ہوا یہ مطلوب
پاوے گا وہ نفع سُود کا خوب

کنور ہمت سنگھ کی بغاوت و ریاست پٹیالہ کی امداد

بابا آلا کے بعد امر سنگھ — سایہ گستر تھا جس پہ نرسنگھ

پٹیالہ میں ہو کے مسند آرا — ہمّت کو ہُوا وہ کار فرما

ہمت سنگھ اُس کا تھا برادر — اور عمر میں اُس سے تھا وہ اصغر

ہنڈیایہ سے کوچ کر کے آیا — قبضہ میں بھوانی گڑھ کو لایا

والئے پٹیالہ نے یہ سُن کر — دھاوا کیا اُس پہ لیکے لشکر

چھینا کچھ ملک کچھ دیا چھوڑ — لشکر پٹیالہ کو لیا موڑ

سترہ سو بہتّر عیسوی میں — پٹیالہ کی خاص راجشی میں

سُکھ داس کی سازشوں سے آ کر — داخل ہُوا پھر کنور بہادر

والئے پٹیالہ بالمقابل — لڑتے تو رہے ظفر تھی مشکل

عازم ہوئے سُن کے پھر مہاراج — لے جیند سے ہمرکاب افواج

پٹیالہ پہنچ کے سخت کی جنگ — ہمّت سنگھ کا بدل گیا رنگ

ہمّت کو اُنہوں نے پھر دیا توڑ — قبضہ پٹیالہ کا دیا چھوڑ

والیٔ پٹیالہ کی امداد تسخیرِ قلعہ بٹھنڈہ میں

مشہور ہے قلعۂ بٹھنڈہ
تسخیر کو اُس کے بالارادہ

پٹیالہ ہوا جو حملہ آور
سکھ چین تھا قلعہ دار واں پر

ہو قلعہ نشیں ہوا مقابل
باہم ہوا کشت و خون کامل

ششدر میں پڑی ظفر کی صورت
یہ سُن کہ مدد کی ہے ضرورت

فوراً پٹیالہ کی کمک پر
لے آئے حضور اپنا لشکر

آخر حصنِ حصیں کو کھولا
پھر آپ نے واں سے کوچ بولا

جیند آئے بہم عنانِ نصرت
مصروف ہوئے بہ عیش و عشرت

لشکرِ شاہی کی شکست

صوبہ دہلی کا تھا جو ناظم
تسخیر پہ جیند کے تھا عازم

تھا نام کا عبدالاحد خاں وہ
تھا جنگ میں سخت جاں ستاں وہ

تھا ایک فرنچ نام شمرو
فوجی افسر جوان خوش رو

اُس کو دیا حکم دیکے لشکر
کیجے تسخیر جیند جاکر

دہلی سے ہوُا وہ جب روانہ   جاسوس نے پھر یگانگا نہ

فوراً ہی حضور کو خبر دی   امید جو تھی اُنہیں ظفر کی

لے کر جرّار ساتھ لشکر   متوجّہ ہوئے مقابلہ پر

پانی پت میں تھا ایک میداں   دشمن پہ ہوئے وہاں خروشاں

دشمن بھی مقابلہ پہ آیا   پر تابِ مقابلہ نہ لایا

اوّل حملہ میں وُہ خبر لی   بھاگا بے ہوش سمتِ دہلی

اتنے ہی میں آپ کی مدد پر   پہنچا پٹیالہ کا بھی لشکر

نصرت پائی جو حسب دل خواہ   واپس لشکر کو لے کے ہمراہ

لائے تشریف جیند کے بیچ   سو یا کئے میٹھی نیند کے بیچ

ناظمِ صوبۂ ہانسی کا حملۂ جیند میں قتل ہونا

سترہ سو چھتر عیسوی تھا   ناظمِ ہانسی کو شہ نے لکھا

قبضہ تم جیند پر جما لو   سکھوں کو وہاں سے بس ہٹا دو

مُلّا تھا رحیم داد ناظم   فوراً ہوُا جیند کو وہ عازم

اور جیند میں لایا فوجِ شاہی   برپا کیا عالمِ تباہی
پھر ڈالی محاصرہ کی بُنیاد   قدرت کا مگر یوں ہی تھا ارشاد
ہمّت سے حضور کی سپہ نے   کر ڈالے محاصرہ میں رخنے
پٹیالہ و نابھا نیز کیتھل   ملّا کی مچی وہاں بھی ہل چل
سکھوں نے جب اُس کو کر دیا تنگ   میدان میں آیا از پئے جنگ
سکھ فوج بھی تھی کمال جرّار   باہم ہوئی سخت جنگ و پیکار
مُلّا ہوُا قتل شہ کا لشکر   افتاں خیزاں بحال ابتر
مفرور ہوُا بہ سمتِ دہلی   مقتول کی کچھ خبر نہ پھر لی
دفنا چکے جبکہ نعش اُس کی   ہمسایہ کمک بھی آن پہنچی
نابھہ پٹیالہ اور کیتھل   آئے اُن کے سوار و پیدل
شاہی لشکر کا کر کے پیچھا   کوسوں تلک اُس کو پھر تو ہانکا
دشمن کے تمام اسپ و افیال   نقارہ نشان اور گھڑیال
جس وقت کہ لی رہِ ہزیمت   سکھّوں کو ملا رہِ غنیمت

اب تک گھڑیال ہے وہ موجود نصرت کی ہے یادگارِ مسعود

مقتول کی قبر بھی ہے قائم رہتی ہے نگاہداشت دائم

کی فتح عظیم جب کہ حاصل پھر آپ کا اور بڑھ گیا دل

لشکر پٹیالہ ساتھ لے کر ہانسی و حصار اور رُہتک پر

قبضہ کر کے بٹھا کے تھانہ تقسیم میں لائے دوستانہ

ناظمِ صوبۂ دہلی سے صُلح

ناظم دہلی نجف قلی خاں جس دم ہوا آشتی کا خواہاں

والئ پٹیالہ کر کے منظور نانوں مل تھا جو اُن کا دستور

ناظمِ دہلی اور اُس کو لا کے سرکار سے جیند میں مِلا کے

ساعی جو ہوئے تو آشتی کی ہانسی و رُہتک کی واپسی کی

پھر بھی جو تھا پنج گراؤں پٹّا باقی قبضہ میں اُس کو رکھا

سرہار سیالبہ کی شکست بمقابلۂ والئ پٹیالہ

والئ منی مزرعہ کر کے حملہ پٹیالہ کی حد پہ سمتِ شملہ

لایا قبضہ میں کچھ علاقہ　　حرکت جو ہوئی کمال شاقہ
نام اُس کا غریب داس سنگھ　　پٹیالہ ہوا تھا حملہ آور
امداد غریب پر ہری سنگھ　　سردار سیالبہ قوی سنگھ
پیش آیا مقابلہ میں دل شاد　　اور اپنی بہادری کی دی داد
پٹیالہ مگر تھا بخت بیدار　　نصرت ہوئی اُس کو آخر کار
اس جنگ کے بعد بہر تعزیر　　پٹیالہ جو ہو گیا گلو گیر
مجبور سیالبہ کا سردار　　میدان میں آیا بہر پیکار
غالب بھی پڑا مقابلہ میں　　یہ سُن کے پہنچ مجادلہ میں
شامل جو ہوئے حضور والا　　دشمن نے بھی حوصلہ نکالا
لیکن وہ شکست کھا کے بھاگا　　پیچھا اُس کا تھا اِن کا آگا

ناظمِ دہلی کی ناکامی حملۂ پٹیالہ میں

ناظمِ دہلی وہ شاہزادہ　　فرخندۂ بخت بالا رادہ
شاہی لشکر کو لے کے ہمراہ　　پٹیالہ پہ آ چڑھے وہ ناگاہ

سترہ سو اُناسی عیسوی تھا | لشکرِ پٹیالہ بس قوی تھا
نیز آپ بھی جیند سے واں ہو | پہنچے پٹیالے کی مدد کو
دیکھا کہ ہے فوج سکھ دلاور | اور جنگ میں ہے شکست کا ڈر
لائے نہ مقابلہ کی پھر تاب | دہلی کو اُڑے مثالِ سیماب

واسطے بھرت پور کی شکست بمقابلہ تخت دہلی

احمد نے جب آ کے تختِ دہلی | قبضہ میں لیا تو بخت دہلی
کچھ اور بھی آیا نیند کے بیچ | بیداری مگر تھی جیند کے بیچ
کابل احمد کو یاد آیا | مُڑ چلنے کا ڈھنگ یوں بنایا
دولت کا نجیب تھا جو نواب | لائق پا کے اُسے بہ ہر باب
کر تخت کا اُس کو کار فرما | باضابطہ اشتہار فرما
کابل کی پھر اُس نے راہ پکڑی | نواب کی بھرت پور نے پگڑی
ناخوش ہو کر اُتار پھینکی | تلوار مقابلہ پہ کھینچی
گھبرائے پھر افسرانِ دہلی | آخر کو حضور سے مدد لی

جب آپ نے جیند سے پہنچ کر — امداد کی پھر ہوئے مظفرؔ

ریاستِ پٹیالہ کا انتظام

جب سال جلوس بکرما کا — اڑتیس تھا اور اٹھارہ سو تھا

والی پٹیالہ کے امر سنگھ — تھے فرقہ سکھ میں نامور سنگھ

گزرے عالم شباب کے بیچ — پٹیالہ پڑا عذاب کے بیچ

صاحب سنگھ جی صغیر سالہ — مانے گئے والیٔ پٹیالہ

فتنہ نے نکالے پھر پر و بال — اور ملک کا ہو گیا بُرا حال

پس آپ نے جا کے تندیاں کیں — بدنظمی کی رخنہ بندیاں کیں

بغاوت دار میہاں سنگھ بعلاقۂ پٹیالہ

مائی دیسو تھی ایک مائی — میہاں سنگھ نام اُس کا بھائی

باغی ہوا لے کے ایک لشکر — کرنے لگا لوٹ مار اکثر

ڈھوڈاں کا علاقہ خوب لوٹا — اور قلعہ میں باغی بن کے بیٹھا

فوراً پھر آپ نے دوش کی — مطلوب تھی جتنی سرزنش کی

بغاوت سردار آلا سنگھ بعلاقۂ پٹیالہ

تھی کھیم کنور جو ایک مائی　　آلا سنگھ سا بو اُس کا بھائی
تلونڈی کا تھا وہ رہنے والا　　اُس نے بھی کچھ حوصلہ نکالا
کر قلعۂ بھیکھی پر تسلّط　　دینے لگا حکم پُر تسلّط
وہ قلعہ پھر آپ نے جو گھیرا　　اُترا آلا کے سر سے سہرا
بھاگا وہ سرنگ سے نکل کر　　پکڑا بھی گیا پر التجا پر
نابھہ کی طرف سے دی معافی　　اتنا ہی تھا انتظام کافی

مہاراجہ صاحب بہادر کا سُرگباش ہونا

راجندر کنور تھی نام بی بی　　والیٔ پٹیالہ کی بہن تھی
دانا و دلیر تھی وہ کامل　　ہوتی تھی مہم میں وہ بھی شامل
پٹیالہ کا معتمد دیواں　　نانومل تھا جوان ذی شاں
دونوں نے حضور کو بلا کے　　موقع و ضرورتیں جتا کے
امداد میں اُن کو ساتھ لیکر　　انبالہ کی سمت میں مہم پہ

عازم ہوئے اور ہوئے روانہ　　پھر آپ کا آخری زمانہ
آیا تو ہوئے مہم میں بیمار　　آئے وہ سفیدوں ہو کے لاچار
تاریخ تھی سات گیارھواں ماہ　　سترہ سو نواسی عیسوی آہ
چھوڑا دُنیا کو بے تامل　　جنت کے چمن کے بن گئے گُل

ریاست جیند کی تقسیم

دوران میں اپنی زندگی کے　　مہاراج نے حصے کر دئے تھے
مسند تھی بنام بھاگ سنگھ جی　　بڈروکھاں بنام بھوپ سنگھ تھی
بازید پور اس کے تحت میں تھا　　آئندہ بیان ہوگا جس کا

ذکر ریاستِ کھنہ

اوّل بیٹے جو آپ کے تھے　　وہ تو پہلے ہی مر چکے تھے
فرزند تھا اُن کا جوہری سنگھ　　مذہب کا تھا اپنے واقعی سنگھ
اُس کا جو خسر تھا ایک راجہ　　بخشا تھا جہیز میں علاقہ
کھنہ کا علاقہ تھا وہ مشہور　　قابض ہوا اُس پہ شاد و مسرور

پر جد سے اپنے بعدِ دو سال
ناگاہ گزر گیا جواں سال

قابض ہوئی اُس کے بعد رانی
کی تا دمِ مرگ حکمرانی

بعد شش ہوا ضبط وہ علاقہ
شہ نے فرمایا اُس پہ قبضہ

ذکرِ ریاستِ تھانیسر

دخترِ ہری سنگھ تھی خوش اختر
بھنگا سنگھ والئ تھنیسر

نامی فتح سنگھ اُن کا بیٹا
اُس بی بی سے کتخدا ہوا تھا

چندے تو ہنسی خوشی سے گزری
پھر چرخ نے اُن سے آنکھ بدلی

سن ہجدہ صد و چہل و چارم
تھا عیسوی سخت پُر تصادم

ایسا قسمت نے کھایا پلٹا
گزرے دونوں وہ باپ بیٹا

لاولد جو ہو گئی وہ گدی
قائم ہوئی اُس پہ پھر وہ بی بی

چھ سال تو اُس نے کی حکومت
فائز ہوئی پھر بملکِ جنت

وارث نہ رہا جو کوئی اُس کا
برٹش ہوئی اُس پہ دخل فرما

عہد مہاراجہ بھاگ سنگھ صاحب بہادر

آیا جب دَورِ بھاگ سنگھ جی — حق نے سکھوں کی پھر مدد کی
سن ہیجدہ صد و دہ و ہفتم — بکرم تھا ولادتِ معظم
تاریخ تر و دشی منی تھی — بھادوں کے مہینے کی سُدی تھی
آیا جو حضور کو سی ام سال — دولت کا عروج پر تھا اقبال
بعد اپنے پدر کے از رہِ حق — مسند کی بڑھائی زیب و رونق
میدان کے آپ تھے دلاور — جرّار و شجاع تھے تناور
تھے صلح مزاج مردِ عاقل — تدبیر کے تھے وہ پیر کامل
اُس وقت میں والیانِ پنجاب — تھے صالح جو دربیانِ پنجاب
تھے اُن میں بزرگ حضورِ والا — برٹش سے جنھوں نے ربط ڈالا
اخلاص کی نیز احدیت کی — رکھی بُنیاد مصلحت کی

با ایں ہمہ شان و ہم شجاعت
حامی سمجھ اُس کو کی اطاعت

تختِ دہلی سے جاگیر ملنا

سترہ سو چھیاسی عیسوی میں — آخر اٹھارھویں صدی میں
شاہ عالم تھا شاہ دہلی — یعنی عالم پناہ دہلی
کی آپ نے شہ کی ایسی خدمت — حاصل کیا شہ سے ملک و خلعت
کھرکھودہ گوہانہ کا علاقہ — جاگیر میں مل گیا اضافہ

مرہٹوں کی شکست

سن ہیجدہ صد و یک و پنجاہ — بکرم سال زوال تھا آہ
تھا مادھوجی سیندھیا مرہٹہ — آزاد رئیس تھا مرہٹہ
از راہ خلوص شاہ عالم — دہلی میں رہا کیا وہ ہردم
چھوڑی ناگاہ اُس نے دہلی — تقدیر نے شہ سے آنکھ بدلی
تھا ایک روہیلہ ہائے افسوس — شہ کا تھا وزیر وائے افسوس
مشہور میاں غلام قادر — نکلا وہ نمک حرام قادر
آنکھیں ڈالیں نکال شہ کی — لے ہاتھ میں خود کماں سپہ کی

لایا قبضہ میں ہند کا تخت — بس ہند پہ وقت آ گیا سخت
تب مادھوجی سندھیا نے سُن کر — دہلی میں پہنچ کے لے کے لشکر
آ قلعہ میں اُس کا سر قلم کر — بٹھلا دیا شہ کو تختِ شر پر
نصرت جو ملی تو سندھیا نے — بجوا کے خوشی کے شادیانے
چاہا پٹیالہ کو دبا لے — بدھ جنم کے پتر کی ملائے
پر سمجھا نہ کچھ بھی سندھیا نے — سکھّوں کو بنایا ہے خدا نے
لچھمن انبا جو دو تھے سردار — بھیجا اُنہیں دے کے فوج جرّار
فرمایا کہ لو مدد جو چاہو — پٹیالہ پہ جاؤ قبضہ کر لو
جمنا سے اُتر کے جب وہ لشکر — وارد ہوا راج گڑھ میں آ کر
پٹیالہ بھی ہو گیا خبردار — مہاراج کو بھی کیا خبردار
پٹیالہ پہنچ کے آپ نے بس — بی بی صاحب کنور کو از بس
تسکین دلا کے لے کے لشکر — دونوں ہو گئے اُس پہ حملہ آور
تھی قوم مرہٹہ گرچہ پُر جوش — اِلّا ہوئی میمنہ میں وہ بے ہوش

مارا سکھوں نے پھر تو شب خوں | پائی نصرت بہ فضلِ بیچوں
کی قوم مرہٹہ نے ہزیمت | مال اُس کا ملا انہیں غنیمت

امداد والئے رائے کوٹ

سن ہفتدہ صد نود و ہشتم | عیسےٰ میں چو بحر پُر تلاطم
صاحب لچھمی نے تھا جو بھیجی | لشکر کشی رائے کوٹ پر کی
والی جو تھا رائے کوٹ الیاس | فرما دیا اُس کا ستیاناس
ملک اُس کا دبا لیا بہت سا | الیاس نے آپ کو جو لکھا
الیاس پہ از رہِ عنایت | تھا آپ کا سایۂ حمایت
فوراً الیاس کی مدد کی | ناکام پھرا وہاں سے بیدی

عروج جارج طامس

زاں بعد ہوئی مہم جو درپیش | لکھتا ہوں اُسے بلا کم و بیش
جارج طامس تھا ایک انگریز | مشہور تھا ملک میں وہ خوں ریز
آیا ہندوستاں میں جب سے | آوارہ پھرا کیا وہ تب سے

آپا کھانڈا جو تھا مرہٹہ — رکھتا وہ تھا سندھیا سے رشتہ
قابض تھا جھجھر و دادری پر — کرتا وہ تھا ملک گیری اکثر
قابض ہوا نارنول پر بھی — جارج کی طلب ہوئی اُدھر بھی
جارج کو بُلا رکھا ملازم — مشہور ہوا وہاں کا ناظم
آپا کھانڈا نے جب قضا کی — باون جی کو ملی وہ گدّی
جارج تھا زبس کہ دل چلا مرد — باون کو سمجھنے لگ گیا گرد
کر قلعۂ ہانسی زیر قبضہ — بن بیٹھا وہاں کا آپ راجہ
ہانسی کو بنا لیا ریاست — بٹھلائی سپاہ سے سیاست
توپوں پچاس کی تھی تعداد — پیادہ تھے پچاس سو سے ایزاد
اور فوج سوار جس قدر تھی — تعداد تھی یک ہزار اُس کی
والی کابل جو شہ زماں تھا — غارت گرِ ہند بے گماں تھا
لاہور کو اُس نے کی عزیمت — ہاتھ آئے جو مال و زرِ غنیمت
پس آپ نے اس خبر کو پا کے — سکھوں سرداروں کو بُلا کے

امداد سے اُن کے مشورہ سے — ٹھیرائی مقابلہ کی اُس کے
لاہور میں جا مقام بولا — دروازہ انتظار کھولا
جارج کو یہ وقت تھا غنیمت — کی جیند کی سمت کو عزیمت
آ قلعۂ جیند کو لیا گھیر — برپا کیا راجشی میں اندھیر
سرکار نے جب خبر یہ پائی — سکھوں سرداروں کو سُنائی
واپس لاہور سے بہ جلدی — آکر جارج کی پھر خبر لی
کیتھل پٹیالہ اور نابھا — لشکر لے آئے یاں بہت سا
خارج تھی شمار سے مگر فوج — جارج پہ چڑھی جو وہ ظفر موج
جارج سے ہوا مقابلہ سخت — کھائی جو شکست اُس نے یکلخت
پس پا وہ ہوا پھر اُس کا لشکر — ہانسی کو چلا بہ حال مضطر
پیچھا کیا دور تک جو اُس کا — جارج قصبہ مہم کو کھسکا
سکھوں نے پھر اُس کے بعض دیہات — غارت کئے خوب تنگ لئے ہات
واپس ہوا جیند کو جو لشکر — وارد ہوا نارنوند آکر

سرشار تھے سکھ شراب سے سخت　　جارج کہیں تک نہ تھا کم بخت
مارا شب خون پھر اُس نے کامل　　سکھوں میں پڑی کمال ہل چل
پٹیالہ کا جیند کا بہت سا　　نقصان ہوا بچا تھا نا بھا
سادھو جو تھا نرملہ کرم سنگھ　　تھے اُس کے تمام معتقد سنگھ
بھاگا پہلے ہی پیچھے ہٹ کر　　سکھوں کے ہجوم سے چھٹ کر
کہتے ہیں کچھ اُس نے لیکے رشوت　　جارج سے وہ کر گیا مروت
جارج نے چلی یہ چال پھر اور　　راضی ہوا صلح پر بہر طور
لیکن تھا فریب بہر مہلت　　دم لیکے فریب کی بدولت
ہمسایہ علاقہ جیند و کیتھل　　اُن پر لگا مارنے وہ چنگل
پس آپ نے ایک جنگ پھر کی　　جارج کو شکست تیز تر دی
لے راہ فرار دڑبہ پہنچا　　جارج کا جو منتظر وہاں تھا
سردار بدھوڑ بالمقابل　　دی اُس نے شکست اُس کو کامل
ڈھوڈاں وہ گیا شکست کھا کے　　لوٹا اُسے خوب خالی پا کے

پھر واں سے چلا گھنوڑ پہنچا — لشکرِ دیوان سنگھ واں تھا
اُس خوف سے پھر سُنام آیا — لُوٹا مارا جہاں جو پایا
ہر پھر نارنگ وال آیا — میداں میں حضور ہی کو پایا
جب سخت ہوئی یہاں لڑائی — بگڑی ہوئی بات یوں بنائی
ہوں صلح پہ آپ سے میں راضی — بے کار ہیں مفتی اور قاضی
افعال پہ اپنے میں ہوں تائب — یہ کہہ کے ہوا یہاں سے غائب
راجو وانہ کو جا کے لُوٹا — لشکرِ پٹیالہ اُس پہ ٹُوٹا
یاں سے بھاگا گیا وہ کیتھل — واں بھی ہوئی ایک جنگ اکمل
کیتھل سے سفیدوں میں پھر آیا — میدان وہاں کا صاف پایا
قابض ہوا قلعہ پر بلا خوف — حق کا نہ رقیب کا کیا خوف
سرکار نے جیند میں سُنا جب — آئے وہ سفیدوں میں شبا شب
جب آپ سے وہ ہوا صف آرا — قسمت کا غروب تھا ستارا
سکھوں نے مقابلہ بیک بار — آڑے ہاتھوں کیا جو خونخوار

مارے گئے پانچ سو سپاہی — جارج پہ پھر آ پڑی تباہی
بھاگا وہ یہاں سے ہو کے بیہوش — ہانسی اُسے ہو گیا فراموش
کیتھل کے علاقہ میں گیا وہ — ہانسی کو وہاں سے پھر پھرا وہ
ہانسی کو لیا جو اُس نے مرمر — لڑنے مرنے سے پھر قسم کر
سن ہجدہ صد و یک تھا عیسےٰ — جا قلعۂ ہانسی میں وہ بیٹھا

خروج جارج طامس

نامی تھا جوانِ فرنچ جنرل — اُستادئے جنگ میں تھا اکمل
سترہ سو بچاسی عیسوی تھا — نوکر اُسے سیندھیا نے رکھا
ترتیب سپہ کرا کے اُس سے — افواج کو نامور بنا کے
بارہ برس اُس سے لیکے خدمت — بخشی پنشن بہ اُس کو رخصت
پیرون فرنچ تھا جو افسر — دی سونپ اُسے کمانِ لشکر
پیرون نے پھر بڑھا لئے ہاتھ — دی مُلک کو سندھیا کے وسعت
جمنا سے اُدھر بھی سندھیا کا — دخل اور عمل کچھ ہو گیا تھا

لیکن وہ براہِ عقل و دانش — رکھتا امن و امان کی کوشش
جارج کو رقیب تھا سمجھتا — رہتا اسی فکر میں اُلجھتا
سکھ بھی تھے کمال اُس سے بیچین — سکھوں اور سندھیا کے مابین
پایا یہ قرار عہد و پیماں — جارج کے شکست کرکے دنداں
مخلوقِ خدا کو امن دیجے — پھر ملک کو اُس کے بانٹ لیجے
پس فوج مرہٹہ ہو کے طیار — جارج گڑھ پہنچی بہرِ پیکار
اور اُس میں حضور بھی تھے شامل — لشکرِ کبنفل تھا ساتھ کامل
بیری کے مقام پر ہوئی جنگ — پر فوج مرہٹہ ہوگئی تنگ
دیکھی جو کمک کی پھر ضرورت — لشکر پہنچا کمک کی صورت
دل کھول کے پھر کیا جو حملہ — اُترا جارج کے سر سے شملہ
جی توڑ کے گرچہ سخت کی جنگ — جارج کا مگر بگڑ گیا ڈھنگ
انجام کو از رہِ ہزیمت — ہانسی کو چلا سمجھ غنیمت
سکھ فوج نے اور سندھیا نے — بخشی تھی ظفر جنہیں خدا نے

پھر بھی وہ مچائیگا کچھ اندھیر
یہ سوچ کے اُس کو پھر لیا گھیر

سکھوں کے مرہٹوں کے مقابل
کھا بیٹھا وہ جب شکست کامل

اور کُند تھا خنجر شجاعت
آخر کو قبول کی اطاعت

برٹش کا عروج پر جب اقبال
آیا وہ گیا بسُوئے بنگال

جنگِ سندھیا

اٹھارہ سو تین عیسوی سن
تھا سالِ محاربہ وہاں بن

باہم برٹش و سندھیا کے
سامان ہوئے جنگ کے وغا کے

قابض دہلی پہ سندھیا تھا
تھا نام برائے نام شہ کا

تھے جنرل لیک برٹش افسر
آخر دہلی اُنہوں نے کی سر

اور پائیں مرہٹوں نے شکستیں
تب لکھیں معاہدہ کی سندیں

کر ملکِ قدیم پر قناعت
برٹش کی قبول کی اطاعت

دہلی۔ رہتک حصار سرسا
گوڑگانوہ و آگرہ بھی چھوڑا

دہلی کی مہم میں سندھیا کی
سکھوں نے بہت بڑھی مدد کی

لیکن جو تھے پھول کے رؤسا　　اُن سب نے کنارہ اُس سے رکھا
کی آپ نے سب سے بڑھ کے یہ اور　　برٹش جنرل سے کر کے کچھ غور
کر کے خط اور کتابت اپنی　　ثابت کر دی اطاعت اپنی
پھر ملنے کو لیک سے گئے آپ　　برٹش کو سمجھ کے اپنا ماں باپ
اور کمپ کو دہلی میں مدد دی　　برٹش دولت سے پھر سند لی
کھرکھودہ گوہانہ ایک جاگیر　　فرمائی گئی ہے اُس میں تحریر
اٹھارہ سو تین و چار سن کی　　سندات ہیں اسی ضمن کی
خدمات کے حق میں سند ہیں　　مہر ہی جنرل ہیں مستند ہیں

معافی خراج

اُس عالم پیچ و تاب کے بیچ　　جمنا ستلج دو آب کے بیچ
دکھلانے کو اپنی شان و شوکت　　سوجھی برٹش نے خوب حکمت
ہر والی ملک کو معافی
باج اور خراج کی عطا کی

حد بندی پنجاب

جنرل صاحب کو دوستانہ — خط کے پاسخ میں مہربانہ
واسطے لاہور نے لکھا خط — ستلج پہ حدود کا رکھا خط

جنگِ ہلکر

اٹھارہ سو چار و پنج سن میں — دوآبہ گنگ اور جمن میں
فتنہ تھا کہیں کہیں بغاوت — باقی تھی کہیں کہیں شقاوت
پیدا ہوئے بعد سندھیا کے — دشمن برٹش کے انڈیا کے
اوّل جسونت راؤ ہلکر — دویم تھا امیر خان بدبر
سکھوں کو اُنھوں نے دیکے ترغیب — شورش کی نکالی ایسی ترکیب
سکھ لوگ جمن عبور کرتے — میرٹھ جا کر فتور کرتے
برٹش افسر نے ہو خبردار — لشکر کشی کی بطور یلغار
سکھوں کو سزا جو بے کم و کاست — فرمائی تو آئے بر رہِ راست
اور آپ نے جب سُنا یہ غوغا — ہلکر نے کیا فساد برپا

ہلکر سے مقابلہ ہے خونخوار
برٹش نے مہم بھی کی ہے تیار

اکڑلونی کے پاس پہنچے
دہلی لشکر کو ساتھ لیکے

اکڑلونی سے خط لکھا کر
شامل ہوئے خود مہم میں جا کر

برٹش افسر نے حسبِ معمول
خلعت بخشا کہ تھا جو معقول

سالارِ سپہ تھے لیک صاحب
اُن کے ہوئے آپ پھر مصاحب

چھ ماہ بھر کاب اُن کے
مارے میدانِ جنگ جم کے

پھر فوجِ مرہٹہ ہانکنے پر
اکڑلونی ہوئے مُقرّر

آگے وہ گئے تو پھر رہے بخت
میرٹھ کی نواح کا جو تھا سخت

فرمایا جو انتظام تحویل
کی آپ نے اُس کی خوب تکمیل

پھر گنگ و جمن کے بیچ ہلکر
برٹش سے لڑا وہ خوب کُھل کر

یاں تک کہ ہوئی شکستِ برٹش
پھر تو ہلکر نے کرکے کوشش

گھیرا دہلی کو لیکے لشکر
اکڑلونی تھا برٹش افسر

کرنل تھا برون اُن کا نائب
تھی جنگ میں جس کی رائے صائب

نوروز تلک مرہٹہ فوجیں ۔۔۔ دونو کے مقابلہ کی موجیں
دریا کی طرح رہیں وہ لیتی ۔۔۔ برٹش بھی رہی شکست دیتی
لیکن وہ جمی رہیں برابر ۔۔۔ آخر برٹش نے مورچہ پر
جی توڑ کے جنگ کی تو ہلکر ۔۔۔ برٹش کے مقابلہ پہ تُل کر
آیا تو سہی پر ہو کے مجبور ۔۔۔ میدان سے ہو گیا وہ کافور
بعد ش بمقامِ فرخ آباد ۔۔۔ تھے لارڈ لیک افسر آزاد
اور جنرلِ دوی فریزر ۔۔۔ اُن کے ہاتھوں بحالِ ابتر
ہلکر کو شکست سخت پہنچی ۔۔۔ مجبور رہِ فرار ڈھونڈھی
جمنا کے جنوب کو گیا وہ ۔۔۔ ناکام رہا تو پھر پھرا وہ
اور سمتِ شمال کو گیا وہ ۔۔۔ سکھوں سے مدد نہ لے سکا وہ
پٹیالہ گیا جواب پایا ۔۔۔ لاہور سے پھر رجوع لایا
پنجاب میں آیا جبکہ ہلکر ۔۔۔ پیچھے لگا لیک لیکے لشکر
پنجاب میں لیک کی مدد پر ۔۔۔ پہنچے جو حضور لیکے لشکر

کہنے لگے لیک اے مکرّم | پنجاب میں چونکہ ہو معظّم
پنجاب کے شیر ہو تم | برٹش کی طرف سے یہ کہو تم
ہلکر کو مدد نہ دیجئے گا | برٹش پہ یہ لطف کیجئے گا
برٹش دولت رہیگی ممنون | ہلکر جو بنا ہوا ہے مجنون
لے آئیگی ہوش میں اُسے بھی | پہنچائیگی فیض کچھ مجھے بھی
بیاسا تلک آکے لیک کے ساتھ | آگے کو بڑھے ملا کے پھر ہاتھ
لاہور پہنچ کے کی سفارش | پُرزور تھی آپ کی سفارش
پنجاب کا شیر جانتا تھا | کہنا ماموں کا مانتا تھا
پنجاب کے شیر نے یہ سن کر | ہلکر پہ نصیحتوں کا دفتر
کھولا بتلا کے ٹال اور بال | تلوار کو اُس نے پھر دیا ڈال
اور صلح کی رکھ کے اُس نے بنیاد | اندور کو کر لیا پھر آباد
رہِ راست پہ آگیا جو گمراہ | افسر موصوف کے پھر ہمراہ
با نیلِ مرام آکے دہلی | سرکار نے راہ جیند کی لی

سن عیسوی ہجدہ صد وشش — تھا قابل فخر اور پرستش
ممریز پور اور بڑا تھانہ — دویم جو تھا پرگنہ بوانہ
جاگیر ہیں وہ حضور کے نام — اور نیز میانہ پور کے نام
لکھا برٹش نے لطف کے ساتھ — تھا صلۂ نیکی ہاتھ کے ہاتھ

خانہ جنگی رؤسائے پھول

واقع ہوا پھر عجب وقوعہ — یہ بھی اُسی سن کا ہے رجوعہ
تھی آس کنور جو نام مائی — والی کی تھی اُس سے نارسائی
پٹیالہ تھا اس سبب سے بیچین — جھگڑے اُٹھے بھائیوں کے مابین
نابھہ اور جیند پر چڑھائی — ناحق لگی کرنے پھر وہ مائی
باہم پٹیالہ جیند و نابھا — ہونے لگی جنگ بے محابا
پھر آپ نے سوچ کر سمجھ کر — مانگا لاہور سے جو لشکر
والی لاہور پھر یہ سُن کر — لے ساتھ میں اپنے ایک لشکر
ستلج سے اُتر دولدی آیا — موقعہ مطلوبہ خوب پایا

پہلے پٹیالہ سے نذر لی ۔ پھر جیند و نابھہ کو مدد دی
برٹش کا ایجنٹ تھا جو دہلی ۔ کی آپ نے اُس کی یوں تسلّی
لکھا کہ معاملہ ہے گنج کا ۔ اندیشہ نہیں کسی نہج کا

تسلّطِ لُدھیانہ

تھا پھولکیوں میں کچھ جو تکرار ۔ پنجاب کے شیر نے بہ اصرار
رنبٹا کے بکھیڑے واں سے چل کر ۔ الیاس پہ جا چڑھایا لشکر
ملک اُس کا تمام ضبط کر کے ۔ جو جو حقدار جس قدر کے
سمجھے اُنہیں کر دیا عنایت ۔ مشکور کیا بدرجہ غایت
لودھیانہ جنڈالہ کوٹ جگراؤں ۔ بسیاں اور اُس کی ماتحت گاؤں
وہ آپ کو کر دئے عنایت ۔ تھی پاؤ لکھ اُن کی جمع نہایت

فسادِ پٹیالہ

جب شیشۂ اتفاق ٹوٹا ۔ پٹیالہ میں پھر نفاق پھوٹا
وزرا میں ہوئی فریق بندی ۔ جاتی رہی اُن کی ہوشمندی

اندیشۂ عاقبت ہؤا گم — دریائے غضب کا تھا تلاطم
وائٹ نامی جو برٹش افسر — مامور تھا ملک ناپنے پر
گولی سے ہؤا پھر اُس پہ حملہ — کر بیٹھا وہ کام بند جملہ
وزرا پٹیالہ جیند و نابھا — باہم ہوئے مشورہ کو یکجا
ٹھیرائی یہ بات متفق ہو — کیجے تہِ خاک مفسدہ کو
والئے لاہور کو بُلاؤ — جھگڑا دن رات کا مٹاؤ
لاہور کو پھر لکھا گیا یُوں — اب تک تو گزر گئی تھی جوں توں
الا اب آپ آئے گا — بگڑی ہوئی پھر بنائیے گا
والئے لاہور لیکے لشکر — متوجہ ہؤا بہ طرزِ یلغر
پٹیالہ ہؤا وہ رونق افروز — اور جشن کیا بہ شکل نوروز
نقدی اور توپ لی نذریں — قضیہ نبٹا یا گھر ہی گھر میں

لاہور کو پھر ہؤا وہ واپس
اوریاں بھی ہوئی نزاع میں بس

تسلط گھونگرانہ

گھونگرانہ کا قلعہ اور علاقہ حملہ فرما کے اُس پہ شاقہ

قابض جو ہوئے حضور والا سردار کو قلعہ سے نکالا

گوجر سنگھ رائے پوریہ تھا نام پنجاب کے شیر سے وہ انجام

فریادی ہوا مدد بھی مانگی اُس قلعہ کی شیر کو طمع تھی

کی آپ سے شیر نے شفاعت یک جزو پہ کر کے پھر قناعت

واپس مفتوحہ ملک فرما کل مال غنیمت اُس کو بخشا

پنجاب کا شیر بالارادہ لے ساتھ سوار اور پیادہ

پھر اُس پہ ہوا جو حملہ آور گھونگرانہ وغیرہ کر لیا سر

تقدیر سے اور بحسب اسباب ہمراہ تھے آپ اور احباب

گھونگرانہ مورنڈہ دونو بخشے سرکار کو اُنس تھا جو دل سے

پر قلعہ متین تھا جو مشہور قبضہ میں خود رکھا بدستور

والی نگلہ کو پھر وہ بخشا پس خاصہ مزاج کا یہ ہی تھا

پہلے کوئی ملک چھین لینا　　پھر آپ کسی کو بخش دینا

واسطے لاہور کا عزم ہردوار

اٹھارہ سو آٹھ سن تھا عیسا　　ہردوار کا جبکہ عزم فرما

والی لاہور نے بہ یک بار　　بھیجا دہلی کو ایک سردار

مشہور تھا مہر سنگھ لمبا　　پیغام زبانی اُس کو سمجھا

برٹش افسر کے پیش خدمت　　ہردوار کی دت بجئے اجازت

برٹش افسر نے سُنکے پیغام　　دیدی پروانگی پھر انجام

تھے چونکہ حضور مصلحت سنج　　لمبا جو اُٹھا چکا تھا کچھ رنج

اُس کے ہی پیام پر ارادہ　　کر لینا تھا پر خطر زیادہ

لکھا لاہور کو کہ مت آؤ　　ہردوار بغیر فوج مت جاؤ

پھر عزم کو شیر زدبدل کر　　ہمراہی میں لیکے اپنے لشکر

متوجہ ہُوا بسُوئے ستلج　　تکنے لگے لوگ رُوئے ستلج

اور آپ بھی ہردوار اشنان　　کرنے کو رواں ہوئے اُسی آن

اشنان سے جب ہوئی فراغت لشکرِ پنجاب میں بہ سُرعت
شامل ہوئے پھر تو اُس مہم میں حاضر تھی ظفر قدم قدم میں

ریاست کوٹلہ پر حملہ

مالیر و کوٹلہ کا نواب تقدیر سے زیر شیر پنجاب
آیا تو مطیع خود بنایا نذرانہ نوشت میں لکھایا
مانگا ضامن ادائیگی کا پٹیالہ و جیند کے رؤسا
کچھ حصّہ ملک لیکے گروی ضامن ہوئے اور نوشت لکھدی
لیکن تعمیل میں دریں باب حائل رہا عہدنامہ پنجاب

اتّحاد والیانِ لاہور و پٹیالہ

والی پٹیالہ اور لاہور وارد جو ہوئے مقام لکھنور
اٹھارہ سو ہشتم عیسوی سال تھا جب وہ ملے بلند اقبال
دستار بہم اُنھوں نے بدلی
سررشتۂ احدیت سندلی

تسلّط شہر انبالہ

لکھنؤ سے چل کے شیر پنجاب ‏ ‏ ‏ ‏ تسخیر کے عزم میں بہر باب
انبالہ ہوا قیام فرما ‏ ‏ ‏ ‏ کچھ فوج کا انتظام فرما
لشکر فرمایا واں تعینات ‏ ‏ ‏ ‏ از بہرِ نمود و بہرِ خدمات
آئندہ ہوا وہ پھر روانہ ‏ ‏ ‏ ‏ مصروف مہم تھا خسروانہ

دُور اندیشی راجگانِ پھول

انبالہ کا وہ قیام کرنا ‏ ‏ ‏ ‏ اور فوج کا انتظام کرنا
اور شیر کا جانا پھر مہم پر ‏ ‏ ‏ ‏ مبنی تھا وہ ظلم پر ستم پر
پٹیالہ و جیند نابھہ کیتھل ‏ ‏ ‏ ‏ یوں اُن میں پڑی کمال کھلبل
انبالہ کے دخل شیر تر سے ‏ ‏ ‏ ‏ رہنے لگے اُن کے دل دہل کے
برٹش کا جو تھا بلند پایہ ‏ ‏ ‏ ‏ برٹش دولت کے زیر سایہ
رہنے کو وہ صدق سے صفا سے ‏ ‏ ‏ ‏ تسکین سے بچ کے ہر بلا سے
کرنے لگے پھر کمال کوشش ‏ ‏ ‏ ‏ کوشش تھی وہ قابل پرستش

پس آپ بذات خود تھے پیرو پٹیالہ وغیرہ کی تگ و دو
وکلا کی وساطتوں سے تھی الحق وہ سعی حق بجی تھی

نیپولین۔ بوناپارٹ

یورپ میں نیپولین شہنشاہ والئے فرانس شاہ ذی جاہ
غالب جو پڑا تو شکست اُٹھایا آیا پنجاب میں وہ آیا

پیش بینی دولت برطانیہ

برٹش کے جو پاک تھے خیالات لابد یہ ہوا بروئے حالات
کابل کا امیر و شیر پنجاب برٹش سے ملے رہیں بہر باب
پس صلح صفا پہ دھیان دھر کے مٹکاف کو انتخاب کر کے
ٹھیرا کے اُسے سفیر دولت لشکر سے جما کے داب و صولت
سمجھا کے پیام مہربانہ لاہور کو کر دیا روانہ
ایک اور سفیر کر کے طیّار کابل کو رواں کیا کہ سرکار
فرمائے گی آپ کی حمایت تسکین رکھیں آپ بھی بغایت

پنجاب میں سفیر کی ناکامی

پہنچا پنجاب جبکہ مٹکاف   مشہور ہوا وہ قاف تا قاف
پنجاب کے شیر سے ملا جب   مصروفِ مہم تھا شیر تب
باہم مٹکاف و شیر پنجاب   گفت اور شنود میں بہر باب
تھی شیر کی آخری یہ تقریر   برٹش فرمائے مجھ کو تحریر
سرکردۂ راجگان سکّھاں   برٹش پہ ہوں گا دل سے قرباں
برٹش کا جواب تھا کہ سرحد   ستلج ہی رکھو بڑھو نہ بے حد
جب صلح کی پڑ سکی نہ بنیاد   مٹکاف ہوا بکمال ناشاد
واپس وہ پھرا وہاں سے ناکام   کی شیر نے پھر مہم سرانجام

عہدنامۂ پنجاب

برٹش نے خیال مصلحت سے   باہم وزرا کی مشورت سے
اکٹرلونی کو دے کے لشکر   ستلج دریا کے بائیں لب پر
اس حکم سے کر دیا تعینات   نگرانی رکھو بروئے حالات

مٹکاف کی تم مدد پہ رہنا
اور لانا عمل میں اُس کا کہنا

حکم اور ہوا کہ ایک لشکر
تیار رہے وہ ہر نمط پر

پُر غصہ رپوٹ کر کے مٹکاف
برٹش کو بتا چکا تھا یُوں صاف

لاہور سے جنگ کر کے سرکار
لے سکتی ہے قول عہد اقرار

برٹش نے لکھا بسُوئے لاہور
حالات پہ ہو چکا بہت غور

مٹکاف کے قول کو قبول لو
عقدہ مشکل کا اپنے کھولو

خط لکھ کے لکھا بنام مٹکاف
پنجاب کے شیر سے کہو صاف

حد بندی اگر نہیں ہے منظور
دہلی ہو جائے گی بہت دُور

اس حکم کو لے سفیر پنجاب
پہنچا تو وہاں امیر پنجاب

برگشتہ ملا تو پھر خفا ہو
لکھا خط فوج کی طلب کو

اکڑلونی جو منتظر تھا
برٹش نے یہ لکھ کے اُس کو بھیجا

مٹکاف سے جا کے جلد مل جاؤ
پنجاب میں فوج اپنی پہنچاؤ

کچھ آپ نے مصلحت سمجھ لی
عازم ہوئے پھر بسمتِ دہلی

ایجنٹ نے کرکے خط روانہ — مضمون تھا جس کا دوستانہ
فرمایا حضور کو یہ ارشاد — اکڑ لونی کی بھی کر امداد
پنجاب کو آپ جائیگا — بگڑی ہوئی پھر بنائیگا
پس آپ نے بوڑیہ پہنچ کر — اکڑ لونی کو تھا جو افسر
بتلایا طریق مصلحت کا — ہمراہ اُنہیں اپنے اُس نے رکھا
کرتا وہ کمال اُن کی تعظیم — رکھتا تھا ہزار دل سے تکریم
اکڑ لونی کو سخت تھا حکم — مت ٹھیر تو تم کہیں بلا حکم
ستلج کے قریب جب وہ لشکر — پہنچا اور تھا برہنہ خنجر
ممکن تھا قریب تھا کہ ہو جنگ — کھلتا کچھ اور ہی نیا رنگ
پر آپ نے پیش و پس سمجھا کے — اکڑ لونی کا دل دھرا کے
لدھیانہ سے کچھ اُدھر ہی لشکر — ٹھیرا کے اور آپ آگے بڑھ کر
ستلج سے بذاتِ خود اُتر کے — پیغام سوال ادھر اُدھر کے
ثالث بن کر کئے سرانجام — باہم ہوئی صلح آخر انجام

اٹھارہ سو نو تھا عیسوی سال   طرفین کا اوج پر تھا اقبال
باہم برٹش و شیرِ پنجاب   اقرار مصالحت بہر باب
تکمیل ہوا تو پھر مِلا چین   ستلج ٹھیرائی حدِ مابین
تائید میں اس معاہدہ کے   چندیں دیہات آپ کے تھے
ترک اُن کو کیا تو آخر کار   واپس ملے اُن کو تھے جو حقدار

اعلانِ شاہی

بعد اس کے اسی سال کی مئی میں   نافذ احکام یوں ہوئے ہیں
شاہی اعلان کے ضمن میں   اکٹرلونی کے دستخط ہیں
ستلج سے ادھر ہیں جو رئیسا   برٹش ہوئی اُن پہ سایہ فرما
پنجاب کے شیر سے تعلق   ہرگز نہ رکھیں نہ کچھ تملق
برٹش سے معاف اُن کو ہے باج   سمجھیں برٹش کو اپنا سرتاج

لُدھیانہ پر برٹش کا عارضی قبضہ

پھر سال صدر میں چھاؤنی کی   لدھیانہ میں خاص قائمی کی

دیکھیں جو ضرورتیں تو برٹش — کرنے لگی آپ سے یہ خواہش
دیجے لدھیانہ دوستانہ — کیجے احسان مہربانہ
ازبسکہ حضور تھے رضا جو — لدھیانہ دیا فرنگیوں کو
برٹش کو لکھا یہ دوستانہ — دیہات نواحِ لودھیانہ
لے کر کرنال پانی پت میں — دیہات مقابلہ کے جو ہیں
فرمائیے وہ مجھے عنایت — ممنون رہوں گا میں نہایت
اکٹرلونی سے غور کامل — فرما کے رپوٹ کی مفصّل
اور ساتھ میں اُس کے کی سفارش — فرماؤ قبول یہ گزارش
برٹش نے لکھا یہ ہو کے ممنون — الفاظ دیئے کمال موزوں
قائم جو یہاں ہوا ہے لشکر — نگرانی رکھے گا برٹش حد پر
ہے عارضی چھاؤنی یہاں کی — واپس پھر آپ کو ملے گی
لیکن رہی چھاؤنی بدستور — برٹش کو ہوا کچھ اور منظور
پنجاب کی پہلی جنگ کے بعد — کم کر دی سپاہ وقت تھا سعد

ایجنسی یہاں سے پھر بدل دی قائم انبالہ خاص میں کی

ریاستوں کی آزادی

اٹھارہ سو گیارہ عیسوی میں فائز پٹیالہ جب ہوئے ہیں
اکٹرلونی ایجنٹ برٹش راجاؤں نے اُن سے کی یہ خواہش
پٹیالہ کا انتظام ہے سست کر دیجئے اپنے حکم سے چست
فرما کے انہوں نے اُس کی تائید برٹش کو لکھا یہ رکھ کے اُمید
آجائیگی اس لئے اجازت درکار تھی جس لئے اجازت
برٹش کو ہؤا اگرچہ محسوس اقرار و پیمان سے تھی مانوس
حکم آیا کہ واضح ہو یہ تم پر قادر ہے ہمارا قول ہم پر
مانے وہ گئے رئیس مختار سرکار نہ دے گی دخل زنہار
البتہ بطور مشورہ کے ایجنٹ صلاح نیک دے دے

اشتہارِ شاہی

تھا آٹھواں ماہ سال مذکور برٹش سے ہؤا یہ حکم مصدور

آباد جو ہیں ریاستوں میں | راجاؤں کے سب وہ ماتحت ہیں
برٹش نہ سُنے گی اُن کی فریاد | راجاؤں سے چاہیں اپنی وہ داد
لیکن عُذر با کی خود سی میں | ہو گا جو قصور تن ہی ہی میں
برٹش فرمائے گی بہر طور | تجویز مناسب از پئے غور

پٹیالہ میں خرابی

صاحب سنگھ جی کی سادگی سے | پٹیالہ میں پھر فتور اُٹھے
پس آپ نے راہ مصلحت سے | برٹش افسر کی مشورت سے
رانی کو ریجنٹ کے لقب سے | پٹیالہ میں مشتہر کرا کے
خوش نظمی کا ڈھنگ خوب ڈالا | چُن چُن کے فتوح کو نکالا

وفاتِ مہاراجہ صاحب سنگھ والئے پٹیالہ

اٹھارہ سو تیرہ عیسوی میں | پٹیالہ پڑا اکشا کشی میں
صاحب سنگھ جی ہوئے سر گباش | مخلوق کا غم سے تھا جگر پاش
اُن کے ٹیکا جو تھے کرم سنگھ | قابل مسند سو تھے کرم سنگھ

دوئم جو اجیت سنگھ کنور تھے — وہ بھی مطبوع ہر بشر تھے

مسند آرا ہُوا جو حقدار — پھر گرم ہُوا ہوس کا بازار

چھوٹے بھائی نے سر اُٹھایا — سوتے ہوئے فتنہ کو جگایا

ممکن تھا فساد سخت ہوتا — پر آپ نے آ کے جلد روکا

باہم ہر دو برادروں کے — حکمت سے مصالحت کرا کے

پٹیالہ کے حق میں جو کہ تھا خوب — وہ کام حضور نے کیا خوب

مہاراجہ کا مفلوج ہونا

پھیلی اُسی سال میں نحوست — آئی پھر جیند پر مصیبت

مفلوج ہوئے حضور والا — اور ضعف نے حوصلہ نکالا

نے طاقتِ گفت اور نہ رفتار — معدوم تھے زندگی کے آثار

مہاراجہ کی وصیّت

پہلے ہی بذاتِ خود مہاراج — تقسیم میں لائے ملک اور راج

لکھ کر یک نامہ وصیّت — ایجنٹ کو دے دیا ودیعت

اوّل فرزند فتح سنگھ تھے ۔۔۔ بسیاں سنگرور اُن کو دیکھے
برٹش دولت سے کی یہ درخواست ۔۔۔ ذاتی جاگیر بے کم و کاست
برٹش انہیں بخش دے تمامی ۔۔۔ دویم پرتاب سنگھ نامی
مانے وہ ہی جائیں راجہ جیند ۔۔۔ قبضہ میں رکھیں علاقہ جیند
سویم مہتاب سنگھ جی تھے ۔۔۔ جو داخل خُرد سالگی تھے
اُن کے لئے کچھ نہ کی وصیّت ۔۔۔ الّا جائز نہ تھی وصیّت

دیوان جیشی رام کی نیّت

دیوان تھے جیشی رام اُن کے ۔۔۔ اور دوسرے شادی رام جی تھے
پہلے تو تھے راز دار تقسیم ۔۔۔ پیچھے ہوئے خواستگار ترمیم

برٹش ایجنٹ کی رائے اور گورنمنٹ کا حکم

ایجنٹ تھا برخلاف اُس کے ۔۔۔ حالات بھی صاف صاف لکھے
ایجنٹ کی رائے اور وصیّت ۔۔۔ برٹش کے ہوئی جو پیش خدمت
فرمایا کہ یوں نہیں ہے انصاف ۔۔۔ انصاف کی پوچھئے تو ہے صاف

مسند آرا پسر کلاں ہو　　　از بہرِ معاش بھائیوں کو

جاگیر دو یا کہ کچھ گزارہ　　　جاگیر پہ ذات کے اشارہ

فرمایا کہ وہ تو ذات پر ہے　　　موصوف جو ہے صفات پر ہے

ریجنٹ ریاست کی قائمی

مفلوج جو ہو گئے مہاراج　　　رہنے لگے بند راج کے کاج

اٹھارہ سو چودہ عیسوی تھا　　　برٹش دولت نے حکم بھیجا

اوّل فرزند تھا دلاور　　　پر باپ کو اُس سے ہے تنفّر

فرزند میانہ احتیاطاً　　　اصغر فرزند اتفاقاً

تینوں نہیں لائق ریجنسی　　　لاحل ہیں دقائق ریجنسی

شبھ رائے حضور کی ہے رانی　　　قائم رہے اُس کی حکمرانی

اکڑلونی نے جیند میں آ　　　اس حکم کا اشتہار فرما

پایا مہاراجہ کو رضامند

عمال بھی وقت کے تھے خورسند

ریجنٹ جیند کا قتل

مسند پرتاپ سنگھ کنور کو — جب مل نہ سکی تو مشتعل ہو
رانی کے خلاف کر کے سازش — راجائی کی دل میں رکھ کے خواہش
ذاتی افواج کو بڑھایا — فتنہ و فساد کو اُٹھایا
رانی صاحب نے صاف لکھا — برٹش دولت نے کان رکھا
فوراً پرتاپ سنگھ کو لکھ کر — سمجھایا سُنو یہ کان رکھ کر
کیجے نہ فساد میں تگ و تاز — حرکاتِ زبوں سے آئیے باز
ورنہ بہتر نہ ہوگا حق میں — جو کچھ کہ رعایتیں ملی ہیں
محروم رہو گے اُن سے یکسر — روؤ گے ہمیشہ سر پکڑ کر
درپئے آزار تھی جو تقدیر — برٹش کی چٹھی نہ دل پہ تحریر
تیئیس اگست میں اُسی سال — کر قلعہ کے پاسباں کو پامال
رانی سُبھدرائی صاحبہ کو — پہلے کیا قتل پھر خفا ہو
جیشٹی رام اُن کا تھا جو دیوان — سر اُس کا قلم کیا اُسی آن

ظاہر قاتل نے پھر کیا یوں کرتا انہیں قتل پھر نہ میں کیوں
بدنام تھے دونو خارج العقل فرمایا حضور نے پئے قتل
خارج ہے قیاس سے بیاں یہ تھا غرض سے قتل بیگماں یہ

ٹیکا فتح سنگھ صاحب کی مختاری

برٹش دولت نے یہ سنا جب برٹش افسر کو پھر شباشب
بھیجا موقع پہ کر کے ارشاد واقعہ یہ ہوا ہے سخت ناشاد
قاتل کو مع تمام رفقا رکھو محبوس کر کے یکجا
ہو جنگ تو مورچہ پہ لینا بھاگے وہ تو بھاگنے نہ دینا
حقدار جو ہیں کنور فتح سنگھ مشہور ہیں نامور فتح سنگھ
راجہ کی حیات تک تو اُن کو اُن کا قائم مقام رکھو
لیکن راجہ کی عزّ و توقیر اُن کے خوش رہنے کی تدبیر
رکھیں ملحوظ وہ بہ ہر حال اپنے آبا کی وہ چلیں چال
رکھیں وہ قدیم نوکروں کو اور اُن میں نمک حلال جو ہو

دیوان رکھیں اُسے بنا کر درجہ و مشاہرہ بڑھا کر
کچھ فوج کو لیکے برٹش افسر وارد ہؤا جیند میں تو سُن کر
پرتاپ سنگھ اور اُن کے رُفقا کافور ہوئے بلا تحاشا
برٹش افسر نے ضابطہ سے شاہی اعلان خود سُنا کے
حق دار کو اختیار دے کر قاتل کی تلاش میں بھی لشکر
فرمایا روانہ ہر طرف کو تاکید یہ کی کہ جس جگہ ہو
پکڑو اُسے قید کر کے لاؤ گمراہ کو رو بہ رہ بناؤ

کنور پرتاپ سنگھ کا بالانوالی جانا اور دہلی میں وفات پانا

بالانوالی میں اس سے پہلے تقدیر سے جو فساد پھیلے
اب تک وہ فرو نہیں ہوئے تھے فتنہ باقی سے تھے ہر نمط کے
موقع پرتاپ سنگھ نے پایا بالان والی وہ فوراً آیا
پر خواب میں تھی یہاں حکومت تھی چرخ کو اُس سے بس خصومت
لشکر بھی دوش پہ آن پہنچا پھر آپ کو قید ہوتے دیکھا

کچھ لیکے خزانہ اور لشکر　　بھاگا دم صبح یاں سے اُٹھ کر
فوراً ستلج سے پار اُترا　　سیدھا انند پور پہنچا
پھولا سنگھ جی وہاں کا والی　　سردار تھا فرقۂ اکالی
اور جنگ میں مرد تھا بلا کا　　اُس کو پرتاپ سنگھ نے گانٹھا
وہ بھی ستلج عبور کر کے　　بالاں والی پہ دانت دھر کے
سکھوں کو پلا پلا کے پھر بھنگ　　آمادہ ہوا وہ از پئے جنگ
چاہا کہ کرے وہ ملک تسخیر　　لیکن یاور نہ تھی جو تقدیر
پائی یہ خبر ایجنٹ نے جب　　نابھہ اور کوٹلہ لکھا تب
لیکر فوج اپنی اپنے ہمراہ　　پھولا سنگھ کو بناؤ گمراہ
کیتھل پٹیالہ کا تو لشکر　　تھا حکم کہ منتظر وہاں پر
جس کو بھیجا تھا پیشتر سے　　ایجنٹ نے حکم خاص لکھ کے
پٹیالہ کی فوج حکم لے کر　　حملہ کو بڑھی اکالیوں پر
پھولا سنگھ ہو وہاں سے بس پا　　فوراً سری مکتسر میں پہنچا

نابھہ کیتھل کا تھا جو لشکر — برٹش نے دیا پھر اُس کو آڈر
بالاں والی پہنچ کے ہر دو — لشکرِ پٹیالہ کو مدد دو
لیکن پٹیالہ چاہتا تھا — گر ہووے مقابلہ کنور کا
برٹش لشکر کرے کچھ امداد — ایجنٹ نے پھر کیا یہ ارشاد
اکٹر لونی بذاتہ واں — پہنچیگا پئے کمک شتاباں
تیار ہے فوج بادشاہی — آمادۂ جنگ ہیں سپاہی
غیبی امداد جب ہوئی یوں — شکرانۂ حق ادا نہ ہو کیوں
اٹھارہ سو پندرہ تھا آغاز — پرتاپ سنگھ آپ آگیا باز
بالاں والی سے پھر وہ لاہور — پہنچا تو وہاں کے شیر نے غور
فرما کے کچھ اُس سے آنکھ بدلی — اور بھیج دیا مقام دہلی
برٹش افسر نے غور فرما — بندش نظری میں اُس کو رکھا
اگلے ہی برس گزر گیا وائے — پس ماندوں کے لب پہ ہائے تھا ہائے
ذاتی جاگیر تھی جو اُس کی — برٹش دولت نے ضبط کر لی

دو شادیاں ہوئیں لیکن اولاد — پیدا نہ ہوئی رہا وہ ناشاد

پہلی شادی تھی شام گڑھ کی — دویم پھلور کی تھی بیٹی

وفات کنور مہتاب سنگھ

اُس سال میں تھی دنوں کی سختی — گزرے مہتاب سنگھ جی بھی

ٹیکا فتح سنگھ صاحب کا ریجنسی دور

ٹیکا صاحب کا دور دوراں — خوش تھا مخلوق بھی تھی شاداں

گرویدۂ خلق تھے عموماً — سرکار بھی خوش رہے خصوصاً

برٹش دولت نے ہو کے خورسند — مانا کہ رئیس ہیں خردمند

حدبندی ریاست

مابین ریاستین و برٹش — حدبندی میں کی گئی تھی کوشش

دو گاؤں تھے ڈابرہ و نولی — برٹش نے زمین اُن کی لے لی

مقبوضۂ جیند تھے وہ دیہات — برٹش کو جتائی جبکہ یہ بات

قبضہ برٹش نے اپنا چھوڑا — عمال کو اپنے واں سے موڑا

مہاراجہ بھاگ سنگھ صاحب بہادر کا سرگباش ہونا

سن ہیجدہ صد و نوزدہ تھا عیسائی کمال رنج دہ تھا
مہاراجہ ہوئے سُرگ کو راہی نازل ہوئی جیند پر تباہی
ذاتی جاگیر بھی جُز و کُل لے لی برٹش نے بے تامل

مہاراجہ مرحوم کی تین شادیاں تھیں

مرحوم کی تین شادیاں تھیں اوّل ولی عہد کی جہاں تھیں
بخشو سنگھ مانسہ کا سردار اُس کی دختر تھیں وہ نکوکار
دویم پرتاپ سنگھ کی مادر پاکھر سنگھ سیبہ کی تھی دختر
رانی سُبھرائی تیسری تھی کالے کے سنگھ کی تھی بیٹی

مہاراجہ فتح سنگھ صاحب کا دورِ حکومت بہت جلد ختم ہوا

راجہ ہوئے جبکہ فتح سنگھ جی جاگی تقدیر راجشی کی
برٹش نے جو از رہِ عنایت خلعتِ مسند کیا عنایت
ساتھ اُس کے تھی یک صفّ تلوار طرہ سرپیچ بھی طرح دار

مالائی گھر و اسپ بھی تھا اور پیل دماں بھی قیمتی تھا
افسوس کہ آپ کا زمانہ تھا امن و اماں میں جو یگانہ
تقدیر سے تھا بہت ہی تھوڑا اقبال نے جبکہ رُخ کو موڑا
سن بیجد صد و بست و دو تھا عیسائی تھا فروری مہینا
تاریخ تھی فروری کی سویم سنگرور پہ تھا نزول ماتم
گزرے ناگاہ اس جہاں سے تینتیس برس کی عمر میں تھے
دو شادیاں آپ نے کرائیں خوش ہو کے بہت خوشی منائیں
اوّل رانی تھی رائے صاحب دختر دیدار سنگھ صاحب
لیکن اُس کے بطن سے اولاد پیدا نہ ہوئی رہی وہ ناشاد
بھمنہ کا خوشحال سنگھ خوشحال اُس کی دختر جو تھی خوش اقبال
دویم رانی حضور کی تھی نیز اُس کی مراد حق نے بخشی
سنگت سنگھ نام ایک فرزند گیارہ سالہ ذکی خردمند
دویم رانی کے تھے بطن سے اب تک جو بہت صغیر سن تھے

برٹش نے سُنا کیا یہ ارشاد خلقت کو امن سے رکھے کے آباد

ادنے سے لگا کے تا بدستور کرتے رہیں کام حسبِ دستور

مہاراجہ سنگت سنگھ صاحب بہادر کی مسند نشینی

تاریخ سی ام و ماہِ ہفتم سن ہجدہ صد و بست و دو یم

عیسی میں بہ عین نیک ساعت برٹش کہ تھی صاحب شجاعت

آئے قائم مقام اُس کے خلعتِ شاہانہ ساتھ لیکے

ہمراہ تھے سنگھ اور راجا والی پٹیالہ اور نابھا

اور جیند میں انعقادِ دربار فرما کے گہر فشان و دُربار

سنگت سنگھ جی کو راج دیکر جدّی تخت اور تاج دے کر

شاہی خلعت کی دیکے عظمت فرما کے مبارک و سلامت

خوشنود بنا کے ہر بشر کو واپس ہوئے شاد اپنے گھر کو

مائی صاحب کنور صاحبہ کی ریجنسی

مائی صاحب کنور جو مادر تھیں آپ کی کار کن بہاں پر

تھا اُن کے عمل سے ملک دل شاد　　لشکر شاداں خزانہ آباد

مہاراجہ کی شادی

سن بست و چہار و ہیجدہ صد　　عیسائی سرور میں تھا بیخود
فرماں فرمائے شاہ آباد　　یعنی رنجیت سنگھ دل شاد
دخت اُس کی جو تھی سبھا کنور نام　　پہنچا شادی کا اُس سے پیغام
فرمایا حضور نے جو منظور　　طرفین ہوئے کمال مسرور
فوراً دکھلا کے نیک ساعت　　دے بھیجی برادری میں دعوت
والئی لاہور بھی تھے طیّار　　بارات میں ہوں شریک دربار
لیکن اُن کو ملی نہ فرصت　　بھیجی تھی انہوں نے پھر نیابت
اور پھول کے رجگان و سردار　　شادی میں ہوئے شریک دربار
کپتان سے تھے برٹش افسر　　تنبول شہی کی رسم لے کر
دربار میں آئے با دلِ شاد　　آئی یہ صدا کہ خانہ آباد
شادی ہوئی دھوم دھام کے ساتھ　　دولت لگی خاص و عام کے ہاتھ

مہاراجہ کے اوصاف

دانا تھے ذکی تھے خندہ صورت — اخلاق میں تھے فرشتہ سیرت
فیاض و میرِ باسخا تھے — سایہ تھے وہ ذاتِ کبریا کے
مشہور سخی تھے مثلِ حاتم — بخشائش زر میں تھا تلاطم
بخشش کے کمال تھے وہ شائق — مطبوعِ جہان اور خلائق
موتی جو بخشے تو موتی والا — نام اُن کا جہان نے نکالا
خوش رُو تھے جوان تھے تنآور — میدان میں جنگ کے دلاور
تھے شاہ سوار مردِ جرّار — بس شائق بادپا تھے سرکار
خاصے جو تھے خاص اصطبل میں — کوسوں طے کرتے ایک پل میں
تازی ترکی و کاٹھیاواڑ — عربی کوئی اور کوئی میواڑ
اور ساز و یراق اُن کے زرّیں — صورت دیکھو تو ماہ و پرویں

شرابِ خانہ خراب

پٹکا صحبت نے ہائے پتھر — عادی کیا مے کشی کا اکثر

مَے سے مینا سے رہ گیا کام انجام کا چُور، ہو گیا جام

دیوان سنگھ کی دیوانی

دیوان سنگھ آپ کا تھا دیوان تھی جس کے عمل سے عقل حیران

اٹھارہ سو تیس ۱۸۳۰ عیسوی میں آئی راجاؤں کے یہ جی میں

دیجئے برٹش خراج دائم رکھیئے آزادی اپنی قائم

لیکن دیوان نے نہ مانا منظور نہ حق کو تھا منانا

ورنہ کیوں جیند کا کچھ حصّہ ہوتا برٹش کے زیر قبضہ

ایک اور عجیب تر ہے قصّہ برٹش دیتی تھی نہری حصّہ

یعنی نہر جمن پہ لاگت برٹش سے لگے تو دے ریاست

رسدی حصّہ پہ لے کے پانی اپنی ہی رکھے نگاہبانی

برٹش دولت بحصّہ مذکور داخل نہیں ہوگی تا بمقدور

تب اُس نے کہا کہ اے مہاراج نہر آپ کی اور آپ کا راج

نقدی کیوں خرچ کیجئے گا پانی بے روک لیجئے گا

افسوس ایسی صلاح پر ہے　　خامہ بھی بیاں میں چشم تر ہے
خالی جب ہو گیا خزانہ　　متقاضی قرض تھا زمانہ
بتلائی حضور کو یہ تدبیر　　کر اہلِ دوَل کو پابہ زنجیر
مطلوب جو ہو وہ لیجئے گا　　اقرار ادائے دست دیجئے گا

برٹش کی تاکید پر اثر نہ ہونا

رہتے تھے بہت حضور سنگرو　　جو جیند سے ساٹھ کوس تھا دور
ہونے لگیں جب خرابیاں سخت　　برٹش افسر نے چٹھیاں سخت
لکھیں تو بہت مگر نہ مانا　　فرمایا وہی جو دل میں ٹھانا

مہاراجہ صاحب کا لاہور جانا اور سنگھ صاحب سے جاگیر پانا

سن ہیجدہ صد و بست و شش میں　　دورانِ شباب و قتِ خوش میں
ظاہر فرما کے عزمِ لاہور　　امرت سر جی پہنچ کے فی الفور
پائی لاہور کی نیابت　　حاضرِ خدمت بصد بشاشت
لے اس کو جلو میں اپنے ہمراہ　　آگے کو چلے حضورِ ذی جاہ

پہنچے لاہور بس خوشی سے — خوش ہو کے ملے جو سنگھ جی سے
لگتے وہ تھے شیر کے بھتیجے — اس رشتہ کے نیک تھے نتیجے
دربار میں پھر چچا بھتیجا — شاہانہ ہوئے جلوس فرما
پنجاب کے تھے جو رکن دولت — عش عش لگے کرنے دیکھ صولت
اور نذریں حضور کو دکھائیں — خود شیر نے روبرو دلائیں
پھر پیش جو آیا موسم پھاگ — اُڑتے رہے خوب رنگ اور راگ
بعد اس کے جو لاٹ کا تھا جانا — لاہور کے شیر نے تھا مانا
پس لے کے حضور کو بھی ہمراہ — متوجّہ سفر ہوا وہ ذی جاہ
ہے دینا نگر جو راہ کے بیچ — واں ٹھیر کے خیمہ گاہ کے بیچ
فرمایا حضور نے تو آرام — اور آگے بڑھا وہ شیر ضرغام
لوٹا جو وہاں سے شیر پنجاب — فرمایا کشادہ لطف کا باب
بیاس ستلج کا ہے دوآبہ — واقع تھا وہاں جو کچھ علاقہ
جاگیر میں آپ کو وہ بخشا — فرمان بھی ضابطہ کا لکھا

باہم سرکار و سنگھ صاحب   باد ام دو مغز کا تناسب

قائم ہوُا فرط انسیت میں   داخل ہوُا اُنس خاصیت میں

لاہور کا دوسرا سفر

جب اگلے برس بسُوئے لاہور   متوجّہ ہوئے تو ایک پھر اَور

پائی جاگیر شیر سے لیک   تنازعہ محال اُس میں تھا ایک

موضع انٹیانہ اُس کو کہتے   جس کو چھینا تھا رام سنگھ سے

ستلج کے جنوب میں تھا واقع   حاصل نہ ہوُا مگر منافع

لاہور سے جب لکھا لیا حکم   قبضہ کا بہ زور دے دیا حکم

وارثِ مذکور ہو کے لاچار   فریادی ہوُا بنامِ سرکار

برٹش نے سُنا تو چونک اُٹھی   لکھی سرکار کو یہ چٹّھی

واپس وہ محال کیجیۓ گا   قبضہ وارث کو دیجیۓ گا

دیگر جاگیر شاملِ جیند   رکھیں قبضہ میں عاملِ جیند

پس چھوڑ کے اُس کو زیر باقی   جاگیر بچی تھی پاؤ لکھ کی

اتحادِ لاہور سے راجگان کو ممانعت

برٹش دولت نے از رہِ غور — جاری کیا حکم ایک پھر اور
باہم راجاؤں اور مہاراج — برٹش پہ جو ہند کی ہے سرتاج
ہو کچھ جو معاملہ تو پہلے — ظاہر کریں اُس کو صاف لکھ کے
گر حکم ملے تو کر لیا جائے — بے حکم کہیں نہ کچھ کیا جائے

لاہور سے خط و کتابت کا امتناع

ستلج کے جنوب میں مواضع — شرکتِ لاہور میں تھے واقع
لاہور سے کچھ خط و کتابت — جاری ہوئی از سُوئے ریاست
جائز تقسیم سے یہ شرکت — نبٹائیں کہ پھر رہے نہ دقت
برٹش دولت نے کچھ سمجھ کے — روکا خط لکھ کے راستی سے

انتظامِ ریاست میں برٹش کی امداد

رہتے تھے حضور جیند میں کم — بد نظمی کا ہو گیا تھا عالم
برٹش نے خرابیوں کو سُن کر — بھیجا پئے انتظام افسر

یہ سُن کے پھر آپ جیند آکے — واپس افسر کو بھیج یاں سے
فی الجملہ بذاتِ خاص دن رات — فرماتے رہے کُل انتظامات

جیند میں پھر انتظام بگڑا

بعد شش سنگرور واپس آ کے — دیکھا پھر جیند کو نہ جا کے
معدوم جو ہو گئی سیاست — دن میں لگی لُٹنے پھر ریاست
اٹھارہ سو تیس اور تھے تین — تھا امن و اماں میں میکھ اور مین
شاہنشہی فوج رہگزر سے — ٹھیری شامت سے جیند آکے
تھا افسرِ فوج ٹال بٹ نام — آفت پڑی آکے اُس پہ انجام
قزاقوں کا وہ ہوا نشانہ — پھر لُٹ گیا مال اور خزانہ
حق نے پر اُس کی جان بخشی — دیوان نے حفر سی بھی کر دی
لیکن ملزم نہ ہاتھ آئے — گردش نے عجیب دن دکھائے

مہاراجہ سنگت سنگھ صاحب کا سرگباش ہونا اور مسند کا خالی رہنا

اٹھارہ سو چونتیس عیسوی میں[۱۸۳۴] — دربارِ دُسہرہ کی خوشی میں

پنجاب کے شیر کی طلب پر　　باجاہ و حشم حضورِ انور
بستیاں پہنچے بہ عزمِ لاہور　　برٹش نے سُنا تو پھر کیا غور
القصّہ لکھا حضور کو خط　　لاہور کا عزم کیجے القط
تھا سالِ صدی کا گیارھواں ماہ　　تاریخ تھی سویمی کہ ناگاہ
کچھ کسل مزاج میں ہوا ہائے　　حکما نے حضور کو یہ دی رائے
مُڑ چلیئے گا سنگرور جلدی　　پس رائے قبول اُن کی کرلی
متوجہ ہوئے بسوئے سنگرور　　صحت ہوئی راستہ میں کافور
اور راہ میں لی بہشت کی راہ　　افسوس افسوس آہ صد آہ
تیئیس برس کی عمر میں تھے　　موجود نہ جانشیں تھے رکھتے
دو شادیاں اور بھی کرائیں　　پر دل کی مُراد بر نہ آئیں
جیون سنگھ دھالی وال سردار　　دلا سنگھ ٹیبہ کا زمیندار
ان دونوں کی دو جو لڑکیاں تھیں　　دویم سویم وہ رانیاں تھیں
اولاد سے تھے حضور محروم　　تھا نسل کا سلسلہ جو معدوم

کی خلق نے اس دُعا سے امداد   دولت ہو زیادہ خانہ آباد

برٹش دولت کی نیک نیّتی

اس سے کہیں چار سال پہلے   برٹش نے بڑی ہی ابا ستوں سے
کی استرضا کہ باج دو گے   یعنی جب تم خراج دو گے
لاولد رہے جو کوئی گدّی   حقدار کا حق ہے گر ہو جدّی
ورنہ ممکن ہے ضبط ہو جائے   برٹش اُسے اپنے قبضہ میں لائے
برٹش کا خیال تھا وہ محتاط   تفریط نہ اُس میں تھی نہ افراط
افسوس کیا گیا نہ کچھ غور   اور لکھا جواب اَور کا اَور

برٹش دولت کی مناسب تجویز

اٹھارہ سو پنتیس عیسوی کا [۱۸۳۵]   دوران میں ماہِ اوّلیں تھا
برٹش دولت نے کی یہ تجویز   انصاف کی صاف تھی یہ تجویز
مائی صاحب کنور بدستور   کرتی رہیں کام گر ہو منظور
حقداروں کو دی گئی اجازت   دعوے کریں از پئے ریاست

جاگیر پہ حق سمجھ کے واجب لاہور کو بھی لکھا مناسب

ناجائز دعاوی کی نامنظوری

رنواس کی دعویداریوں پہ راجہ نابھہ کی عرضیوں پر
راجہ نابھہ تو ساتھ کے ساتھ نذرانۂ نقد باندھ کے ہاتھ
تعداد میں چار لاکھ دینا جیند اُس کے معاوضہ میں لینا
چاہا کیا پر نہ تھا یہ انصاف برٹش نے جواب دے دیا صاف
بڈروکھاں کے خاندان نے بھی عرضی دعوے میں پیش کر دی
انصاف سے تھی ہوس کی اَن بَن پنجاب کا شیر مُدّعی بن
پیش آیا مگر نہ کچھ گئی پیش برٹش سے ملا جواب دل ریش

سردارانِ بڈروکھاں و بازید پور

بڈروکھاں محال عین موقع بازید پور یک وسیع موضع
جاگیر تھی بھوپ سنگھ جی کی گجپت سنگھ جی نے اُن کو دی تھی
سردار تھے بھوپ سنگھ آزاد اولاد سے تھے کمال دل شاد

اوّل شادی سے تھا کرم سنگھ　　میدان میں جنگ کے خوش آہنگ
دویم شادی سے جو پسر تھا　　تھا نام بساوا سنگھ اُس کا
اوّل فرزند دل چلا تھا　　حاکم بڈرو کھان بن کے بیٹھا
سردار تھے بھوپ سنگھ جی پیر　　کچھ آپ سے بن پڑی نہ تدبیر
آخر کو برادران خود سے　　خط بھیج کے فوج کی مدد لے
بڈرو کھان سے کر کے اُس کو باہر　　غصّہ کیا اُس پہ سخت ظاہر
تھے چونکہ بزرگ بھوپ سنگھ جی　　کی اُس کی معاً گناہ بخشی
بازید پور اُن کو دے کے جاگیر　　فرما کے وصیت ایک تحریر
بڈرو کھان بساوا سنگھ کے نام　　جاگیر لکھی برائے مادام
بیدار تھا طالع کرم سنگھ　　سرداری کا خوب جم گیا ڈھنگ
دو شادیاں آپ نے کرائیں　　اولاد و مُراد دل کی پائیں
اوّل مائی رتن کنور تھی　　سردار چڈالی کی تھی بیٹی
مائی جو شاں جو دویمی تھی　　بیٹی تھی وہ مانساہیوں کی

مائی جو شان کے تھے بطن سے سردار سروپ سنگھ بیٹے
عیسائی اٹھارہ سو اٹھارا اس میں ہوئے آپ مسندآرا

سردار سروپ سنگھ صاحب والئے بازید پور کی خوش بختی

تھے چونکہ سروپ سنگھ سردار شاہانہ مزاج بخت بیدار
کی آپ کی ست گرو نے امداد دعویداری کی ڈالی بنیاد
برٹش دولت نے غور فرما جائز حق دار اُن کو سمجھا
فرمایا خطاب راجۂ جیند راجائی جیند علاقۂ جیند
سردار سروپ سنگھ کو دیجیے جاری احکام جلد کیجیے
مقبوضہ علاقہ کے علاوہ جاگیر میں تھا جو کچھ علاقہ
پنجاب کے شیر کا عطیہ یا کچھ برٹش کا تھا عطیہ
قبضۂ برٹش میں بے تامل آ جائے گا جائز اجزو کل
ہر چند بروے شاستر کے ترکہ ورثہ کے ہر بشر کے
حقدار جو ہیں وہ مستحق ہیں لیکن یہ سب ہمارے حق میں

پایا گیا اب تو بے کم و کاست   یعنی برٹش نے از رہ راست
راجاؤں سے پھول کے تھا پوچھا   اس وقت پہ کیوں نہیں یہ سوچا
کر لیتے خراج گر وہ منظور   قائم رہتا یہ حق بدستور
اب جبکہ کیا نہ اس کو منظور   برٹش نے کیا یہ ہو کے معذور
ترکہ لاوارثی کو برٹش   لیگی نہ خلاف سمجھے کوشش
گجپت سنگھ جی تھے جو مہاراج   تھے جیند کے خانداں کے سرتاج
مفتوحہ ان ہی کا بس ملیگا   باقی سب خالصے لگے گا
قبل از اقرار نامۂ پنجاب   ما بعد معاہدہ بہر باب
لاہور کے شیر کی عطا یا   برٹش انصاف میں یہ آیا
برٹش لے گی عطا سے ما قبل   ما بعد پہ معطی پائے گا دخل
ستلج سے ادھر جو کچھ مواضع   برٹش کے حقوق میں ہوں واقع
لاہور کا شیر ان کو لیلے   برٹش نہیں چاہتی جھمیلے
اور دوسری وجہ خالصہ جی   کرتے نہیں پیروی منو کی

سویم جب پھول کے رؤسا ہیں اپنے حصص پہ صبر فرما
حقدار ئے ترکہ پھر کہاں ہے برٹش فی الجملہ مہرباں ہے
برٹش دولت کی سلطنت میں اعلیٰ جو مشیر ہند کے ہیں
وہ بھی ہوئے متفق اسی سے منظور کیا بہت خوشی سے
اس حکم سے جو ملی ریاست کہتے ہیں یہ صاحب فراست
دو نیم لکھ اُس کی جمع غایت اُس وقت تھی جب ہوئی عنایت
جیند اور سفیدوں کے محالات بالان والی کے جملہ دیہات
سنگرور و بالیاں کے دیہات آپس میں ملا کے کُل محالات
ششدہ میں پڑی جو تھی قلمرو قائم ہوئی جیند کی قلمرو
تعداد نشست علاقہ مذکی دسواں حصہ تھی ایک لکھے کی
پس قبضۂ ملک علاقہ مذکور لاہور کو مل گیا بدستور
باقی وہ علاقہ ڈیڑھ لکھہ کا بسیاں لدھیانہ اور مونڈا
قبضۂ برٹش میں آگیا کُل تعمیل ہوئی بلا تامل

پٹیالہ و نابھا جیند و کپتھل — برٹش دولت سے ہو کے بیکل
کرتے رہے عرض نسبتہ — باعجز و ادب زبان شستہ
تفریقِ علاقہ پہ بہر طور — انصاف کیجئے گا پھر غور
برٹش دولت نے نہ مانا — ہے کھوئے ہوئے کا کیا ٹھکانا

ریاست جیند پر مہاراجہ سروپ سنگھ جی بہادر کا مسند نشین ہونا

اٹھارہ سو سینتیس عیسوی میں — سرشار زمانہ تھا خوشی میں
کہ جیند میں انعقاد دربار — دربار تھا بلکہ تھا گھر بار
برٹش ایجنٹ اور روسا — کپتھل پٹیالہ نیز نابھا
فرما کے روانہ اُن کو دعوت — راجن پت راجہ قدر قدرت
مہاراجہ سروپ سنگھ بہادر — مسند آرائے جیند ہو کر
فرمانے لگے زباں سے اقرار — خلقت کا رہوں گا ناز بردار
جیسے پہنچائیں اپنے حق کو — پہنچاؤں گا حق میں مستحق کو
برٹش کی طرف سے بہرِ خلعت — بھیجا گیا راجگی کا خلعت

سردار و راجگان و مہمان　　برٹش ایجنٹ صاحب شان
کہہ کے مبارک و سلامت　　واپس ہوئے گھر کو لے اجازت

کرنل جیمس اسکنر صاحب بہادر رئیس ہانسی سے اتحاد

کرنل ہوئے جیمس اسکنر ایک　　سالار رسالہ ہم عصر لیک
دوران مرہٹہ جنگ کے بیچ　　مشہور ہوئے فرنگ کے بیچ
برٹش کے عزیز و خیر اندیش　　وہ شیر کہ جس سے شیر دل ریش
القصہ جو اُن کی ہسٹری ہے　　سر سے پا تک بہادری ہے
ہے فوج رسالہ اُن کی قائم　　فی الجملہ ہے یادگار دائم
اور اُس میں بلاقی واس افسر　　پردادا کے میرے تھے برادر
مابعد ہوئے پولیس میں بھرتی　　برٹش خدمت اخیر تک کی
کرنل ہوئے ایسے نام آور　　کہلا گئے ہند میں سکندر
لاریب وہ ہند کے تھے ہمدرد　　میدانِ نبرد میں وہ تھے مرد
جب جنگ ہوئی ہٹہ کے صلہ میں　　جاگیر ملی تو حوصلہ میں

وسعت کی لڑائیں پھر تدابیر — امداد پہ آئی کچھ جو تقدیر
پر دادا تھے دولہ رائے میرے — دہلی میں ندیم خاص شہ کے
صیغہ میں کروڑ کے تھے بھرتی — کرنل نے کچھ اُن سے مصلحت کی
نیز اُن کو بنا کے اپنا دیوان — فرماتے رہے وہ لطف و احسان
پھر اُن کے عمل کی حکمتوں سے — جاگیر میں پھیلے پر و پُرزے
آغاز بلند شہر سے تھا — پہنچی حد اُس کی تا بہ سرسا
حتےٰ کہ وہ بن گئی ریاست — خوش نظمی سے جم گئی سیاست
کرنل نے براہِ پیش بینی — بعد اُن کے عطا کی جانشینی
دادا کو مرے جو تھے خردمند — موسوم بہ اسم پرم انند
بعد ش کرنل بحشمت و جاہ — دیوان کو لیکے اپنے ہمراہ
مسند پہ حضور کے تھے آئے — باضابطہ پیشکش بھی لائے
مہاراجہ و اسکنر کے باہم — جب سے ہوُا اتحاد قائم
تب سے ناظم کا خاندان بھی — عزّت رکھتا ہے خدمتوں کی

فساد بالانوالی رفع ہوا

بالاں والی میں پیشتر کی　　افتاد پڑی ہوئی تھی شر کی
پس سکنۂ علاقہ بالانوالی　　کر حیلہ حوالہ لا اُبالی
انکاری لگان کی ادا پر　　آمادہ ہوئے وہ بر سرِ شر
انگریز جو ایک رہرواں تھا　　اُس کو بھی حقیر کر کے ہانکا
مرکز گروسر قرار دے کر　　سر اپنا ہتھیلیوں پہ لے کر
مہاراج کے سکھ جو تھے لڑاکا　　امداد پہ اپنے اُن کو گانٹھا
گل کا تھا گلاب سنگھ افسر　　افواج رسالہ میں وہ مدبر
کچھ جیند کی فوج کر کے گمراہ　　لایا وہ رسالہ دار ہمراہ
اور پیر بنا وہ مفسدوں کا　　مجمع ہوا سخت گمرہوں کا
رانی پرتاپ سنگھ کنور کی　　حامی ہوئی وہ بھی شور و شر کی
دل سنگھ تھا برادر اُس کا شامل　　لکھا دیسو مشیر کامل
جب قلعہ و تھانہ کو لیا گھیر　　ڈالا امن و امان میں اندھیر

سرکار نے پھر تو شدومدّ سے
برٹش افواج کی مدد سے

اس مجمع شر کو کر لیا سر
اشخاص شریر کو پکڑ کر

برٹش کے حضور کر دیا پیش
تعزیر ملی جنہیں کم و بیش

قصّہ الجملہ ہوئی مہم وہ انجام
کام آیا گلاب سنگھ ناکام

دیسو نے رہ فرار ڈھونڈھی
موقع نہ ملا تو خودکُشی کی

کچھ عرصہ تلک کچھ حصّہ فوج
قائم رہا اس جگہ ظفر موج

برٹش کی فوج کشی کابل پر اور مہاراجہ کا اظہار خلوص

والی کابل شجاع نامی
مُحسن کش و جور پیشہ خامی

برٹش کی مدد سے دُوسری بار
جب تخت نشیں ہوا جفا کار

مشہور ہے ایک یوں روایت
صاحب لوگوں کی کچھ شکایت

گزری جو کہیں امیر کے پاس
کہنے وہ لگا بغیر وسواس

صاحب لوگوں کا کیا گلہ ہے
افغانوں کا پست حوصلہ ہے

سن ہیجدہ صد چہل و یک میں
پایا جو امیر کو کمک میں

افغان ہوئے تمام باغی — برٹش افسر پہ توپ داغی
برٹش لشکر کو کر کے برباد — آئے سرِ جور پر وہ جلّاد
انگریزوں کو قید سخت میں ڈال — دل میں یہ یقین لائے دجّال
کابل کے امیرِ ماسبق کو — پہنچا یگی برٹش اب تو حق کو
برٹش دولت نے اگلے ہی سال — فرمایا یہ عزم اب بہرحال
لیجے کابل سے سخت ترباج — ورنہ کیجے گا تاخت تاراج
القصہ سپاہ کی روانہ — کابل کو بنا لیا نشانہ
افغانوں کو خاک میں ملا کے — برٹش قیدی رہا کرا کے
واپس ہوا ہند کو وہ لشکر — برٹش نے امیرِ ماسبق پر
فرما کے نگاہِ رحم و الطاف — چھوڑا قیدِ فرنگ سے صاف
اُس وقت سری حضور والا — چاہا کہ کئے حوصلہ نکالا
برٹش نے کیا مگر نہ منظور — مجبور رہے حضور مجبور
ناظم کے تھے جد کے برادر — منشی تھے جوان تھے دلاور

تھا دولت رائے اسم سامی — برٹش نے سُنا کہ ہیں وہ نامی
گودام کی اُن کو دیکے خدمات — رکھا اسی جنگ میں تعینات
ہیں بھیم نرائن اُن کے لڑکے — خادم ہیں حضور کے ہی در کے
سردفتر فوج راجشی ہیں — یکتائے زمانہ خوشخطی میں
ہے گود اودھ نرائن اُن کے — خوشنود بدل ہیں آپ جس سے

کیتھل گردی

سن ہیجدہ صد چہل و سویم — کیتھل کے لئے تھا باعث غم
کیتھل کے رئیس تھے اودے سنگھ — سدّھو کی جو نسل ہے خوش آہنگ
اُس نسل سے بھائی کے وہ مشہور — تھے جن کے متابعین مشکور
لاولد وہ اِس جہاں سے گزرے — گویا کیتھل کے بیر بکھرے
برٹش نے نظیر جیند کی لے — ارنولی کو پھر وہ ورثیت دے
مسند کیتھل علاقہ یک لکھ — قبضہ ارنولی میں اُسے رکھ
باقی دیہات و خاص کیتھل — شاہی قبضہ میں لائی بالکل

والی پٹیالہ جیند و نابھا   برٹش سے کہا کئے بہت سا
باقی کیتھل علاقہ کیتھل   دیجے ارنولی کو جزو کُل
مانا برٹش نے پر نہ مانا   کیتھل نے بھی صبر کر نہ جانا
لے سر پہ بلائے ناگہانی   برٹش کے مقابلہ کی ٹھانی
برٹش کی سپاہ تھی ظفر موج   نیز اُس کی مدد پہ جیند کی فوج
کیتھل نے مقابلہ پہ آکے   مُنہ پر کھائی شکست پا کے
کیتھل کا چراغ ہو گیا گُل   کیتھل ضبطی میں آگیا کُل

علاقہ کیتھل معاوضہ میں لینا

منضبطہ علاقہ تھا جو کیتھل   ٹپہ گھابد و ٹپہ ماہل
سنگرور سے تھا قریب واقع   الحاق میں اُس کے تھا منافع
برٹش کو لکھا کہ وہ ہمیں دو   دیہات معاوضہ کے لے لو

کرنال کے پاس چند قطعات

برٹش نے لئے دئے وہ دیہات

لاہور سے برٹش کا بگاڑ

پنجاب کا ملک تھا جو آزاد — کاوش سے ہؤا وہ سخت برباد

کابل والوں کی وہ دلیری — برٹش دولت کا صبر وسیری

پنجاب کے شیر کا گزرنا — راجن پت کھڑک سنگھ کا مرنا

مسند نشیں شیر سنگھ کا ہونا — اور جینے سے اُس کا ہاتھ دھونا

پھر عہد دلیپ سنگھ مہاراج — ملنا مائی کو قبضۂ راج

بینسی جو تھا جیند کا عطیّہ — نابھہ کا جو موڑ تھا عطیّہ

مرفوع بنام چند ارکان — لاہور تھا جن کا میر سامان

برٹش دولت کا ضبط کرنا — پنجاب کے حق کو خبط کرنا

اسباب ہوئے وہ رنجشوں کے — جھاڑا نہ گیا غبار دل سے

افسوس کہ رنج اور کاوش — باہم پنجاب و اہلِ برٹش

بڑھتا ہی گیا وہ ہر سبب سے — ملتا نہ جواب تھا طلب سے

طرفین میں جنگ کا ہؤا دھیاں — غصّہ ہے اخیر میں پشیماں

رؤسائے ایں روئے ستلج کا خیال

افغانوں سے وہ بگاڑ ہونا　　لاہور سے چھیڑ چھاڑ ہونا
پیہم واقعے ہوئے جو شاقہ　　ستلج سے اُدھر کا کل علاقہ
آمادہ ہوا کہ ہو کے سرتاب　　ہو جائے بہ دل مطیع پنجاب
قدرت کی مگر نہ کچھ خبر تھی　　برٹش کے لئے جو راہبر تھی
الامستثنٰے تھے مہاراج　　دویم پٹیالہ کے مہاراج

برٹش کی فوج کشی لاہور پر اور فتحیابی

سن سال مسیح پر تلاطم　　تھا ہیجدہ صد چہل و پنجم
پنجاب نے ایسی کھینچی یکبار　　آخر برٹش نے کھینچی تلوار
برٹش کے مقابلہ میں پنجاب　　لڑتا ہی رہا ہوا نہ بیتاب
برٹش پہ خدا جو مہرباں تھا　　پنجاب کے حق میں قہرماں تھا

برٹش لشکر نے پھر بیک دست
پنجاب کو سخت کر دیا پست

برٹش دولت کی امداد میں مہاراجہ کی خدمات

برٹش خدمت کہ تھی جو مطلوب
اس جنگ میں کی حضور نے خوب

افواج و رسد و باربردار
پہنچایا بہم ہوا جو درکار

گھونگرانہ کی جنگ میں پہنچ کر
لشکر ہوا جیند کا مظفر

تعریف میں ضابطہ کا خط ہے
تقدیر کا خط بہر نمط ہے

فتح کشمیر بحکم برٹش

جموں کو دیا گیا جو کشمیر
ناظم تھا وہاں کا سوئے تدبیر

گمراہی سے اُس نے کی بغاوت
برٹش سے ہوئی پھر استعانت

جب حکم ملا تو جیند کی فوج
پہنچی کشمیر میں ظفر موج

ناظم کو وہاں کے ہوش میں لا
دروازہ فتح کر دیا وا

برٹش دولت کی قدردانی

پھر آپ کی خدمتوں سے برٹش
خوشنود ہوئی ہوئی سفارش

دیتے جاگیر ازپئے یاد
دشمن پامال دوست ہوں شاد

اس پر جو عطا ہوئی تھی جاگیر   تعداد ہے سہ ہزار تحریر
کشمیر ہوئی جو روئے بر راہ   افواج کو دی دو چند تنخواہ

معافی محصول راہداری

برٹش دولت کی کر کے تقلید   اپنے ست گر سے رکھ کے اُمید
تجاروں کی دیکھ زیرباری   فرمائی معاف راہداری
برٹش نے سُنا تو ہو کے خوشنود   نامہ لکھا سپاس آمود
نیز اُس کا گزٹ میں کر کے اعلان   جاگیر بھی دی براہِ احسان
تعداد میں تھی ہزار کی وہ   برٹش کی عطا شمار تھی وہ

۱۸۴۷ء کی شاہی سند

سن ہیجدہ صد چہل و ہفتم   عیسائی میں جو ہوئیں مراحم
تفصیل میں اُن کی ہے جو تحریر   کہئے تو بجا ہے خطِ تقدیر
ناظمِ اعظم گورنر ہند   فرماں فرمائے کشور ہند
لکھتے ہیں حضور کو سند میں   برٹش کے رفیق مستند ہیں

لاہور کی جنگ اور وہ خدمات　　برٹش کے لئے رسید رسدات
لکھ کر یہ لکھا ہے حسبِ خواہش　　خوشنود بہ دل ہے تم سے برٹش
اور کرتی ہے صدقِ دل سے اقرار　　زنہار نہ ہوگا اس میں تکرار
مقبوضہ جو ملک آپ کا ہے　　یا کچھ جاگیر میں ملا ہے
آبائی خطاب راجگی کا　　شہ کی خدمت سے جو ملا تھا
آپ اور جو آپ کے ہو اولاد　　قابض رہے اُس پہ ابدالآباد
ہر اہل متعلق اور وابست　　تابع رہیں آپ کے در و بست
برعکس جو آپ کے شکایت　　کوئی بھی کرے نہ ہو سماعت
حامی رہیں آپ بہر خلقت　　خلقت کرے آپ کی اطاعت
بردہ کو ستی کو جرم جانیں　　اور صبیہ کُشی کو جُرم مانیں
ہے باج معاف بھی ولیکن　　دینا امداد ہو جو ممکن
برٹش کو مہم میں جنس و زر کی　　افواج کی تیغ کی سپر کی
رکھنا سڑکیں پڑاؤ قائم　　آرام ملیگا جس سے دائم

جزاو سزا سرداران ایں روئے ستلج

آلودۂ زوال جب تھا لاہور — آلودہ ہوئے تھے تب کئی اور

برٹش خدمت میں اور مدد پر — پٹیالہ کی فوج تھی جو حاضر

بگڑا کچھ اُس کا ایک حصّہ — برٹش نے کیا کمال غصّہ

لیکن خدمت جو قیمتی تھی — برٹش نے رکھی نظر عفو کی

خدمت کے صلہ میں بلکہ جاگیر — فرمائی عطا بروئے تحریر

اور راجہ فریدکوٹ نے بھی — برٹش کو مدد بہ صدقِ دل دی

جاگیر بھی کی صلہ میں حاصل — نابھہ کا رہا رئیس غافل

اس جنگ میں وہ ہُوا نہ حاضر — حُکّام ہوئے کبیدہ خاطر

امداد مہم میں کی نہ کوشش — برٹش دولت کی کی نہ پرسش

برٹش ہوئی پھر کمال مشکوک — آخر ہوئی اُس سے یوں وہ مسلوک

چوتھائی کا ملک ضبط فرما — اُس وقت کا تھا جو مسند آرا

راجہ دیوندر سنگھ بہادر — رکّھا اُسے طاق میں اُٹھا کر

بھر پور سنگھ اُس کے تھے جو بیٹے — مسند نابھہ پہ پھر وہ بیٹھے
راجہ معزول سے کے گزر کی — واجب تجویز تھی سو کر دی
متھرا رہیں نصف لکھ لئے جائیں — سالانہ وہ نابھہ سے دئے جائیں
جاگیر کچھ اہلو والیہ کی — وہ بھی ضبطی میں آگئی تھی
نیز اُن کے سوا بہت سی جاگیر — آئیں ضبطی میں جن کی تقصیر
ثابت یہ ہوئی کہ اُن کے سردار — برٹش جن کی تھی ناز بردار
حاضر نہ ہوئے حضور برٹش — کرتے رہے برخلاف کوشش

الحاقِ پنجاب

اوّل سکھوں کے جنگ کے بعد — لاہور کے دن کچھ آگئے سعد
چاہا برٹش نے یہ کہ لاہور — با امن و اماں رہے بہر طور
برٹش کی مگر نہ کچھ گئی پیش — غصہ سکھوں میں بیش از بیش
سن چہل و نہ و ہیجدہ صد — عیسے میں بڑھا فساد از حد
آخر برٹش نے فوج بھیجی — سکھوں نے اگرچہ جنگ بھی کی

الا عہدہ برآ نہ ہو کر — برٹش لشکر کی کھا کے ٹھوکر
پامال ہوئے تو ملک لاہور — برٹش قبضہ میں آیا فی الفور
سرکار ہمارے بہر امداد — ساعی جو ہوئے ہؤا یہ ارشاد
برٹش مشکور ہے و ممنوں — امداد بھی آپ کی ہے موزوں
بالفعل مگر نہیں ضرورت — آتی ہے نظر ظفر کی صورت

جنگِ بجوانہ

انیس سو دس ۱۹۱۰ تھا سال بکرم — برپا ہؤا مفسدہ کا عالم
تھا جیند میں بندوبست جاری — از بہر لگان کاشتکاری
تھا اُس کا جو مہتمم کنور سین — کج خلقی سے اُس کے عام بے چین
تحصیل کا کام بھی وہ دیتا — دُشنام دہی سے کام لیتا
لاٹھر جو تھے گوت جاٹ یاں کے — وہ بھی اُنہی گالیوں سے ہانکے
آخر بجوانۂ کلاں میں — بھورا و نگاہیا ہوئے ہیں
باغی ہوئے اور کی بغاوت — پھیلائی علاقہ میں شقاوت

پہلے تو اُسی کو قتل کر کے — پھونکا وہیں کاغذوں میں دھر کے
تھانہ لجوانہ میں بٹھایا — سرکار کے عملہ کو بھگایا
ہمسایہ و قوم و گوت اُن کے — امداد پہ آئے وہ بھی سُن کے
اور جنگ کے مورچے بنائے — سامان محاربہ کا لائے
سرکار نے یہ خبر جو پائی — کردی لجوانہ پر چڑھائی
لشکرِ پٹیالہ بھی مدد پر — شامل ہوا راستہ میں آکر
لیکن یہ حضور کا تھا فرماں — ضائع نہ ہو کوئی جانِ انساں
بندوق کے فیر سے ڈرانا — قابو میں ڈرا ڈرا کے لانا
انجام کو اِن رُکاوٹوں سے — اُکھڑے نہ قدم جو باغیوں کے
فی الفور بمشورہ ایجنسی — تجویز مناسب ایک یوں کی
باغی لوگوں کو حکم نامہ — فرمایا بدیں نمط روانہ
لڑنے بھڑنے کا نام مت لو — بانیٔ فساد کو ہمیں دو
مجمع کو تمام اپنے توڑو — باز آؤ یہ مورچال چھوڑو

ورنہ تم صاف جان لینا   لینے کا پڑے گا تم کو دینا
سرکار کی فوج گولہ باری   فرمائے گی چار سُو سے جاری
باغی ہوئے حکم سُن پریشاں   افتاں خیزاں ہوئے گریزاں
بھاگے وہ تو پھر مکان اُن کے   افواج کی گولہ باریوں سے
مسمار کئے گئے تمامی   بانئے فساد تھے جو نامی
فی الجملہ کئے گئے گرفتار   تعزیر میں جُرم کے ہوئے خوار
مشہور بہ ضلع ظفر گڑھ   تعمیر ہے قلعۂ ظفر گڑھ
اس جنگ کی یادگار ہے وہ   اب ریل سے ہم کنار ہے وہ

مفسدہ ۱۸۵۷ء

سن ہیجدہ صد ہفت و پنجاہ   تھا عیسوی سخت اور جانکاہ
باغی ہوئی خاص فوج شاہی   برپا ہوا عالم تباہی
برٹش کے لگی خلاف چلنے   مخلوق کا دل لگا دہلنے
گورے کالوں نے کاٹ ڈالے   برٹش کے پڑے تھے جی کے لالے

اور زور سے شور بھی مچایا — یاں تک کہ جو آ رہی رعایا
آخر لگی لُوٹ مار کرنے — اور ہند کو سخت خوار کرنے
دفتر پھُونکے خزانہ لُوٹے — بندی کھلے بندوں صاف چھوٹے
دہلی مرکز تھا باغیوں کا — مجمع تھا تمام غازیوں کا
تھا وقتِ زبون بحقِ برٹش — نے رُعب داب اور نہ پرسش
اور دورِ طوائف الملوکی — حق میں برٹش کے بدسلوکی
وہ وقت تھا سخت پُر مصائب — دیوا تھا گُل اور پگڑی غائب
ہجری سن سال مفسدہ کا — نوشاہی تھا رستخیز بیجا

برٹش دولت کی امداد

برٹش کی خدا نے کی جو امداد — غدار ہوئے تباہ و برباد
فی الجملہ وہ ہند کی رعایا — یا جس کو خدا کا خوف آیا
یا شرطِ نمک پہ تھا جو قائم — یا دل کا جو تھا کوئی ملائم
پنجاب کے ملک کے رؤسا — برٹش کے جو دوست تھے رؤسا

برٹش خدمت میں کی تگاپو | حاضر ناظر سمجھ کے حق کو
اور صدق و صفا سے ساتھ کے تھا | آمادہ ہوئے بٹانے کو ہاتھ
بالذّات حضور نے مدد کی | لشکر دیا فوج دی سپہ دی
امداد ملی تو باغیوں پر | برٹش دولت ہوئی مظفر
پھر آیا عروج سلطنت پر | اور ہند کو کر لیا مسخّر

عزمِ دہلی و انتظامِ کرنال

خبریں جب مفسدہ کی پائیں | تھی فوج حضور بھی خوش آئیں
لے فوج کو ساتھ آکے کرنال | فرما دیا شور و شر کو پامال
فرمایا یہاں سے عزمِ دہلی | گمراہوں کی راہ میں خبر لی

بغاوتِ پانی پت

پانی پت میں جو شور و شر تھا | اُس کو بھی حضور نے ہی روکا

رسد رسانی

دہلی کرنال کی سڑک پر | مطلوب رسد تھی بہرِ لشکر

پہنچائی بہم حضور نے خوب　　موجود تھا وہ ہوا جو مطلوب

پیش قدمی لشکرِ جیند

پنجاب سے جب بہ عزمِ دہلی　　برٹش دولت نے فوج بھیجی

تب لشکرِ جیند پیشوا تھا　　برٹش کی زباں پہ مرحبا تھا

پلٹن و رسالہ توپ خانہ　　لشکر تھا حضور کا یگانہ

ازبسکہ حضور تھے دلاور　　فرماتے تھے خود کمانِ لشکر

کرنل جو تھا کانہ سنگھ جرّار　　دویم پنجاب سنگھ سردار

تھے دونو شجاع و مردِ دانا　　میداں میں جنگ کے توانا

دکھلائے اُنہوں نے ایسے جوہر　　مشہور ہوئے وہ نیک گوہر

سرکار نے اُن کی قدردانی　　فرمائی براہِ مہربانی

حفاظتِ معبرِ جمنا

کچھ جیند کی فوج باغپت کو　　جمنا پُل کی محافظت کو

بھیجی تو پہنچ کے کی حفاظت　　لشکر برٹش بلا صعوبت

میرٹھ کی طرف سے آکے گزرا　　سید ھا وہ یہاں سے دہلی پہنچا

اثنائے راہ میں جنگ

رائے دسنبھالکہ میں باغی　　تھے شور پہ شر پہ تھے وہ داغی
اُن کو بھی حضور نے لتاڑا　　چُن چُن کے ہر ایک کو پچھاڑا
رائے دسنبالکہ سے منصور　　رونق فرما ہوئے علی پور
برٹش لشکر میں ہو کے شامل　　دہلی کو بڑھے یہاں سے خوش دل

جنگِ بادلی

تاریخ تھی آٹھ ماہ تھا جون　　غدّاروں کا پھر پیا گیا خون
میدان میں بادلی کے آکر　　باغی جو لڑے قدم جما کر
ہانکا انہیں فوج جیند نے خوب　　توپیں لیں چھین کر کے مغلوب
برٹش افسر نے ہو کے خوشنود　　دی جیند کو توپ ہے وہ موجود

جنگ علی پور

اُنیسویں جون کو جو لشکر　　آیا تھا مثال ابر گھر کر

باغی تھا نصیر آباد کا وہ — بگڑی ہوئی چھاؤنی کا تھا وہ
آیا علی پور میں بر سر جنگ — تھا لشکر جیند جنگ آہنگ
برٹش کی مدد پہ حاضر آیا — ہاتھ اُس کا دلیری سے بٹایا
پھر تو برٹش نے فتح پائی — لشکر کو غنیمت ہاتھ آئی

جنگِ باغپت

پھر حکم ہوا کہ باغپت جاؤ — جمنا پُل کو سرے سے بنواؤ
اکیس کو واں سے کوچ فرما — سرکار نے باغپت میں پھر آ
فوراً پُل کو کرا کے تیار — پہرے کے لئے بھی فوج جرّار
قائم جو کری تو باغیوں نے — پائی خبر اُس کی داغیوں نے
پُل پر قبضہ کی کر کے نیّت — دی لشکرِ جیند کو اذیّت
دشمن کی زیادہ تھی جو تعداد — پس آپ نے پُل کو کر کے برباد
کُل فوج کو اپنی کر کے پس پا
غدّاروں کو حکمتوں سے ہانکا

انسداد بغاوت جیند

ہانسی و حصار میں شقاوت　　رہتک کی نواح میں بغاوت
پھیلی تو علاقۂ جیند کو بھی　　ترغیب ہوئی بغاوتوں کی
سرکار نے اس خبر کو پا کے　　برٹش کی صلاح سے پھر آ کے
سکنائے علاقہ کو بہ تہدید　　کی راست روی کی سخت تاکید

بھرتی فوج و خرید اسپاں

برٹش لشکر کی بہر امداد　　پایا جو حضور نے یہ ارشاد
مطلوب ہیں گھوڑے اور سپاہی　　پہنچائے بہم بہ خیر خواہی

تسخیر دہلی

فرما کے پھر انتظام کامل　　دہلی ہوئے لام میں شامل
دہلی کا محاصرہ و حملہ　　پیش آئیں صعوبتیں وہ جملہ
جھیلیں برٹش سپاہ کے ساتھ　　نیز اس کا بٹایا صدق سے ہاتھ
دہلی کی فصیل پر جو چڑھ کے　　سکھوں نے دکھائے ہاتھ بڑھ کے

پرّاں ہوئے ہوش باغیوں کے | چھکے چھٹے اُن کے ساتھیوں کے
آخر ہوئے منتشر و مقتول | تیری اُڑی اُن کی اور اُڑی جھول
اور بلدۂ دہلی ہو گیا سر | برٹش دولت ہوئی مظفر
اُس وقت میں منشی رام پرشاد | خدمات ہیں اُن کی قابلِ داد
خبریں وہ بغاوتوں کی لیتے | روزانہ حضور کو وہ دیتے
پایا تھا صلہ اُنہوں نے انجام | سالانہ علی الدوام انعام
دلچسپ ہے اور بھی حکایت | سُن لیجئے از رہِ عنایت
رکھئے اُسے دل سے شوق سے یاد | تھے میر دبیر جوالا پرشاد
دادا کے میرے برادرِ اصغر | ہر فن میں ہر علم میں ہنرور
متوسطہ ملک میں ایجنسی | قائم ہے وہاں تھے میر منشی
راجہ جو رئیس جھابوہ ہیں | مشہور ہیں ملک مالوہ میں
دیواں کئے گئے وہ اُن کے | کیں خدمتیں مفسدہ میں دل سے
برٹش دولت نے صلہ خدمات | بخشا اُنہیں از رہِ عنایات

جاگیر دلا کے راجشی سے   بخشا تھا خطاب بس خوشی سے
رائی و بہادری کا اُن کو   تمغہ بھی دیا تھا بس خوشی ہو
گوبند پرشاد اُن کے بیٹے   جاگیر وہ ہے بنام اُن کے
از بہر دوام ہے وہ جاگیر   تعداد میں ۳ ہزار تحریر
نیز اُن کے جو ایک ہیں برادر   دُرگا پرشاد اُن سے اصغر
افسر تھانہ تھے جھابوہ میں   مشہور علاقہ مالوہ میں
تایا بھی تھے میرے واں مُلازم   یعنی کالی چرن تھے ناظم
بیٹے تھے کشن سروپ اُن کے   افسر تحصیل جھابوہ تھے
افسوس وفا نہ عمر نے کی   تقدیر خدا کی ایسے ہی تھی
گزرے ناگاہ اِس جہاں سے   پروردہ نمک تھے وہ یہاں کے
سرکار نے پس مقام سنگرو   پسران کشن سروپ مغفور
فرمائے طلب رکھے ملازم   ناظم پہ ہوا سپاس لازم
اوّل تو ہے ہرسروپ اکبر   دویم لچھمن سروپ اصغر

جھجر و دادری کی ریاستیں

آغاز عمل میں حکم حق سے
صدقے برٹش کی سلطنت کے

برٹش دولت سے ملک و دولت
حاصل تھا ہوا ایصلہ خدمت

نواب جھجر و دادری کو
افسوس وہ اس عروج کو کھو

باغی کہلائے مفسدہ میں
داغی مشہور اب تلک ہیں

چند ایسے رئیس اور بھی ہیں
غارت ہوئے ان بغاوتوں میں

مہماتِ انتظامی

فتح دہلی کے بعد کچھ فوج
دہلی میں رکھی گئی ظفر موج

لڑسولی جو ہے مقامِ تحصیل
واں بھی پئے انتظامِ تحصیل

یک دستہ سپاہ کا تعینات
رکھ کر لشکر کو بہر خدمات

سرکار بہ ہم رکاب لائے
شاداں فرحاں سفیدوں آئے

بھیجی کچھ فوج خاص ہتک
باقی تھا وہاں پہ مال بتک

رکھ شور و شر کو برسرِ طاق
ایصال میں لائے مال بیباق

تھا خاص جھجر میں سخت طوفان | بھیجا گیا کاہنہ سنگھ کیدان
برٹش تھانہ وہاں بٹھا کر | واپس ہوا کاہنہ سنگھ بہادر
ہانسی میں فساد تھا جو باقی | بھیجا لشکر سپے تلافی
رہتک کی نواح میں گوہانہ | واں شور بپا تھا مفسدانہ
کچھ فوج وہاں کو کی روانہ | قائم کیا رعب حاکمانہ
فی الجملہ یہ خدمتیں تمامی | تھیں داخل فخر و نیکنامی

خدمات کی قدر

دوران مہم میں برٹش افسر | ہر موقع پہ اور ہر محل پر
مہاراج نے رہ کے جن کے ہمراہ | ثابت کیا آپ کو ہوا خواہ
فرمائی انہوں نے صاف تعریف | تھا اس کے بھی فوج کی بھی توصیف
کرنل جو تھے ڈاسن بہادر | برٹش لشکر کے تھے وہ افسر
مداح حضور وہ بہت ہیں | باضابطہ اپنی کیفیت میں
جنرل ولسن کمانڈر نے | جس وقت لگے رپورٹ کرنے

تحریر کی چشم دید تعریف — فی الواقع وہ واقعی تھی توصیف
لکھی تھی رپوٹ جب وہ خوش تر — بائیس تھی ماہ تھا ستمبر
تھا سال صدی کا گیارھواں ماہ — تاریخ تھی پانچ حسب دل خواہ
برٹش نے گزٹ میں شکریہ سے — تعریف سے نیک عندیہ سے
چھاپیں تھی حضور کی وہ خدمات — اور صلہ میں اُن کے کیں عطایات

خدمات کا صلہ

جب ختم کی باغیوں کی تسخیر — صلہ خدمت میں ایک جاگیر
برٹش نے حضور کو عطا کی — اور قدر کی خدمت وفا کی
خلعت میں بہت سی کی ترقی — قدر اور منصب میں دی ترقی
اعزاز بڑھا خطاب کے ساتھ — دی اور ترقی ہاتھ کے ہاتھ
اتواپ سلامی کو بڑھایا — روز افزوں ترقی ہو خدایا

نیز آپ کو دے خطاب فرزند
فرمایا معتبر اپنا دلبند

محل دہلی

دہلی میں محل تھا ایک شاہی ‏ ‏ برٹش ضبطی میں اُس کو لائی
تشخیص تھا شش ہزار کے بیچ ‏ ‏ مہاراجہ کو یادگار کے بیچ
وہ بھی برٹش نے بخش ڈالا ‏ ‏ مشکور ہوئے حضورِ والا

جاگیر عطیّہ کی تفصیل

منضبطہ محال دادری کا ‏ ‏ برٹش نے جو آپ کو دیا تھا
تعداد زرِ لگان اُس کی ‏ ‏ یک لکھ سے کچھ بڑھی ہوئی تھی
جو اور مواضعات پائے ‏ ‏ قبضہ میں حضور جن کو لائے
منضبطہ ملکیت تھے کیتھل ‏ ‏ تفصیل ہے اُن کی یوں مفصّل
دیہات ہیں پرگنہ کلاراں ‏ ‏ ہیں جن کے مزارعین شاداں
اور چودہ ہزار جمع کے ہیں ‏ ‏ دیہات کچھ اور بھی ملے ہیں
دریائے گھگر پہ ہیں وہ واقع ‏ ‏ تھا اُن کا تبادلہ جو نافع
قبضہ میں لئے دئے مواضع ‏ ‏ جو ضلع حصار میں تھے واقع

چند ایسے مواضعات ہیں اور | تبدیل کیئے گئے ہمیں طور
رہتک سے محال داوری میں | طرفین بھی اس عمل سے خوش ہیں

بڈرو کھان کا تحت میں آنا

اٹھارہ سو اکسٹھ عیسوی تھا | لے کر نام اپنے ست گروؤں کا
فرمائی حضور نے یہ تدبیر | بڈروکھان برادری کی جاگیر
برٹش دولت کے تحت میں تھی | برٹش کو رقم معاوضہ بھی
دیکر لیں اپنی ذیل میں ہم | برٹش کو لکھا گیا جو پیہم
ہر گو نہ جو مہرباں تھی برٹش | فرما کے قبول اُن کی خواہش
لے کر جمع بست سالہ اُس کی | پس آپ کی ذیل میں سونپی

خرید پرگنہ بدھوانہ

بدھوانہ جو ایک پرگنہ تھا | منضبط علاقہ جھجر کا
زرخیز تھا داوری سے تھا پاس | خدمات حضور کا بھی تھا پاس
اربع لکھ و بست ہزار لیکر | پس جیند کو پرگنہ وہ دے کر

برٹش دولت نے کر کے ممنون　　مشکور بنا لیا بھرگون

انتخاب ریجنسی

خوشنود تھی خدمتوں سے برٹش　　فرمائی حضور نے بھی کوشش
اقرار ہوا اگر اتفاقاً　　کم سن ہو رئیس احتیاطاً
رانی نہ ہو داخل ریجنسی　　ہیں اس میں قباحتیں بہت سی
نے راج کا رشتہ دار شامل　　نے کوئی ہو غیر شخص داخل
ہیں پھولکیوں کی تین سرکار　　تینوں کے لئے ہے صاف اقرار
باہم دو راجگان مل کر　　بعد استصواب برٹش افسر
فرمائیں تعیّن ایک کونسل　　ہوں معتمد اس میں تین شامل
تا سنّ بلوغ والئے ملک　　کونسل رہے حاکم عالیٔ ملک
اٹھارہ سو انسٹھ عیسوی میں　　برٹش سے وہ قول ہو چکے ہیں

ترقیّات منصب

منصب کی ترقیات کے ساتھ　　برٹش دولت نے ہاتھ کے ہاتھ

کرسئ نشست حضور والا | راجۂ نابھ سے رکھ کے بالا
فرما دیا ضابطہ کا اعلان | مشکور ہوئے حضور ذیشان

سندِ تملیکِ ریاست

اٹھارہ سو ساٹھ عیسوی کی | پنجم جو تھی ماہ پنجمی کی
اُس دن کی لکھی ہوئی سند ہے | فی الجملہ وہ خط مستند ہے
برٹش کی طرف سے انڈیا میں | ناظم اعظم جو ویسرا ہیں
ہے مُہر و دستخط سے اُن کے | برٹش دولت کی ہے طرف سے
فرمانفرمائے جیند کے نام | تفصیل مفصّلاً ہے ارقام
خدمات کا جیند کی ہے اقرار | اُن کے جو ہیں صلہ اُن کا اظہار
موروثی علاقہ اور مکسوب | جاگیر جو ذیل سے ہے منسوب
کُل کی تملیک کی گئی ہے | تفصیل علاقہ دی گئی ہے
یعنی جیند اور سفیدوں سنگرور | بالانوالی بھی ہے جو مشہور
بازید پور اور ہے للوڈھا | حصہ داری ہے بھائی روپا

ڈالمہ والا ہے کہا تا ہے — سکھوں کی وہ جنگ میں ملا ہے
چرخی اور داوری کی تحصیل — دیہات کلار کی ہے تفصیل
یہ دونوں تعلقے حال کے ہیں — او منفصلہ بالے سال کے ہیں
ہے دیال پورہ کی ایک جاگیر — فرمائی گئی ہے اس میں تحریر
ہے بہر علے الدوام اقرار — باہم برٹش و جیند دربار
اول لکھا ہے اس شرط سے — مختار ہیں آپ راجشی کے
دویم ہے معاف باج شاہی — لینگے نہ کبھی خراج شاہی
سویم ہے اگر نہ ہووے اولاد — راجہ کو ہے اختیار آزاد
اولاد سے پھول کی کسی کو — فرزند بنائے جب خوشی ہو
گر کوئی رئیس جائے لاولد — نابھہ پٹیالہ پھر بہت جلد
کر دیں کوئی انتخاب والی — جو شجرۂ پھول کی ہو ڈالی
برٹش سے بھی مشورہ وہ کرلیں — نذرانہ مقررہ دلادیں
یعنی یک ثلث کل محاصل — ہوتا جو ہو سالیانہ داخل

جب کوئی نیا رئیس بن جائے　　برٹش خدمت میں پیش فرمائے
چہارم صبیہ کشی کو روکیں　　بردہ ریکیں ستی کو روکیں
راجہ کو باختیار کامل　　پھانسی کا ہے اختیار حاصل
پنجم تاکید خیر خواہی　　فرمائی بحق بادشاہی
ہے مدِّ ششم میں صاف ارشاد　　برٹش دولت کی بہر امداد
جب جنگ کی شکل ہو نمودار　　سامان رسد و بار بردار
پہنچاؤ بہم اور اپنا لشکر　　برٹش خدمت میں لاؤ حاضر
ہفتم فریادیوں کی فریاد　　جو آپ کے حکم سے ہوں ناشاد
گاہے نہ سُنے گی اُس کو برٹش　　ہشتم لکھا ہے حسب خواہش
راجہ کے امور خانگی میں　　برٹش افسر یہ چاہتے ہیں
ہرگز نہ مداخلت کرینگے　　مضمون نہم ہے اس روش سے
ریل اور سڑک میں دیجے امداد　　دو مفت زمین با دلِ شاد
دسویں راجہ و دولت انگلش　　باہم رکھیں نیکیوں کی کوشش

تملیک بدھوانہ

چوتھی تاریخ جنوری کی — اٹھارہ سو اکسٹھ عیسوی کی
ہے ایک سند بنام سرکار — برٹش کھی ہے خدمتوں سے قرار
نذرانہ کیا گیا جو داخل — ہے اُس کی سبب اِس میں شامل
بدھوانہ معاوضہ میں اُس کے — برٹش نے کیا ہے بیع خوشی سے

شرط تبنیت کا اعادہ

اٹھارہ سو باسٹھ عیسوی کی — پنجم جو تھی ماہ سویمی کی
اُس میں برٹش نے بالارادہ — اُس شرط کا پھر کیا اعادہ
فرمائی گئی جو تبنیت میں — سرکار سے فرط احدیت میں

پٹیالہ و نابھہ کو صلہ

راجاؤں پہ پھول کے نوازش — یکساں فرماتی ہے جو برٹش
وہ بھی ہیں مدام اُس کے مشکور — ہر شہر و دیار میں ہے مشہور
والی پٹیالہ اور نابھا — خدمات کا فخر اُن کو بھی تھا

اُن کو بھی عطا ہوئی ہے جاگیر　　سندات ملی ہیں ہو کے تحریر

انبالہ میں شاہی دربار

سن ساٹھ کی جنوری میں دربار　　انبالہ کیا گیا گہربار
ستلج سے اُدھر کے کُل رؤسا　　کوہستانی تمام اُمرا
حاضر تھے حضور ویسرائیں　　ستگور کی یہ مہربانیاں ہیں
نمبر کرسی حضور والا　　والی نابھہ سے رکھ کے بالا
برٹش کی طرف سے ویسرائے نے　　فرمایا کہ آپ کو خدا نے
جو کچھ طاقت کہ تھی عطا کی　　برٹش پہ وہ آپ نے فدا کی
فرمایا پھر اُن صلوں کا اظہار　　جو کچھ کہ عطا ہوئے بہر بار
پھر پھولکیوں کی خاص تعریف　　پنجاب کی بالعموم توصیف
فرمائی زبانِ دُر فشاں سے　　الفاظ جو تھے سو درفشاں تھے

حکیم قاسم علی خاں معافیدار

قاسم علی خاں حکیم تھا ایک　　پر چال چلن میں وہ نہ تھا نیک

رکھتا تھا معافی گیارہ دیہات تھے دادری خاص کے مضافات

برٹش دولت سے تھی معافی اور اُس کو سند بھی تھی عطا کی

نواب جھجر ہوا جو باغی تھا یہ بھی اُسی کے ساتھ داغی

کی اُس نے لگان میں جو سختی فریاد مزارعان نے کی

تشخیص لگان آپ فرمائیں تا رفع تنازعات ہو جائیں

سرکار نے کر کے عرض منظور تشخیص کی جمع حسب دستور

گزرا جو معافیدار کو رنج چلنے لگا پھر تو چال شطرنج

برٹش خدمت میں کی جو فریاد برٹش سے ہوا یہ اُس ارشاد

برٹش کا تو دخل کچھ نہیں ہے جاگیر جو کچھ جہاں کہیں ہے

ہیں چونکہ حضور با فراست جو کچھ کہ ہو قاعدہ ریاست

ضبطی کیجے بحال کیجے انصاف سے اپنے کام لیجے

عطائے خطاب جی۔سی۔ایس۔آئی

اٹھارہ سو اور تریسٹھ عیسا تھا سال لطیف لطف افزا

جی سی ایس آئی کا ہے اعزاز — برٹش میں خطاب ہے وہ ممتاز

برٹش نے حضور کو وہ بخشا — اور شقۂ تہنیت بھی لکھا

تھی طبع حضور چونکہ ناساز — پوری نہ ہوئی یہ رسم اعزاز

مہاراجہ کے اوصاف و عہد کی خوبی

عادل تھے حضور پارسا تھے — برٹش کے وہ دوست بے ریا تھے

تھی آپ کے رعب میں وہ برکت — بھولے قزاق اپنی حرکت

نیز آپ کے عہد میں ریاست — مشہور زماں تھی با سیاست

جیسے تھے جسیم اور تناور — ویسے ہی دلیر اور دلاور

پُر نور تھا چہرۂ مبارک — اقبال تھا سہرۂ مبارک

تھے چشمۂ فیض و رحم دل آپ — مخلوق سمجھ رہی تھی ماں باپ

ہر علم و ہنر کے قدرداں تھے — متدینوں پر وہ مہرباں تھے

معمور خزانہ ملک آباد — اُمرا وزرا کمال دلشاد

فرمائے با انتظام کامل — محدود حبوب اور محاصل

افواج رسالہ کرکے تیار ۔ پلٹن رکھی پیدلوں کی جرّار

بھرتی کیا ایک توپخانہ ۔ دشمن کو بنا لیا نشانہ

فی الجملہ جو فوج آپ کی تھی ۔ حقا کہ تھی مستحق ثنا کی

ایسے تھے امیر اور مخیّر ۔ مشہور تھے وہ غریب پرور

مندر تالاب بھی بنائے ۔ پُل اور چاہات بھی لگائے

جاری کئے آپ نے سدا برت ۔ با رسم قدیم آریا ورت

امرتسر میں برائے غربا ۔ گنگا جی پر برائے فقرا

سنکلپ کیا کنارِ گنگا ۔ بے حد کیا زر نثارِ گنگا

یعنی یک رُبع مالِ اصلی ۔ ہر فصل میں زیر سال فصلی

سادھوں و برہمنوں کو دائم ۔ ستگورو رکھے اس پرن کو قائم

مرفوع و معاف کردیا صاف ۔ ہے ناموری ز قاف تا قاف

تعمیر کا شوق جب ہُوا نیک ۔ پھر قلعہ بنایا جیند میں ایک

تھی دادری جھیل میں جو آباد ۔ برسات کی رُو سے تھی وہ برباد

بنوائی فصیل اُس کی پکّی　　بُنیاد امن کی رُو سے رکھی

مہاراجہ کی شادیاں اور اولاد

اوّل رانی حضور پُر نور　　تھی ہانس کے گوت سے وہ مشہور

ٹِکا رندھیر سنگھ جن کے　　لائق فرزند تھے بطن سے

ناگاہ وہ گزرے اس جہاں سے　　کہرام تھا عالم فغاں سے

لاہور کے جنگ دویمی سے　　گزرے یک سال پیشتر تھے

دویم رانی حضور انور　　تھی گوت سے مان نیک گوہر

فرزند رشید تھے بطن سے　　راجہ رگھبیر سنگھ جن کے

تولید کا سن و سال اُن کا　　اٹھارہ سو تنیس عیسوی تھا

مہاراجہ کا سُرگباش ہونا

اٹھارہ سو باسٹھ اور تریسٹھ　　سن عیسوی نیز سال چونسٹھ

یہ تینوں برس تھے سخت پُرغم　　تھا پھولکیوں میں سخت ماتم

گزرے نراندر سنگھ مہاراج　　پٹیالہ کا چھوڑ چھاڑ کے راج

بعد شش بھرپور سنگھ راجہ　　گزرے ماتم میں آیا نابھ
من بعد سروپ سنگھ مہاراج　　گزرے وہ چھوڑ جیند کا راج
افسوس وہ تین سال کے بیچ　　سن سال تھے جو زوال کے بیچ
تینوں ہوئے حیف تین تیرا　　دُنیا یک رین کا بسیرا
یوں آپ کی موت کا ہے مذکور　　بازید پور آئے ہو کے رنجور
چھبیسویں ماہ جنوری میں　　اٹھارہ سو چونسٹھ عیسوی میں
پنجاہ و ایک سالہ ہو کے　　گزرے افسوس اس جہاں سے
رگھبیر سنگھ اُن کے نھے ولیعہد　　عہد اُن کا ہوا ہے میمنت مہد

مہاراجہ رگھبیر سنگھ صاحب بہادر کی مسند نشینی

اٹھارہ سو چونسٹھ عیسوی تھا　　اور اُس کا مہینہ سویمی تھا
تاریخ تھی ماہ کی اکتیس ۳۱　　اور پانچویں گھر میں آیا برجیس
اور طالع اسد تھا بخت بیدار　　فرما کے مقام جیند دربار
راجہ رگھبیر سنگھ براجے　　پدری مسند پہ کرّ و فر سے

اِس جشن میں راجگانِ ذیشاں — نابھہ پٹیالہ کے رئیساں
شامل ہوئے آ کے حسبِ دعوت — برٹش ایجنٹ لیکے خلعت
برٹش کی طرف سے لائے تشریف — ترقیم ہو جشن کی جو تعریف
خامہ کی زبان ہو مجلّٰے — صفحہ قرطاس ہو مطلّٰے
ہانسی کی سٹیٹ اسکنر سے — مربوط تھے ربط اِحدیت کے
اے اسکنر اُس کے تھے منیجر — وہ بھی دعوت کے خط کو پاکر
دیوان تھے اُن کے اور مصاحب — دیوان خیالی رام صاحب
دادا ناظم کے تھے برادر — تھے کارگزار نام آور
لے ساتھ میں اُن کو آپ آئے — سامان وہ تہنیت کا لائے
دیوان پہ مہرباں تھے سرکار — فرماتے تھے جب کبھی وہ دربار
کرسی کی نشست اُن کو دیتے — بس لطف و کرم سے کام لیتے
ہیں اُن کے لئیق ایک لڑکے — دیوان ہیں جیمس سکنر کے
کر لفظ بہم مبارک و سنگھ — معلوم ہو نام نیک آہنگ

تھا اُن کا پسر کرشن گُج پال　　اے وائے گزر گیا جواں سال

فانی دُنیا میں ہائے افسوس　　باقی نہ رہا سوائے افسوس

مہاراجہ کے اوصاف

مہاراج نے بہر حکمرانی　　فرمائی تھی وقف زندگانی

مخلوق خدا کو رکھ کے آباد　　برٹش دولت کو بس رکھا شاد

ہر دل کے عزیز نام آور　　ہم شیر مزاج ہم تنا ور

چہرہ پہ وہ نور تھا برستا　　جس نور کو نور تھا ترستا

تھی آپ کے خلق میں وہ تاثیر　　رکھتی تھی دلوں پہ حکم تسخیر

جرّار سوار صید افگن　　تھے جنگ میں مستعد ہمہ تن

رکھتے وہ تھے رعب داب کامل　　انصاف و عدل میں تھے عادل

فیّاض رحیم ور سخی تھے　　پابند نہ تھے رسم مذہبی کے

والیِ پٹیالہ اور نابھا　　بالغ نہ تھے چونکہ یہ رؤسا

مہاراجہ مہندر سنگھ مہندر　　راجہ بھگوان سنگھ بہادر

حامی رہے آپ اُن کے دل سے | تہ دل سے رہے ممد اُن کے
برٹش دولت کی دل سے خدمات | فرمائیں حضور نے جو بالذات
تاریخ میں کی گئی ہیں مذکور | ہیں نیز علی العموم مشہور
تعمیر و جلو کے تھے وہ شائق | رنگینیٔ طبع میں تھے فائق
اوقات کے تھے کمال محتاط | تفریط عدم تھی نیست افراط
تھا آپ کو نظم سے بہت شوق | شعر اور سخن سے نیز تھا ذوق
افسوس کہ اُن کی زندگی میں | ناظم جو تھا خاص بندگی میں
با این ہمہ ذوق نظم ہذا | تصنیف نہ کر سکا لہٰذا
کہنا یہ پڑا کہ آج کا کام | کل پر نہ رکھو پئے سرانجام

جنگ چرخی

دربار کے بعد ایک واقع | چرخی میں ہوا تھا سخت واقع
دیہات خاص دادری میں | عمال سلف میں جو ہوئے ہیں
رکھتے تھے عمل وہ خام اپنا | خامی سے وہ لیتے کام اپنا

سرکار نے جمع کی مقرر — فرمایا تھا غور بھی مکرّر

دیکھا کہ بٹائی کی لٹائی — اس پختہ عمل نے سب گنوائی

دیہات کے چودھری مقدم — بڑھ چڑھ کے حکیم تھا جو قائم

چرخی میں کہیں تھا ایک سرپنچ — ہیرانند نام تھا وہ کھڑپنچ

کیا خوب ٹھنی دلوں میں اُن کے — آزاد وہ ہو کے راجشی سے

گھر گھر میں وہ اپنے پیر ہو جائیں — تھانہ تھانہ میں میر ہو جائیں

تعداد میں تھے پچاس دیہات — سوچا انجام کو نہ ہیہات

سر پر اپنے بلا کو لا کے — دیہات میں مورچے بنا کے

باغی ہوئے شور کر کے برپا — سامان کیا جنگ کا مہیّا

شیخاواٹی و کھیتڑی کے — دہقان جو تھے حمایتی تھے

سکنائے لوہارو بھی تھے شامل — لیکن نواب تھے جو عاقل

اس شور و شر سے وہ بری تھے — پر باغی رُکے نہ اُن کے روکے

رجپوت لٹیرے تھے جو مشہور — شامل ہوئے کر کے لوٹ منظور

کچھ دیکھ کے باغیوں نے موقع ہے باڈھیڑہ یک پُرانا موضع
تھانہ ہے وہاں پہ اجنبی کا اوّل تھانہ کو جا کے روکا
بعدش کیا تھانہ دار کو قید جینے کی رہی نہ اُس کو اُمید
مہاراج کو جب خبر یہ پہنچی برٹش کو حضور نے خبر دی
برٹش نے کہا مدد جو چاہو حاضر ہے وہ ہم سے آپ لے لو
ازبسکہ حضور مستعد تھے محتاج نہیں تھے وہ مدد کے
برٹش کو سپاس نامہ لکھ کر تیّار کیا پھر اپنا لشکر
پٹیالہ و نابھ کے رؤسا کہتے رہے آپ کو بہت سا
تیّار ہے فوج لیجئے گا فرمایا معاف کیجئے گا
فی الجملہ حضور دادری پر متوجّہ ہوئے جو لیکے لشکر
فرمائی مقام بوند رونق پایا گمراہ اُس کو مطلق
پنچایت بوند کو بُلا کے گمراہوں کو روبراہ لا کے
بعدش جو مقام دادری تھا واں قلعہ میں ہو کے رونق افزا

پہنچا بیت شہر دادری بھی | فی الفور حضور میں طلب کی
حاضر جو ہوئی، ہوا یہ ارشاد | کیوں ملک کو کر رہے ہو برباد
گمراہوں کو آپ جا کے سمجھاؤ | سرکار کا چو بدار لے جاؤ
سمجھا دو اُنہیں کہ باز آویں | حاضر ہو کر وہ سر جھکاویں
سمجھایا اُنہوں نے حسب فرمان | پر سمجھے نہ کچھ کہ تھے وہ دہقان
انگریز تھا بینڈ ماسٹر ایک | صالح تھا مزاج کا بہت نیک
بھیجا اُسے بھی کہ جاؤ کہدو | تم جنگ کا نام ہم سے مت لو
ورنہ پچھتاؤ گے نہایت | نقصان اُٹھاؤ گے نہایت
چرخی مرکز تھا باغیوں کا | جمگھٹ تھا وہاں پہ باغیوں کا
پہنچا وہ وہاں کہا بہ نرمی | دہقانوں کے مغز میں تھی گرمی
کہنے لگے وہ کہ جاؤ جاؤ | تم ڈھول کو اپنے جا بجاؤ
پہنچا جو جواب صاف پیغام | صادر ہوئے پھر تو حکم احکام
چرخی کو بفور سر کیا جائے | گمراہوں کو آگے دھر لیا جائے

تھی چودھویں ماہ پنچمی کی — اٹھارہ سو چونسٹھ عیسوی کی
ہوتے ہی سحر پہنچ کے لشکر — چرخی پہ ہُوا وہ حملہ آور
دس بارہ ہزار واں تھے باغی — گولندازوں نے توپ داغی
باغی ہوئے منتشر وہاں سے — پھونکے گئے پھر مکاں وہاں کے
بروقت فرار چند گمراہ — مارے گئے اور اُن کے ہمراہ
ہیرانند بھی جو آ گیا کام — فی الفور ہوئی مہم سرانجام
آگے اس سے تھا ماں کا وس — اُس کا بھی کیا تھا ستیاناس
موضع جھوجھو میں باغیوں کے — اُکھڑے ہوئے کچھ قدم جمے تھے
سولہ تاریخ کو وہاں پر — حملہ آور ہُوا جو لشکر
پھر تابِ مقابلہ نہ لاکر — لے راہِ فرار دُم دبا کر
لی جا کے پناہ کھیتڑی میں — گھر چھوڑ بسے وہ جھونپڑی میں
کی فتح حضور نے جو چرخی — پھر کھُل گئی آنکھ ہر بشر کی
باغی جو تھے منتشر و حیراں — زن بچّہ بھی اُن کے تھے پریشاں

مہاراج نے رحم کی نظر سے — فرما کے معاف جرم اُن کے
فرمایا اُنہیں سے پھر سے آباد — رکھ قلعہ کی باڈھڑہ میں بُنیاد
اس فتح کی یادگاریں خوب — فرما دیا باغیوں کو مرعوب

خیرات

تھے چونکہ حضور بس مخیّر — خیرات کیا کیے وہ اکثر
گوردوارہ تھا سیس گنج دہلی — مسجد بھی اُسی کے قُرب میں تھی
اور چاندنی چوک کا تھا موقع — دو مذہبوں کا تھا گویا صومع
دہلی کا محل مُعاوضہ دے — برٹش دولت سے وہ جگہ لے
فرمایا کہ یاں پہ گوردوارہ — تعمیر کرینگے خوش نظارہ
یہ سُن کے تمام اہل اسلام — فریادی گئے حضورِ حکّام
اور عرض کیا مؤدّبانہ — یاں پڑھتے نماز پنجگانہ
برٹش نے بچشمِ غور و تدقیق — فرمایا معاملہ کو تحقیق
پائی دعوے کی پر نہ بُنیاد — خارج فرمائی اُن کی فریاد

مہاراج نے پھر تو گوردوارہ — تعمیر کرا کے خوش نظارہ

دہلی سے قریب یکھ موقع — فرمایا خرید ایک موضع

لکھّا وہ بنام گوردوارہ — برٹش کا جو اُس پہ ہے اجارہ

دائم ہے بذمّۂ ریاست — قائم ہے بذمّۂ ریاست

امرت سر جی میں ہے جو مندر — اُس کا بھی طواف سنگ مرمر

تھا پہلی گھڑی سے وہ جو مطلوب — فرمایا بنا حضور نے خوب

کاشی میں لگا دیا سدابرت — مطلوب وہاں جو تھا سدابرت

متھرا بھی گئے گیا جی — اور جوالامکھی کی جاترا کی

تالاب منادر اور چاہات — پُل بھی بنوائے نیز سڑکات

تعمیرات

تعمیر کے تھے حضور شائق — جو حیلہ تھا روزی خلائق

بنوا کے وسیع تر عمارات — ہر چار طرف لگا کے باغات

سنگرور بنایا شہر پُر لطف — گرد اُس کے نکالی نہر پُر لطف

جتنی ہیں ریاستی عمارات | ہیں عہد حضور کی عمارات

ترقیات

مہاراج کو فوج سے جو تھا شوق | اور نظم سے نسق سے بہت ذوق
کو ہی کیا توپ خانہ ایزاد | اور چھاؤنی کی بھی رکھی بنیاد
افواج رسالہ کو بڑھایا | اور بیڑہ پولیس کو بھی بنایا
رکھ کے دار الشفا کی بنیاد | اور ڈاک سے خلق کو کیا شاد
تعلیم کے مدرسے بنا کے | ہادی ہوئے خلقت خدا کے

فساد فرقہ کوکا

فرقہ جو ہے نام دھاریوں کا | مصدر پرہیزگاریوں کا
مشہور ہے اب بنام کوکا | بندہ وہ ہے اپنے ست گورو کا
سن ہجری صد دو و ہفتاد | تھا عیسوی جب پڑی یہ افتاد
پنجاب میں نام دھاریوں نے | ڈالے امن و اماں میں رخنے
اور کوٹلہ میں مچا دیا غدر | فرقہ کو بنایا سخت بے قدر

امداد میں کوٹلہ کی افواج — فرما کے روانہ خود مہاراج
تیار ہوئے جو ہو ضرورت — پہنچیں وہ وہاں بہر کی صورت
جب لشکر جیند نے مدد دی — پھر مٹ گیا مفسدہ وہ جلدی

توسیعاتِ آبپاشی

از بہر علاجِ خشک سالی — ستلج سے بنائے نہر ڈالی
ہمسایہ ریاستیں و برٹش — شامل ہوئیں اور شریک کوشش
گیارہ لکھ لگ کے خرچہ جیند — قائم ہوا اُس میں حصّہ جیند
روپڑ سے وہ نہر ہے نکالی — سنگرور میں اُس کی شاخ ڈالی
جب جلسۂ افتتاح اُس کا — روپڑ کے مقام پر ہوا تھا
رونق فرما تھے کُل رؤسا — تھے نیز حضور زینت افزا
اس نہر سے ہے ترقی مال — مخلوق خدا ہے خوش بہر حال
جو غرب جمن سے نہر نکلی — صوبہ برٹش نے اُس کی بدلی
تھی جیند میں اُس کی آبپاشی — برٹش نے حوالہ جیند کے کی

حقابہ کی جمع کی رستم کو ۔ برٹش نے کہا کہ وہ ہمیں دو
جب سے مابین ہر دو سرکار ۔ از بہر دوام ہے یہ اقرار
رجباہوں پہ جیند کا عمل ہے ۔ حقابہ کی جمع بے خلل ہے
برٹش اُسے لیگی سال درسال ۔ پر نفع جیند ہے بہر حال

مہاراج کا جی۔سی۔ایس۔آئی ہونا

سن ہجدہ صد وشش و ہفتاد ۔ عیسائی رہے گا دائما یاد
اُس سال میں اور بروز نوروز ۔ کلکتہ میں ہو کے رونق افروز
شہزادۂ ویلز وارثِ تخت ۔ خوش طالع خوش نصیب خوش بخت
دربار میں ہو کے رونق افزا ۔ شاہانہ ہوئے سپیچ فرما
پھر تمغۂ جی۔سی۔ایس۔آئی ۔ از راہِ کرم و لطفِ شاہی
شہزادہ ویلز نے بُلا کے ۔ بخشا جو حضور کو خوشی سے
مہاراج نے سنگرور آ کے ۔ دربار سرور کو سجا کے
ارکان کو اپنے خلعتوں کا ۔ اعزاز کے ساتھ فخر بخشا

دربار قیصری

نوروز تھا بہترین و برتر — اٹھارہ سو عیسوی ستتر ۱۸۷۷

دہلی جلسۂ گورنری میں — یعنی دربار قیصری میں

شامل جو ہوئے حضور انور — برٹش نے پھر ان کی خدمتوں پر

فرما کے نظر نشان شاہی — از راہِ کرم و شانِ شاہی

فرما کے عطا بہ عزّ و اعزاز — ایک اور خطاب دیئے ممتاز

یعنی کہ بنا مشیر قیصر — راجاؤں میں کر دیا مفخّر

اتواپ مقرّرہ سلامی — ایزاد کریں بنامِ نامی

اور لطف ہوا کچھ اس سے بڑھ کر — فرمائے گئے حضور ممبر

کونسل قانون و لیٹر امیں — الطاف کچھ اور بھی ہوئے ہیں

تمغہ سی۔ آئی۔ ای بھی پایا — فرمانِ شہی خوشی کا آیا

شاہی قرضہ

بعد اُس سی سال کا ہے یہ ذکر — برٹش دولت کو کچھ ہوا فکر

قرضہ لینے کا بہر سرکار | برٹش نے کیا پھر اُس کا اظہار
جب آپ نے ہفت و نیم لکھ قرض | برٹش کو دیا سمجھ کے خود فرض
برٹش نے پھر اُس کی واپسی کی | یک ثلث ادا کیا تھا نقدی
دو ثلث کا ایک کاغذِ زر | تھی آمدِ سود جس کی برتر
فرمایا عطا حضور کے نام | کام آیا جو ریلوے میں انجام

مہم افغانستان

اٹھارہ سو عیسوی اٹھتر | افغانوں کے حق میں تھا وہ بدتر
کابل کا امیر اور سرِ افغان | برٹش کے ہوئے وہ دشمن جان
از بہرِ سزائے قومِ افغان | برٹش نے کیا مہم کا سامان
پس موجبِ فخر خود سمجھ کر | برٹش خدمت میں اپنا لشکر
پلٹن و رسالہ توپ خانہ | فرمایا حضور نے روانہ
افسر تھا سو ملین جگت سنگھ | سردار تھا مانسا ہیا سنگھ
سردار تھا رتن سنگھ جنرل | تھا جنگ کے علم میں وہ اکمل

بنوں میں ہؤا وہ جب تعیناتؔ | از بہر ادائے کار خدمات
بنوں کو رکھا جو اُس نے محفوظ | برٹش ہوئی پھر کمال محظوظ
کی فتح کے بعد قدر دانی | فرما کے کمال مہربانی
از راہِ کرم بغیر تعویق | دیں آپ کو توپیں اور بنادیق
اور رجبۂ راجگاں بنایا | مضمونِ خطاب کو بڑھایا
تمغے دئے نقرئی سپہ کو | لائق تھے وہ افسران ہر دو
تمغہ سی۔آئی۔ای کا اعزاز | اوّل کو ملا ہؤا وہ ممتاز
دویم افسر کو کرچ دے کر | فرمایا معزّز و مفخّر
مہاراج نے بھی سپہ کو انعام | فرمایا عطا براہِ اکرام
افسر افواج جس قدر تھے | ممتاز کئے وہ خلعتوں سے

مہم مصر

ہے مصر جو زیر سایہ برٹش | احمد عربی نے ہو کے سرکش
واں غدر کیا تو فوج برٹش | پہنچی پئے گوشمال سرکش

مہاراج نے صدق و صفا سے ‌‌ ‌ برٹش دولت سے التجا سے
چاہا کہ وہاں بھی فوج بھیجیں ‌ ‌ برٹش دولت کی خدمتوں میں
برٹش کو ہوئی مدد نہ درکار ‌ ‌ پاسخ میں کیا سپاس اظہار

چیفس کالج لاہور

لاہور میں کالج رؤسا ‌ ‌ قائم جو ہوا تو غور فرما
اُس کی بھی مدد حضور نے کی ‌ ‌ پنجاب کی یونیورسٹی بھی
ہے فیض حضور کی وہ ممنون ‌ ‌ طلباء ہوئے منتوں میں مرہون

تعمیر جوبلی ہسپتال

وکٹوریا جوبلی مبارک ‌ ‌ بس ملک کے حق میں تھی تبرک
سنگرور میں یادگار اوسکی ‌ ‌ مہاراج نے شوق سے بنا کی
یعنی دار الشفا بنایا ‌ ‌ صحت کو علاقہ بھر بسایا

مہاراجہ صاحب کی شادیاں اور اولاد

تھا چودھری دادری جو اہر ‌ ‌ فے الواقع جواہر زواہر

نام اُس کا جو لیں تو لیں جواہر — اور سنگھ کو اُس سے لیں ملا کر

دُخت اُس کی حضور کی تھی رانی — تھی جس پہ خُدا کی مہربانی

دویم رانی تھی گوت رگل کی — سردار دھیان سنگھ کی بیٹی

سویم رانی تھی رائے پور کی — نہنا سنگھ جی کی تھی وہ لڑکی

اوّل سے ہوئی جو پہلے دختر — طالع بیدار و نیک اختر

منسوب ہوئی وہ بشن سنگھ سے — فرماں فرما جو کلسیہ تھے

اٹھارہ سو پینسٹھ عیسوی کی — اپریل میں کتخدا ہوئی تھی

نیوتہ برٹش نے بھی دیا تھا — ممنون حضور کو کیا تھا

اور پھر اُسی اوّلیں محل سے — ٹکا بل بیر سنگھ ہوئے تھے

اخلاق میں علم میں تھے یکتا — اور صالح مزاج مرد دانا

شہدیو سنگھ ایک شاہزادہ — لاہور کا تھا بلند ارادہ

اُس کی دُختر سے آپ منسوب — فرمائے گئے بساعتِ خُوب

دویم رانی جو آپ کی تھی — سردار شہید کی تھی بیٹی

سویم رانی جناب عالی | مشہور تھی راجو وانہ والی
دویم کے بطن سے ہیں جو فرزند | ہیں آج وہ ملک کے خداوند
ہیں والئے جیند نام آور | راجہ رن بیر سنگھ بہادر
ہے سال ولادت معلّے | اٹھّارہ سو اور اُناسی عیسے
اور دسواں مہینا ہے حمیدہ | تاریخ ہے گیارھویں سعیدہ
نیز آپ سے چھوٹی دو ہیں بی بی | ہمشیرۂ حضور ہیں حقیقی

ٹیکا بلبیر سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ رگھبیر سنگھ صاحب بہادر کا سُرگباش ہونا

تھا سال ملال اور اُداسی | اٹھّارہ سو عیسوی تراسی
تاریخ تھی بیس گیارھواں ماہ | واقعہ ہوا ہائے سخت جانکاہ
چیچک میں نہ بس علیل ہو کے | ٹیکا بلبیر سنگھ گزرے
اس غم سے ہوئے کمال مضطر | راجۂ رگھبیر سنگھ بہادر
پر سخت زمیں تھی آسماں دُور | بیمار ہوئے غم میں ہو کے رنجور
ہفتم مارچ تھی وقت شب تھا | سن عیسوی سخت پُر تعب تھا

ہشتاد و ہفت و ہجدہ صد — تھا دور زمانہ سخت بیحد

اس دارِ فنا سے کر کے رحلت — متوجہ ہوئے بسوئے جنّت

یہ دونو وقوعہ سخت جانکاہ — واقع ہوئے سنگرور میں آہ

ایّامِ عزا میں لاٹ پنجاب — یعنی عالیجناب نواب

سر چارلس ایچیسن بہادر — مرحوم کے دوست نام آور

شامل ہوئے رسم تعزیت میں — پھر لکھ کے یہ حال کیفیت میں

افسوس کا غم کا کر کے اظہار — فرما دیا اس کو درج اخبار

آغاز عہد مبارک سری مہاراجہ بیر سنگھ صاحب بہادر بقبالہ قائمی کونسل آف ریجنسی

جدی مسند پہ اپنے حق پر — راجہ رنبیر سنگھ بہادر

جس وقت ہوئے جلوس فرما — مخلوق کا پھر نصیب جاگا

دوران صغیر سالگی تھا — برٹش دولت نے غور فرما

قانون معاہدہ کے رو سے — باضابطہ انتخاب کر کے

قائم فرمائی ایک کونسل — ممبر ہوئے جس میں تین شامل

اوّل ہوئے رتن سنگھ داخل | دویم ہوئے ہرسروپ شامل
سویم تھے رحیم بخش شامل | تدبیر میں تینوں پیر کامل
ہر دل کی عزیز بنکے کونسل | آزاد باختیار کامل
تا بالغی حضورِ پُر نور | کرتی رہی کام حسبِ دستور

دربارِ مبارک مسند نشینی

اٹھارہ سو عیسوی اٹھاسی | تھا سن کہ عروج کی بنا تھی
اور ماہ تھا فروری ہمایوں | تاریخ تھی بست ہفت میموں
آغاز بہار تھا حمیدہ | موسم تھا بسنت کا سعیدہ
زہرہ و دبیر چرخ باہم | سعدین میں تھا قران کا عالم
اور کوکب بخت اوج پر تھا | دریائے نشاط موج پر تھا
دن عید تھا شب برات تھی رات | تھا عیش نشاط کے تھے اوقات
دشمن پامال دوست شاداب | امن اور امان سے عالم فرحاں
تھا بخت بلند بلند جبینہ | گلزار ارم تھا خطۂ جیند

کی ابرِ کرم نے مہربانی — فرمائی چمن میں دُرفشانی

سبزے کے فرشِ پر چمن میں — موتی دئیے گوندھ ہر شکن میں

مینائے نشاط کر کے قلقل — ساغر پہ جھکا تو بے تامُّل

لبریز ہوا وہ ساغرِ مُل — بوسہ لگا دینے برلبِ گل

نرگس نے نگاہبازیوں سے — جوبن لوٹے نئے گلوں کے

طاؤس طرب نے بن کے طنّاز — فرمایا چمن میں رقص آغاز

بُلبل کا چمن میں چہچہا تھا — ہر گل کا لطیف قہقہا تھا

شمشاد سے سرو تھا ہم آغوش — لیلیٰ مجنوں سے دوش بادوش

سوسن تھا سرور میں سرِداں — تھا سروِ چماں چمن میں رقصاں

اور نخلِ مراد بار لایا — تھا ابرِ کرم کا اُس پہ سایا

اُمید کے غنچے کھل کھلائے — اور شجرِ سرور لہلہائے

عیش و نشاط کا تھا جوبن — دوشیزہ نبات کا لڑکپن

اور بادِ صبا نے ہو کے مسرور — خوشبو سے کیا گلوں کو مغرور

گلشن میں اُمید کے کھلا گُل — خوش بُو خوش رنگ خوش تجمّل

فرمایا گیا پھر ایک دربار — دربار تھا جیند میں وہ دربار

جس میں شامل تھے لاٹ پنجاب — یعنی عالیجناب نواب

جے۔ بی۔ لائل معظّم الملک — کے سی ایس آئی اکرم الملک

اور آئے تھے والیان پنجاب — مہاراجہ راجگان و نوّاب

جدّی مسند پہ تختِ زر پر — راجۂ رن بیر سنگھ بہادر

رونق فرما ہوئے تو دولت — پیش آئی حضور خود بدولت

اقبال نے سر جھکا کے تسلیم — فرمائی ادا بہ رسمِ تعظیم

تھی دی انہیں نشست لاٹ صاحب — پھر اُن کا سٹاف اور مصاحب

مہاراجہ و راجہ صاحب فر — پٹیالہ و نابھہ بائیں رُخ پر

تھے جلوہ فروز کرسیوں پہ — دیگر سردار اور برادر

وہ بھی درجہ بدرجہ بیٹھے — ارکان بھی کُل ریاستوں کے

پھر تخت سے لاٹ صاحب اُٹھ کر — لائے یہ سپیچ وہ زباں پر

مخلوق خدا کی ہے ودیعت — رکھیئے اُس پر نگاہِ رحمت
آبادی میں اُس کی رکھیئے کوشش — یہ کہہ کے دیا بحکمِ برٹش
خلعت مسند بصد عنایت — مسرور حضور تھے بغایت
مہاراج نے بعد شکریہ کے — فرمایا ہزار شکریہ سے
برٹش کا رہونگا میں رضا جو — بھولونگا کبھی نہ اپنے حق کو
موسم تھا بسنت اور تھا پھاگ — اُڑنے لگے پھر تو رنگ اور راگ
زاں بعد ہوا جو وقتِ رخصت — بخشے اِنعام اور خلعت

نہر جمن غربی

غربی جمنا ہے نہر واقع — ہے رقبہ جیند کو وہ نافع
تھی جس قدر اُس سے آبپاشی — برٹش نے حضور کو عطا کی
برٹش افسر نے چارج اُس کا — ناظم کو اٹھاسی سن میں سونپا
مسٹر فیلن تھے افسرِ نہر — مسٹر ہائم کمشنر نہر
ہر دو نے بکار آبپاشی — ناظم کی کمال ہی مدد کی

فرمایا عنایتوں سے مشکور | فی الجملہ وہ قدرداں تھے مشہور

انتخاب لشکر خدمات شاہی

اٹھارہ سو عیسوی اٹھاسی | بنیاد ہے فوج منتخب کی
یعنی دربار نے یہ لکھا | برٹش نے لیا قبول فرما
فوج اور خزانہ ریاست | سرحد کے لئے جو ہو ضرورت
حاضر ہے قبول کیجئے گا | برٹش خدمت میں لیجئے گا
اس پیش کشی میں پیش دستی | پنجاب نے اور جیند نے کی
پٹیالہ میں کرکے ایک دربار | دربار گورنری گہربار
تھے جس میں کہ والیانِ عظام | اور نیز بڑے بڑے تھے حکام
فرمایا حضورِ ویسرا نے | راجاؤں نے فوج اور خزانے
برٹش خدمت میں جو کئے پیش | برٹش ممنوں ہے بیش از بیش
لازم ہے کہ ایک چیدہ لشکر | ہر ایک رئیس حیثیت پر
قائم رکھے پر ہو قوم سکھ سے | برٹش خدمت جو وقت پڑے

ہے مصلحت اور نیز بہتر — باشندۂ راج ہو وہ لشکر
اتو اپ وسلاح دیجے برٹش — ترتیب میں بھی کیجئی کوشش
فی الجملہ پھر انتخاب کرکے — افواج سوار و پیدلوں سے
انفنٹری و سکواڈرن میں — بھرتی وہ جواں کیے گئے ہیں
ہے جن سے رسالہ برگزیدہ — پلٹن ہے پیادگان چیدہ
جب فوج کو اس طرح سے چھانٹا — پھر اس کا تمام خرچ بانٹا
کچھ فوج پہ کچھ بمدِ دیگر — باقی جو رہا وہ راجشی پر

عطائے توپ خانہ

اٹھارہ سو نوّے عیسوی میں — برٹش ولت سے راجشی میں
ایسی جو ملا ہے توپخانہ — دیتا ہے صحیح تر نشانہ

ملاقاتِ حضور شاہزادہ وکٹر

اٹھارہ سو نوّے عیسوی میں — ہشتم تاریخ فروری میں
پٹیالہ میں جب پرنس وکٹر — آئے تو وہاں حضورِ انور

پہنچے اور اُن سے کی ملاقات تھا باعثِ فخر اور مباہات

خالصہ کالج امرت سر

اٹھارہ سو نوّے عیسوی میں سکھوں کے نصیب جب کھلے ہیں
امرتسر جی ہے شہر برتر یک خالصہ کالج اُس جگہ پر
تعمیر ہُوا حضور نے بھی اکیاسی ہزار سے مدد دی
سالانہ یہاں سے سَو اُس کا جاتا ہے وہاں مدام بھیجا

شادی مبارکبادی

بکرم سمت تھا حسبِ دل خواہ تھا نوزدہ صد و یک و پنجاہ
شادی حضور با مسرّت فرمائی گئی بجشنِ عظمت
جن سے کہ حضور کتخدا ہیں وہ دُختِ رئیسِ لورٹ با ہیں
اس جشن میں راجہ و مہاراج صاحب دولت و صاحبِ تاج
شامل تھے سرور تھا بغایت تنبول کی رسم بھی عنایت
برٹش دولت نے حسبِ دستور فرما کے کیا بکمال مشکور

فرمائے گئے عطا جو خلعت ممتاز ہوئے اعیانِ دولت

تار برقی

سن چار و نود کا دور دوراں سنگروروں کے حق میں تھا خوش آواں
جاری فرمایا تار برقی لاگت بھی سٹیٹ نے ادا کی
تجاروں کے حق میں ہے وہ معقول ملتا ہے سٹیٹ کو بھی محصول

شادی کا جہیز جناب بی بی صاحب کلاں

سن ہیجدہ صد نود و پنجم عیسائی میں تھا خوشی کا عالم
چھچھر ولی جو ایک ہے ریاست ہیں تو ان کے رئیس با فراست
نامی رنجیت سنگھ بہادر ہمشیرہ کلاں حضورِ انور
منسوب ہوئی ہیں ان کے ہمراہ شادی میں جہیز حسب دلخواہ
فرمایا گیا تھا پیش خدمت مشہور زماں ہے جس کی عظمت
برٹش دولت کی تھی عنایت تنبول کی رسم کی عنایت

حضور کی دوسری شادی

دوئم شادی حضور پرنور جنرل جو ہے ہیرا سنگھ مشہور

دیرینہ ہے رشتہ دار نبھا مشہور ہے ڈھلوں گوت اس کا
اُس کی دُختر سے ہمد ران سن فرمائی گئی بوقت احسن

پریزیڈنٹ کونسل کو خطاب

عیسائی سنو میں جس خوش تھا وہ ہیجن صد نود و شش تھا
کونسل میں تھے رتن سنگھ شامل اور تھے وہ پریزیڈنٹ کونسل
کونسل کی اور اُن کی خدمتیں کی برٹش دولت نے قدر بھی کی
تمغہ سی۔آئی۔ای کا اعزاز پاکر ہوئے رتن سنگھ ممتاز

شادی اور غمی

سن ہجن صد نود و ہفتم تھا عیسوی سال شادی و غم
شادی یہ ہوئی کہ ایک ٹیکا مہاراج کو سنگورو نے بخشا
اور غم یہ ہوا کہ پھر قضا را سنگور کا ہوا وہ اپنے پیارا
اب اپنی دُعا ہے سنگورو سے صد عجز ہزار آرزو سے
مہاراج کو تندرست رکھے نعم البدل اُس کا اُن کو بخشے

ڈائمنڈ جوبلی

تقریب تھی ڈائمنڈ جوبلی   حضرت ملکہ معظمہ کی
چاہا کہ کوئی یادگار اُس کی   قائم کریں سنگرور میں بھی
جوبلی کالج کی رکھ کے بُنیاد   طلبا کو کیا حضور نے شاد
برٹش دولت نے بس خوشی سے   اس جشن میں دو خطاب بخشے
لالہ سری کشنداس بخشی   کرنل گورنام سنگھ جی بھی
دونوں جو تھے خیر خواہِ دولت   بخشی اُنہیں حسبِ ذیل عظمت
رائی و بہادری کا اعزاز   بخشی کو دیا سمجھ کے ممتاز
سردار بہادری سے ممتاز   کرنل کو کیا گیا سرافراز
پھر ایک رسالدار میجر   یعنی دیدار سنگھ بہادر
لندن کو کیا گیا روانہ   دربار میں تھا جو خسروانہ
علیا حضرت نے قدردانی   فرما کے براہ مہربانی
درجہ دویم بہادری کا   تمغہ کے سمیت اُس کو بخشا

ترقی آبپاشی

برٹش نے براہ مہربانی — جاری کیا رجبہا بھوانی
ازراہ غریب پروری کے — ٹیپہ لجوانہ کو خوشی سے
حصہ دیا آبپاشیوں میں — حق رکھ دیا اس کا نالیوں میں
لیکن ہوئی ہے شرط بھی تھا — حقابہ وہ لیگی ہاتھ کے ہاتھ

مہم تیراہ

سن ہجدہ صد نود و ہفتم — عیسائی میں انتظام برہم
سرحد پہ ہوا بملکِ تیراہ — افغان ہوئے وہاں کے گمراہ
پیش آئی پھر یک مہم کی صورت — اور لام کی آ پڑی ضرورت
برٹش نے جو فوج کی روانہ — موزوں خدمت کو تھا زمانہ
باضابطہ پیش کر کے عرضی — برٹش دولت کی لیکے مرضی
تھی فوج پیادگانِ جرار — اور جنگ میں خدمتوں کو طیار
فرمایا اسے مہم میں شامل — ثابت وہ ہوئی شجاع کامل

نوچی کی شعاب تنگ کے بیچ   باڑہ کے مقام جنگ کے بیچ
سختی بھی سہی کڑی اُٹھائی   سر پر جو بلا پڑی اُٹھائی
برداشت کیے تھا سے کے سختی   سہتی رہی جنگ کی درشتی
برسائیں تھے آگ جبکہ دشمن   آگے وہ رہی جیند کی تھی پلٹن
آگے بھی رہی ظفر بھی پائی   تیراہ کو روبراہ لائی
کرنل میلس نے آ کے سنگرور   فرمایا تمام ذکر مذکور
میدان پریڈ میں خوشی سے   نعرے تھے بلند اس خوشی کے
سرکار نے پھر سجا کے دربار   فرما کے طلب سپہ و سالار
انعام مناسب اُن کو بخشا   اور بعد میں خصتوں پہ بھیجا
کرنل گورنام سنگھ بہادر   تھا چونکہ کمانڈنٹ لشکر
برٹش نے اُسے بہادری کا   دویم درجہ میں تمغہ بخشا
سنگرور میں جس کو ضابطہ سے   پنجاب کے لاٹ نے خود آ کے
پہنایا گلو میں اگلے سن میں   پھولا نہ سمایا وہ بدن میں

مہاراجہ کو اختیاراتِ ریاست ملنا

سن ہیجدہ صد نود و نہ تھا　　عیسائی تھا گیارھواں مہینا
تاریخ وھم سعید ساعت　　بھرپور زمانہ بلا غت
لفٹنٹ گورنر آئے پنجاب　　ہمراہ لو ہارو کے تھے نواب
سنگرور کی ہے پریڈ مشہور　　واں پہنچے مع حضورِ پُرنور
پہلے تو پریڈ فوج دیکھی　　انفنٹری جیند پھر طلب کی
تیراہ کی جنگ کے تھے تمغے　　وہ کہہ کے سپیچ اُس کو بخشے
دربارِ شہی میں پھر اُسی روز　　باضابطہ ہو کے رونق افروز
برٹش کی طرف سے اختیارات　　مہاراج کو دیئے پُر عنایات
فرمایا سپیچ یوں کہ ہم پر　　جو فرض تھا آج ہے وہ تم پر
کونسل کو کیا گیا سبکدوش　　حق اُس کا مگر نہ ہو فراموش
دیجے اُسے تا حیات تنخواہ　　خلعت بھی یہ کہتے کے حسب دلخواہ
دے کر فرمایا اُس کو رخصت　　تھی قابل داد جس کی خدمت

بعد بٹش بنیادِ سعد رکھی | جاکھل سنگرور ریلوے کی
طولانی ہے اسّی میل اُس کی | لاگت چالیس لکھ لگی تھی
حصّہ پنجم ہے کوٹلہ کا | کونسل نے قبول کرلیا تھا
سرکار کو منفعت ہے کافی | کونسل کی ہے یادگار باقی

قحط سنہ ۱۹۰۰ء

اُنّیس سو عیسوی میں تھا قحط | قحطوں میں بہت ہی تھا بُرا قحط
فرمائی حضور نے وہ امداد | محفوظ رہی رعیت آباد
برٹش نے سُنا تو اُس کی تائید | فرمائی و نیز کرکے تاکید
پٹیالہ کو لوکل افسروں کو | فرمایا نظیر جیند کی لو

جنگ بویرز

جب جنگ بویرز پیش آئی | مہاراج کے دل میں یوں سمائی
برٹش خدمت میں فوج بھیجیں | جب حکم ملے مدد کو پہنچیں
برٹش کو مہم کا سامنا ہے | اور ملک بویرز تھامنا ہے

یہ سوچ کے لیکے حکم دولت | برٹش خدمت میں بہرِ خدمت
گھوڑے کئے پیش کچھ سپاہی | حاصل کیا لطف بادشاہی

مہم چین

برٹش نے سُنا کہ چین بگڑی | لشکر کشی ملک چین پر کی
مہاراج نے ازرہِ عقیدت | لشکر کیا پیش بہرِ خدمت
فرمایا گورنمنٹ نے خوب | لیکن اب تک نہیں ہے مطلوب

وفات حضرت ملکہ معظمہ

بستم صدی عیسوی کا آغاز | تھا ملک کے حق میں سخت ناساز
ملکہ وکٹوریا نے رحلت | کی ملک فنا سے سوئے جنّت
برپا ہوا ہند میں وہ ماتم | جس کی ہوئی یادگار قائم
کلکتہ میں صدق سے صفا سے | مہاراج نے بھی دلی رضا سے
چندہ دیا اُس میں بہرِ لاگت | کچھ اس سے بھی بڑھ کے کی سخاوت
یعنی دارُ الشّفا زنانہ | از بہر معالجہ زمانہ

سنگرور میں چونکہ تھا وہ مطلوب
مغفورہ کی یادگار میں خوب

تعمیر کیا گیا ہے عمدہ
حکما عمدہ دوا ہے عمدہ

قیصر ہند کی تخت نشینی

اُنیس سو عیسوی تھا دو سن
اقبال دکھا رہا تھا جوبن

ہیں کنگ جو ایڈورڈ ہفتم
ہیں قیصر ہند شاہِ عالم

لندن میں ہوئے وہ تخت آرا
قسمت کا چمک اُٹھا ستارا

سر پر رکھا تاج سلطنت کا
ہر ملک سے باج سلطنت کا

ہر والیِ ملک لے کے آئے
خدمت میں ادب سے سر جھکائے

کہنے کو مبارک و سلامت
انگلنڈ کو ہند سے نیابت

بھیجی گئی انتخاب کر کے
کرنل گور نام سنگھ یاں سے

تقدیر جو تھی شباب کے بیچ
داخل ہوًا انتخاب کے بیچ

جاگیر بڈرو کھاں

بڈرو کھاں مضاف جیند کی ہے
قابض شمشیر سنگھ جی ہے

ہے ہفت ہزار کی وہ جاگیر　　جاگیر کی راج سے ہے توقیر
جاگیر کے مالکان ہر سال　　جزیہ میں لگا ہؤا ہے جو مال
کرتے ہیں ادا خوشی خوشی سے　　تابع فرماں ہیں اجشی کے
سردار بساوا سنگھ سے پہلے　　جو جو واقع کہ یاں ہیں گزرے
تفصیل سے ہو چکے ہیں مذکور　　سردار بساوا سنگھ مشہور
اٹھارہ سو تیس عیسوی تھا　　دُنیا سے ہوئے وہ کوچ فرما
فرزند رشید دو تھے اُن کے　　اوّل سردار سکھا سنگھ تھے
دویم بھگوان سنگھ جی تھے　　پنجاہ و دو میں دونوں گزرے
سکھا سنگھ جی کے دو پسر تھے　　اوّل ہرنام سنگھ بیٹے
ہیرا سنگھ جی جو دوئم تھے　　اقبال کے اپنے وہ دھنی تھے
تقدیر جو اُن کی لائیگی رنگ　　تفصیل میں وہ دکھائیگی رنگ
اٹھارہ سو چھپّن عیسوی میں　　گزرے ہرنام سنگھ جی ہیں
ترکہ ہرنام سنگھ جی کا　　ہیرا سنگھ جی کو حق میں پہنچا

بھگوان سنگھ اُن کی تھی جو اولاد   تفصیل ہے اُس کی اِس طرح یاد
اوّل دیوان سنگھ جی تھے   دوئم ہوئے شیر سنگھ بیٹے
سوئم تو ہوئے چتر سنگھ بیٹے   دوئم سوئم تو لاولد تھے
اوّل سردار تھے خوش اولاد   اولاد سے جن کی خانہ آباد
اوّل بیٹے جو آپ کے تھے   اخلاق میں تھے عزیز سب کے
لاولد گئے وہ ہائے افسوس   افسوس افسوس وائے افسوس
دوئم شمشیر سنگھ پسر ہیں   باعلم ہیں آپ باہنر ہیں
عیسائی اٹھارہ سو اکہتر   غم میں تھا بتر خوشی میں خوشتر
جلوہ یہ ہے قدرتِ خدا کا   لاولد گیا رئیس نابھا
پٹیالہ و جیند کے رئوسا   باہم ہوئے اس میں غور فرما
ہیرا سنگھ جی کو پا کے لائق   اور پا کے حقوق اُن کے فائق
راجہ نابھا اُنہیں بنا کے   منظوری سلطنت منگا کے
شاہی نذرانہ بھی دلا کے   دربار بھی منعقد کرا کے

مسند نابھہ پہ اُن کو بٹھلا　　واپس ہوئے گھر کو پھر رؤسا

نابھا جب آپ کو ملا تھا　　حصّہ جاگیر تھا جو یاں کا

تحویل میں جیند کی وہ آیا　　حقدار نے جس کو حق میں پایا

یعنی مہاراج نے وہ جاگیر　　باضابطہ لکھ کے ایک تحریر

اور فرض سمجھ کے حق رسی کو　　بخشی دیوان سنگھ جی کو

عیسائی نود و ہفت سن میں　　گزرے دیوان سنگھ جی ہیں

قائم شمشیر سنگھ جی ہیں　　مالک جاگیر کے وہ ہی ہیں

صاحبزادہ جو آپکے ہیں　　داخل ہیں صغیر سالگی میں

جاگیر دیال پورہ

ہے دیال پورہ مضاف یاں کا　　ہے جیند کا وہ بھی آل تمغا

سردار بُلاقی سنگھ بیٹا　　لائق سُکھ چین سنگھ کا تھا

آباد یہاں ہے اُس کی اولاد

اوسط حالت میں شاد و آباد

خاتمۂ کتاب

تاریخ کے خاتمہ پہ مضموں ۔۔۔ راجاؤں کی شان میں ہے موزوں
کرتا ہوں وہ اس لئے قلمبند ۔۔۔ داناؤں کو تا کہ ہو خوش آئند
ہر چند کہ راجہ و مہاراج ۔۔۔ ہر صاحب ملک صاحب تاج
رکھتے ہیں ریاستیں خداداد ۔۔۔ پر فرض ہے اُن پہ عدل اور داد
ہے فرض کہ والیان عظام ۔۔۔ حق پر کریں اپنے حق کو انجام
تشخیص ہو نرم گرم تحصیل ۔۔۔ انصاف ہو حکم رحم تعمیل
سرمایۂ حلم کار فرما ۔۔۔ علم اور عمل ہوں دونو وزرا
لشکر و سپہ ہو مہربانی ۔۔۔ سررشتۂ دار قدردانی
اور دادرسی ہو پاسبانی ۔۔۔ تسخیر ہو خلق و خوش زبانی
فیاضی ہو عامل ممالک ۔۔۔ بیداری ہو حافظ مسالک
آسائش خلق ہو خزانہ ۔۔۔ ظلم اور ستم رہے نشانہ
شمشیر ہو اپنی راست تدبیر ۔۔۔ محتاط ہو اعتدال اکسیر

اور ہو نہ تعصبِ مذاہب — مسلم ہو یہود یا ہو راہب
ہے فرض کہ ملک و قوم کے ساتھ — امداد میں دیجے داہنا ہاتھ
پائیں وہ سلوک ہو جو مطلوب — ہر دل کے رہیں عزیز مرغوب
مرکوز ہو صحبتِ شریفاں — نہ دل سے ہو نفرت از حریفاں
دن بھر تو کیا کریں عدالت — فرمائیں وہ رات کو عبادت
دَورہ میں رہیں بموسمِ سرد — شملہ میں رہیں بموسمِ گرد
برسات میں مے کشی دوا ہے — صید افگنی ابر میں روا ہے
اوقات کو اس طرح سے دیں بانٹ — پھر آمدنی کو یوں وہ لیں بانٹ
یک عشر کیا کریں وہ خیرات — یک عشر برائے ذات و محلات
یک عشر بخدمتِ شہنشاہ — دو عشر سول کا خرچ تنخواہ
دو عشر بخرچ فوج لوکل — یک عشر میں ہوں عمارتیں کل
یک عشر رفاہِ عام کے بیچ — جو عشر بچا تمام کے بیچ
اُس کو رکھیں داخل خزانہ — کہیئے جسے گنج خسروانہ

فقط

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی بلدیو سہاے صاحب

خلف منشی چھنی لعل صاحب متوطن شمس آباد

پھولنامۂ انشاء باغ خاص	ہر گلستاں ہر فقرہ باغ خاص
قطعۂ تاریخ آن بلدیو گفت	سال عیسائی بہار باغ خاص

(۱ ۹ ۲ ۱)

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی برج موہن لعل صاحب

خلف منشی بھوانی پرشاد صاحب متوطن مین پوری

مرتب شدہ قصۂ خسروی	بدو نوزدہ صد سن عیسوی
بخواں برج موہن بشوق دل	زہے پھولنامہ زہے مثنوی

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی کالکا پرشاد صاحب

خلف منشی ماتا پرشاد صاحب رئیس ٹمروا ضلع اٹاوہ

کالکا پرشاد ایں مژدہ شنید	مثنوی تاریخ جلید آمد پدید

بہر تاریخش نظر کردم بہ غور

(۱ ۹ ۰ ۲)

سن عیسیٰ عظمت الاسرار دید

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی ہر سروپ

خلف منشی انبا سہا صاحب متوطن شمش آباد

پھولنامہ مطلع الانوار جیند	کارنامہ نورتن دربار جیند

(۱ ۹ ۰ ۲)

عیسوی تاریخ گفتہ ہرسروپ	آب آب تیغ جوہر دار جیند

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی سنیاپت صاحب

خلف منشی جوالاپرشاد صاحب متوطن ہین پوری

بنوا تاریخ جیند پر بہار	سال تالیف عیسوی بشمار

(۱ ۹ ۰ ۲)

از رہ علم غیب سنیاپت	مے نگارد خزینۃ الاخبار

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی ہری شنکر صاحب

خلف منشی گوری شنکر صاحب متوطن دہلی

کلرک ملٹری ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا

مکمل شد بترتیب معلّٰی	تواریخ ریاست جیند اعلیٰ

(۱ ۹ ۰ ۲)

ہری شنکر زہاتف یافت تاریخ	تسرّ الناظرین سال عیسےٰ

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی جگدنبا سرن صاحب

خلف منشی رام سرن صاحب قانونگوئے کمپل

خوشا وقتے کہ شد باحسن ترکیب | تواریخ ریاست جیند ترتیب
سن عیسائی جگدنبا سرن گفت | بتاریخش انا الآثار تہذیب

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی سورج نرائن صاحب

خلف منشی بہاری لعل صاحب وکیل متوطن دہلی

تواریخ مکمّل جیند دربار | مطالعہ کرد چوں سورج بیک بار
بدیہی سال تاریخش نوشتہ | مسیحی مظہر الانوار و اسرار

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی بلدیو پرشاد صاحب

عرف رام بھروسہ لعل صاحب خلف منشی متھرا پرشاد

صاحب جج ریاست گوالیار متوطن اوگمپور

بھروسہ رام کے تاریخ کہدو | نسیم شہر دھلی آنکھ کھولو
سن عیسائی اُنیّس سو ہے اور دو | تواریخ ریاست جیند دیکھو

قطعۂ تاریخ طبعزاد پنڈت ہیت رام صاحب

خلف پنڈت رام سہائے جی صاحب متوطن علی گنج

پھولنامہ یا کہ اُردو مثنوی   نظم شد بر شان شایان خسروی
سال تاریخش بگوید ہیت رام   یک ہزار و نہ صد و دو عیسوی

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی دیوکی نندن صاحب رئیس کوہ اولی

پھولنامہ ہے تواریخ بدیع
ذکر ہے فرمانروایان رفیع
عیسوی اُنّیس سو دو سن کے بیچ
دیوکی نندن یہ ہے نظم بدیع

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی گوپال سہائے جی صاحب خلف منشی بہاری لعل صاحب

رئیس مین پوری

پھولنامہ مثنوی پُر بہار   کارنامہ راجگانِ با وقار
قطعۂ تاریخ آں گوپال گفت   سن عیسیٰ دو و نہ صد یکہزار

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی گوکل پرشاد صاحب

ڈپٹی انسپکٹر پولیس اودھ خلف منشی

ہزاری لعل صاحب تحصیلدار اودھ

متوطّن سکندرپور

یاوری نصیبہ ناظم ہے | پھولنامہ غریبہ ناظم ہے
عیسوی سال میں کہو گوکل | مثنوی عجیبہ ناظم ہے

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی بھگوت پرشاد صاحب

خلف لالہ کالکا پرشاد صاحب رئیس ٹمروا

ضلع اٹاوہ

مثنوی پھولنامہ یا کہ شرح تجربات

بل خزینہ نکتہ سنجی راجگان والاصفات

خوش بخواں بھگونت سال عیسوی تاریخ آں

این مضامین عمدہ یا چشمۂ آب حیات

قطعۂ تاریخ طبعزاد بابو رام چند صاحب ہیڈ ماسٹر ریاست جیند

خلف منشی رجن لعل صاحب وکیل متوطن دہلی

پھولنامہ چوں گل گلشن شگفت | داد خوشبو نے اسرار نہفت
رام چندر عیسوی تاریخ آں | (۲) ۰ (۹) (۱) راوی اذکار الاخلاق گفت

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی رجن لعل صاحب وکیل

خلف منشی جوالا پرشاد صاحب متوطن دہلی

پھولنامہ بہ نظم شد معقول | از روایات واقعی منقول
سال عیسے بگفت رجن لعل | (۲) ۰ (۹) (۱) داستانیست بر بیاض پھول

قطعۂ تاریخ طبعزاد بابو راج بہادر صاحب

خلف منشی ہری شنکر صاحب کلرک ملٹری ڈیپارٹمنٹ

گورنمنٹ آف انڈیا متوطن دہلی

پھولنامہ بلب و لہجہ گفتار اولے | بحر پُر وجد در و کرد گہر بار اولے
خوش بود راج بہادر بمطالعہ او | (۲) ۰ (۹) (۱) بمسیحائی سن نغمۂ اخبار اولے

قطعۂ تاریخ طبعزاد بابو چتر بہاری نرائن صاحب

خلف منشی گوری شنکر صاحب متوطن دہلی

تاریخ جسیند نظمے چوں یوسف زلیخا

دیدہ وراں بہ بینید ایں نسخۂ مسیحا

تاریخ نظم گوید بندہ چتر بہاری

ہشت و نود بدر کن از دو ہزار عیسے

قطعۂ تاریخ

طبعزاد بابو برج بہاری لعل صاحب بیرسٹرایٹ لا

خلف منشی رجن لعل صاحب وکیل متوطن دہلی

پھولنامہ کہ بست تاریخ ریاست بہتر

سکنۂ جیند بدارند مضامیں ازبر

ازقلم برج بہاری چو برآمد تاریخ

نوزدہ صدو دویم سالِ مسیحی خوش تر

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی شام لعل صاحب

خلف منشی مول چند صاحب متوطن مین پوری

تواریخ ریاست جیند خوش دید ‏ و نامش پھول نامہ نیز شنید

بتاریخش مسیحی شام گفتہ ‏ ہزار و نہ صد و دو سال خوش دید

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی نرائن پرشاد صاحب

تحصیلدار کرتو اس متوطن اونچہ لاڈ پور

پھولنامہ جیند کی تاریخ ہے ‏ باعثِ ہر زندگی تاریخ ہے

یکھزار و نہ صد و دو جمع کر ‏ اے نرائن عیسوی تاریخ ہے

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی منا لعل صاحب

خلف منشی گوپال سہائے صاحب رئیس مین پوری

چراغ بزم تاریخ ریاست ‏ ریاست جیند پُر نور فراست

بسالِ عیسوی تاریخ منّا

ہزار و نہ صد و دو با گیاست

قطعۂ تاریخ

طبعزاد منشی رام چند صاحب خلف منشی لچھمن لعل صاحب

متوطّن کنھاور

مثنوئ پھول نامہ را بہار درصدد
تازگئ دل فزا و نزہت ہم در مدد
بکرمی تاریخ گفت رام چندر در حذف
(۱ ۱ ۹ ۵ ۸)
از عصاے پیر تیغ نوجواناں دو عدد

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی مکتا پرشاد صاحب

خلف دیوان رام دیال صاحب متوطّن مین پوری

ریاست جیند درباریست دُربار
باین تاریخ نام آور بامصار
برآید عیسوی تاریخ مکتا
(۱ ۱ ۹ ۰ ۲)
شماری گر خرد افروز اخبار

قطعۂ تاریخ طبعزاد بابو کرشن سرن صاحب
خلف منشی متھرا پرشاد صاحب سررشتہ دار ججی
مُراد آباد متوطن اکرا باد

پھولبنا مثنوی باغ و بہار — سربسر مملو بحالِ کارزار
جیسی ہی تاریخ از کرشن سرن — تا ز الاخبار اشیا بار شمار

تقریظ تاریخ جیند
از محمد مردان علی عتیق

سبحان اللہ یہ راج تاریخ — اور دیکھیے اندراج تاریخ
کیا نظم ہے کیا بیان ہے واللہ — کیا اُردو ہے کیا زبان ہے واللہ
اس نظم کے اس بیاں کے قرباں — اس اُردو کی اس زباں کے قرباں
ہے پھول کے باغ کا یہ پھول — گلزار نسیم جس سے ہے دھول
دہلی سے نسیم آئیں بالخیر — یاں دیکھیں وہ پھول والوں کی سیر
حرفوں میں بھری ہے نکہتِ گل — الفاظ ہیں پیچ دار سنبل

نقطے ہیں دم نگہ نمودار　　چوں مردم دیدۂ پُرانوار
ناظم کی وہ ہی یہ مثنوی ہے　　تاریخ جوراج جیند کی ہے
نسخہ ہے یہ مستند و محکم　　ہیں اس کی روائتیں مسلّم
درج اس میں ہیں واقعات صحیح　　حالات معاملات اصح
اور صاف ہے آرے روزمرہ　　ناظم کا ہمارے روزمرہ
ہے خوب کلام سیدھا سادہ　　مضمون تمام سیدھا سادہ
شعروں میں تو ہے اثر اور نہ الحاق　　لفظوں میں مبالغہ نہ اغراق
ترمیم نہ تخرجہ نہ تنسیخ　　تصنیف کا سن ہے خاص تاریخ
تقریظ کے بعد تھوڑی تذنیب　　کرتا ہوں شمول بہر ترتیب

تذنیب

اے صدر نشین صدر اعلےٰ　　وے رکن رکین صدر اعلےٰ
اے برج نرائن عامل صدر　　وے میر جلوس کامل صدر
اے شمع جمع ممبر چار　　وے چار میں عنصر عنصر چار

عالی نسب اہل کار اعلیٰ — ناظم نقیب اہل کار اعلیٰ

اے فخرِ اکابر و اہالی — وے سدہ سری جناب عالی

مخدوم و مطاعِ من سلامت — مرجعِ نو و کہن سلامت

آداب بصد ادب ادا کر — کرتا ہوں یہ عرض بندہ پرور

مرہون عنایتوں کا ہوں میں — مشکور عنایتوں کا ہوں میں

اور تم سے رہا عتیق دلشاد

آباد رہو تم ابد الآباد

العاقبت بالخیر

فقط